هو الکریم

رسالہ

منشور الاسلام

تصنیف

جناب منصف محمد بدیع الدین عرف محمد مدار صاحب نامریلی

باہتمام

شیخ نور الدین بن جیوا خان صاحب تاجر کتب

و مالک مطبع حیدری و صفدری

۱۳۱۲

مطبع صفدری بمبئی

هو الکریم

رسالۂ منشور الاسلام

حسب فرمایش جناب فیضمآب معلی القاب منصف محمد بن [illegible] المعروف

به محمد مدار صاحب [illegible]

باہتمام

شیخ نور الدین ابن المرحوم جیوا خانصاحب تاجر کتب

و مالک مطبع حیدری و صفدری

در مطبع صفدری بمبئی طبع شد
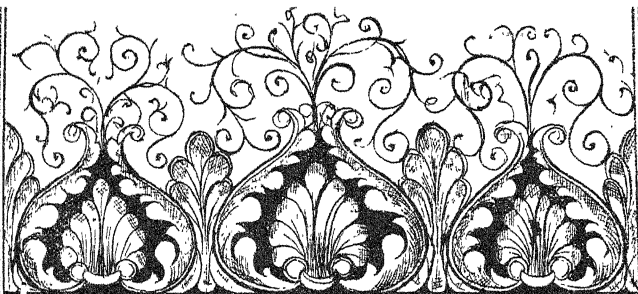
سنہ ۱۳۱۱ ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

شکر ہی خدای وحدہٗ لاشریک لہ کا کہ جسنے اپنے فضل و کرم سے افضل الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اس دنیا مین
پیدا کیا اور اُنکی ہدایت فیضدرجت سے نیک و بد کی تمیز و شرک و کفر کی بدی ظاہر و باہر فرمایا اللّٰھمّ صلّ وسلّم علیہ مصنف ہیچمن خوا
محمد بدیع الدین تامریال معروف بہ محمد مدار خلف عبد الرحمن صاحب تامریال نوّر اللہ مرقدہٗ التماس کرتا ہے کہ عیسوی صاحبان
مذمت و اہانت مین دین محمدی کی ہندوستانی اور اردو زبان مین کتب تالیف و تصنیف کرتے اور طبع کرکے شہرت دیتے آتے ہین جنکو مطالعہ کر
دل اہل اسلام کا خستہ اور جگر پارہ پارہ ہوتا ہے یہہ بھی وقت کی خوبی ہے بفعل شخصی کہ اونسے چرچہ ہر کہیں لگتے دین اسلام کی کتب سے اور مسائل سے
ناواقف ہین سو مسلمان صاحبان جب ان کتب کو مطالعہ کرتے ہین تب طرح طرح کا خیال دلمین لاتے ہین بلکہ انکا ایمان ڈوان ڈول ہوتا ہے
لہذا اسے خیرخواہ اہل اسلام نے اپنے فرزند دلبند وکیل محمد عظیم الدین و محمد ارتضا علی و سالار محمد مسعود اور چند دوستان ارجمند کی خواہش کے
موافق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی صداقت اور قرآن مجید اللہ سبحانہ کا کلام مقدس ہونیکی حجت دلایل
منقول و معقول کے ساتھ کتابت و تحریری برادرم محمد فضل اللہ صاحب کے قصبہ ترناولی مین اپنی زبان خاص کرناٹکی مین ۱۳۰۹ سنہ ہجری مین
یہ رسالہ تحریر کیا اور نام اوسکا **منشور الاسلام** رکہا یہ رسالہ مشتمل ہے اوپر ایک مقدمہ اور بارہ فصل کے **التماس** اس رسالہ
ناظرین با تمکین اور معتقدین رسول رب العالمین کی خدمت فیض آگین مین التماس مؤلف کی یہ ہے کہ جن دیندار صاحبونکو اسلام کی
اور عیسوی ملت کی ضلالت معلوم کرلینیکا ذوق و شوق ہو از راہ کرم اس رسالیکو تمام و کمال مطالعہ فرماوین اور حظ وا
اور دعا کی پیروی نہونیکی یا درازی کلام کی باعث مطالعہ کی چشم پوشی نکرین خذ ما صفا ودع ما کدر اس

کا حوصلہ مجھ مین نہ تہا باوجودش تالیف ہونا اسکا مجہ سی ایک معجزہ ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ کا **مقدمہ** اکثر لوگ غیرون کا
عیب ڈہونڈ ہتے ہین لیکن عیب اپنا اور اپنے مذہب و ملت کا نہین دیکہتے اور نہین سنتے بقول شخصے کہ جھنگا مچھلی کو کہتا ہی کہ تیرے
پیٹ مین نجاست ہی مگر یہ نہین جانتا کہ اپنا سر گوہ سی بہرا ہوا ہی اس بابت مین قول عیسیٰ عم کا اچھا نظر آیا یعنے متی باب پہلا ہی
عیب گیری نہ کرو تا کہ تمہاری عیب گیری نہ کی جاوی (۲) ورس جو عیب گیری تم کرو گے ویسی ہی تمہاری عیب گیری کی جائیگی اور جس
پیمانہ سی تم پیمایش کرتے ہو اسی سی تمہاری واسطے پیمایش کی جائیگی **بیت** دہن خویش بدشنام میالا صائب کین زر قلب
بہر کس کہ دہی باز دہد ❊ **فیصلہ حق پرستان** اہل اسلام کا دعوی یہ ہی کہ خدا تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہ ہی بر خلاف
انکے عیسوی صاحبان کہتے ہین کہ باپ رب ہی بیٹا رب ہی روح القدس رب ہی نہ اسطرح کہ رب تین ہون بلکہ رب ایک ہی ہی انتہا
اس مباحثہ مین حق کسکے جانب ہی سو جاننا حق پرستون پر واجب بلکہ فرض ہے لہذا ہم ان ہر دو اقوام کی **اظہارات**
اور کتب کو بغور تمام ملاحظہ و دریافت کر لیسے صاف پایا گیا کہ اہل اسلام کا دعوی اور عقیدہ حق وصحیح ہی کیونکہ اہل اسلام مین
بہت فرقے ہوئے ہین وی سب کے سب اس بات پر متفق ہین کہ خداوند تعالیٰ ذات واحد ہی کوئی اوسکا شریک نہین اس امر مین
انہین سی کسی ایک کو کچھ شک وشبہہ نہین اور انکے کتب عقائد اور قرآن مجید انکے دعوی کی ثبوت پر گواہ عادل ہین انتہا
جیسا کہ اہل اسلام مین کئی فرقے ہوئے ویسا ہی عیسویونمین بھی بہت سی فرقے ہوئے ہین لیکن عیسیٰ کی الوہیت کی بابمین
انہین بڑا اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ باپ رب ہی بیٹا رب ہی روح القدس رب ہی انتہا اس بابت مین ایریس جو اسکندریہ
کے قسیسون سی بڑا عالم وفاضل تہا وہ اور اُسکے معتقدان اور فرقہ ابیونی اور فرقہ ارتمن اور فرقہ اریونس اور ساسی
نی اور کرنتیون اور نکلائیون اور تہیودوٹس اور یونی تیرین عیسیٰ کی الوہیت کا انکار کرتے ہین اور عیسیٰ کو آدمی و
مخلوق جانتے ہین اور مصنف کتاب **حل الاشکال** کا جو بڑا عالم عیسوی تہا اُس کتاب مین لکہا ہی سچ ہی کہ عالمان اور
فاضلان انگلش و جرمن کی اور چند ملک کے عیسیٰ کی الوہیت کا انکار کئے ہین انتہا ۔ اور مقدونین اور فرقہ کیتونی اور کلنتر یدی
اور آرجن اور مرتوسیہ اور مریامائیٹ اور اکثر مغربی عیسویون نی انکار روح القدس کا کئے ہین اور اسکو تثلیث سی خارج کر کے
عوض اسکے مریم کو داخل کئے ہین چنانچہ وہ کیفیت سیل کیا ہی سو ترجمہ قرآن کے مقدمے کی اندر بیان کیا ہی سوا اوسکے
انکے دعوی کے ثبوت پر کوئی دلیل عقلی ونقلی نہین ہے یا عیسیٰ عم اسطور سی فرمائے کہ کے سمجھنے کو کوئی برہان قاطع بھی
اور بیٹا اور روح القدس رب ہین کر کے توریت وانجیل مین مرقوم بھی نہین ان سب حالات اور اختلافات
سی صاف پایا جاتا ہی کہ دعوی وعقیدہ اہل اسلام کا صحیح و راست ہی اور عقیدہ عیسویونکا جہوٹا و باطل ہے
اب ہم فیصلہ کرتے ہین کہ وی اپنی عقیدہ باطلہ کو ترک کرین مسلمان ہین

فصل اول عیسیٰ علیہ السلام کی اور حواریونکی بیان مین

ای عیسوی صاحبو عیسیٰؑ خدا کے نبی تھے سو سچ ہے لیکن انہون محض بنی اسرائیل کی ہدایت کے واسطے مبعوث ہوئے
تھے نہ دوسری اقوام کے واسطے اور نہ دنیا مین ہر کہین اپنی ملت کی دعوت کرنیکے لئے مامور تھے چنانچہ متی باب پہلا
ورس پھر اسنے یعنی عیسیٰؑ نے اپنے بارہ شاگردونکو پاس بلاکے انہین قدرت بخشی کہ ناپاک روحونکو نکالین اور ہر طرح
بیماری اور دکھہ درد کو دور کرین ۵ ورس ان بارونکو یسوع نے فرماکے بھیجا کہ غیر قومونکی طرف نہ جانا اور سامریون کی کسی شہر مین داخل
نہونا ۶ بلکہ پہلے اسرائیل کے گھر کے کھوئے ہوئے بھیڑیونکی پاس جاؤ ۱۵ باب ۲۴ ورس اسنے یعنی عیسیٰ نے جواب مین کہا مین
اسرائیل کے گھر کے کھوئے ہوئے بھیڑیون کے سوا اور کسی پاس نہین بھیجا گیا انتہا۔ مذکور ورسون سے خوب ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰ محض
بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے تھے نہ غیر اقوام کے واسطے باوجود اسکے بنی اسرائیل کے سوا غیر اقوام مثل اہل سلام و ہنود
وغیرہ کو عیسائیان جو ملت مسیحی کی دعوت کرتے ہین صرف بیجا او خلاف مسیح کے حکم کا ہے اس بحث مین عیسائی کہتے ہین کہ متی ۲۸ باب
۱۹ ورس مسیح آسمانپر عروج کرتے وقت حواریونکو فرمائے تم جاکر سب قومونکو شاگرد کرو اور انہین باپ بیٹے و روح القدس کے
نام سے بپتسمہ یعنی غوطہ دو انتہا۔ ایضاً جبوده ورس صریح جھوٹا ہے معتقدان عقیدہ تثلیث نے اپنے عقیدہ کے ثبوت کے واسطے ایجاد
کرکے ملحق کر دیئے ہین اگر باپ بیٹا روح القدس کے نام سے غوطہ دلانے کو عیسیٰؑ فرمائے سو سچ ہوتا تو یہ الفاظ دوسرے کسی ایک
انجیل مین بالضرور مذکور ہونے ویسا تو نہین ہوئے مگر انجیل مارک ۱۶ باب ۱۵ وین ورس مین یون ہے کہ اسنے یعنی عیسیٰؑ نے
انہین کہا کہ تم تمام دنیا مین جاکے ہر ایک مخلوق کے سامنے انجیل کی منادی کرو انتہا۔ اس انجیل کا سوراغ اور پتا بھی ظاہر نہین اور
انجیل لوقا ۲۴ باب ۴۷ ورس قول مسیح کا یون ہے کہ یروسلیم سے لیکے ساری قومون مین توبہ اور گناہونکی معافی کی منادی اسکے
یعنی عیسیٰؑ کے نام سے کی جائے انتہا۔ اب دیکھو ان تینون انجیلون کے ورسون کا مضمون بایکدیگر کسقدر مختلف ہے ایک دوسرے کا سات
علاقہ رکھتا نہین عیسیٰ تیس تین برس تک زندہ تھے اس اپنی زندگی در حیاتی مین ویسا فرمائے ہوتے تو البتہ اعتبار کے قابل
ہوتا ویسا تو فرمائے نہین مصلوب ہوکے قبر سے نکلے بعد اسطرح بولکے آسمان پر چلا گئے کرکے حواریان علیہم بنائے ہوئے انجیلونمین لکھے
ہین سو صرف تہمت ہے اس کیفیت کی خبر سوائے حواریون کے دوسرا کوئی دیتا نہین اگر عیسیٰ ویسا فرمائے ہوتے تو اپنی تمام قوم کے
جمع کرکے سبھون نے سنے سے ایسا فرماتے ویسا نہین کئے انکا مصلوب ہونا یا قبر سے باہر آنا ہرگز ثابت نہین ہوتا اسکے دلایل
رسالہ کی فصل ہشتم مین مرقوم ہین سو عقیدہ نہم دہم کے جوابات مین ہم لکھینگے سوائے اسکے وائے تیکر جو بڑا عالم پر
ٹسٹنٹ کا ہے کہتا ہے کہ بعد عروج مسیح کے اور نزول روح القدس کے سب کلیسائے غلطی کی ہے نہ صرف عوا

اور حواریون نے بھی جو غیر اسرائیلیون کو دعوت ملت مسیحی کی طرف کی - یہ کیفیت کتاب اغلاط نامہ وارد ڈبن ہے - اب ہم
یہان سی تھوڑا احوال حضرات حواریون کا جو انجیل نویسان وغیرہ ہین بیان کرتے ہین وہ بھی قابل غور ہی - پطرس حواری
یہ صاحب ابتدا مین یہودی اور راہی گیر تھے بعد عیسائی ہوئے اور سردار حواریون کے تھے ان کے حق مین عیسیٰؑ یون فرماتے ہین
متی ۱۶ باب ۲۳ ورس پر اسنے یعنی عیسیٰ نے پھر کے پطرس سے کہا اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو - تو میرے لیے ٹھوکر کا باعث
ہی کیونکہ تو خدا کی باتونکا نہین بلکہ انسان کی باتونکا خیال رکھتا ہے انتہا - انجیل یوحنا - ۲۱ باب ۱۸ ورس مین تجھہ سے
سچ سچ کہتا ہون کہ جبتک کہ تو جوان تھا تو آپ اپنی کمر باندھتا تھا اور جہان کہین چاہتا جاتا تھا - پر جب تو بوڑھا ہوگا اپنے
ہاتون کو پھیلائیگا - اور دوسرا تیری کمر باندھیگا اور وہان جہان تو نا چاہیے تجھے لے جائیگا انتہا - اس عبارت سی صاف پایا
جاتا ہی کہ اوس نے غیرون کے مال پہ دست درازی کریگا - اور برائی پیدا کریگا اور لوگون کی بولا بولی پر عمل کریگا آخر الامر
قول عیسیٰؑ کا صادق آیا چنانچہ اعمال رسول ۵ باب پہلے ورس سے دسوین ورس تک کا خلاصہ یہہ ہی کہ ایک شخص حنانیان
نامی اور اسکی عورت صفیرہ نے اپنا ملک و مال فروخت کیے اور وہ شخص اسکی قیمت مین سی کچھہ ایک رکھہ لیکے باقی کو رسولان
یعنے حواریون کے پاؤن پاس لا رکھا تب پطرس نے اوسکو دھمکی دیکے کہا کہ کیون تو نے زمین کی قیمت مین سی کچھہ رکھہ لیا
پس تو آدمیون سی نہین بلکہ خدا سی جھوٹ بولا - وے باتین سنتے ہی اسنے گر کے مر گیا - اس ماجرے سے اسکی عورت بیخبر تھی
وہ بھی پطرس پاس آئی - پطرس نے اس سے کہا کیا زمین اتنے ہی پر فروخت کی - اوس نے بولی ہو پس پطرس نے غصّے
سی کہا کہ دیکھہ تیرے شوہر کو گاڑتے ہوئے لوگ حاضر ہین تجھے بھی باہر لیجاینگے - یہ سنتے ہی اوس نے بھی گھبرا کے مر گئے انتہا -
افسوس صد افسوس یہہ کیا بڑا ظلم ہی کہ خدا واسطے وہ شخص حاضر کیا سو مبلغ لیکر دعا دینے کے بدلے پطرس نے ان مرد و زن
کو ایسی دھمکی دی اور خوف خدا نہ لایا کہ وے دونون مر گئے انکا مال حضرت پطرس نے غبن کر لیے - اور بھی اُن کے حق مین
عیسیٰؑ فرماتے ہین - انجیل مرقس یعنی مارک ۱۴ باب ۳۰ ورس یسوع نے اُس سے کہا مین تجھہ سے سچ کہتا ہون کہ آج اسی رات کو
مرغ کی دو بار بانگ دینے کے آگے تو تین بار میرا انکار کریگا - آخر الامر ویسا ہی ہوا - اور جھوٹ بولا اور قسم بھی کھائی اور
اسی باب کے ۴۳ ورس سے چالیسوین ورس تک کے مضمون سی معلوم ہوتا ہی کہ پطرس اور یوحنا عیسیٰؑ کی نافرمانی کرکے سو رہے
۲ ورس مین بعد تھوڑی سی کیفیت کے یون لکھا ہی کہ عیسیٰؑ کے پکڑنے کو ایک بڑی بھیڑ تلوارین اور لاٹھیان لیکر آپہنچے
تب سی یعنی پطرس وغیرہ اس سے یعنے عیسیٰؑ کو چھوڑ کر بھاگ گئے ۵۳ تب یسوع کو پکڑ کے سردار کاہن پاس لیگئے
اور دور سی اُسکے پیچھے سردار کاہن کے دالان کے اندر تک ہو لیا ۶۶ ورس جب پطرس نیچے کے دالان مین
تھا سردار کاہن کی لونڈیون مین سی ایک وہان آئی ۶۷ پطرس کو آگ تاپتے دیکھکر اسکی طرف نظر کر کے کہنے لگی تو بھی

یسوع ناصری کے ساتھ تھا۔ ۶۸ اس نے یہ کہکے انکار کیا کہ مین اسے نہین جانتا اور نہین سمجھتا کہ تو کیا کہتی ہے اور باہر کے صحن مین
گیا اور مرغ نے بانگ دی۔ ۶۹ پھر وہ لونڈی اسے دیکھکر اُن سے جو وہان کھڑے تھے کہنے لگی تو انہین مین سے ایک ہے۔ ۷۰ اس نے
پھر انکار کیا اور تھوڑی دیر پیچھے انہون نے جو وہان کھڑے تھے پطرس کو کہا سچ سچ تو انہین مین سے ہے کیونکہ تو جلیلی اور تیری بولی
ایسی ہی ہے۔ ۷۱ پھر وہ لعنت کرنے اور قسم کھانے لگا اور کہا مین اس شخص کو جسکا نام تم ذکر کرتے ہو نہین جانتا انتہا۔ صاحبو سردار
حوارین حضرت پطرس کا یہ حال ہو تو دوسری حواری صاحبونکا حال کیا ہوگا سو سمجھ لو۔ تاہم تھوڑا احوال انکا یہان سے ہم لکھتے ہین
دوم یہودا اسخریوطی ہے۔ اس نے عیسیٰ کے بارہ حواریون مین سے ایک ہے جس کے حق مین عیسیٰ یون بشارت دی تھی کہ روز
بازپرس کے تم بارہون نے میرے ساتھ بارہ تخت پر بیٹھ کر عدالت کروگے متی ۱۹ باب ۲۹ ورس انتہا۔ دیکھو اسی حواریکا حال یہ
ہوا یعنے متی ۲۶ باب ۱۴ ورس تب ان بارہون مین سے ایک نے جس کا نام یہودا اسخریوطی تھا سردار کاہنون پاس جاکر کہا ۱۵
جو مین اسے یعنے یسوع کو تمہین پکڑا دون تو مجھے کیا دوگے تب انہون نے تیس ۳۰ روپیے کا اقرار کیا ۲۷ باب ۳ ورس تب یہودا جسنے
اسے یعنے عیسیٰ کو پکڑا دیا تھا الخ ۵ تب وہ روپیہ ہیکل مین پھینک کر چلا گیا اور جا کر آپکو پھانسی دی۔ سیوم حضرت یوحنا
انہون نے حضرت عیسیٰ کی نافرمانی کرکے دو بار سو گئے تھے سو حال بالا مذکور ہو چکا ہے۔ سوا اسکے عیسیٰ دشمنون کے ہاتھ مین گرفتار
ہونیکے وقت یوحنا انکو چھوڑکر بھاگ گئے اور باقی کے حواریان بھی آپکے ساتھ کے فرار ہو گئے مرحبا صد مرحبا عیسیٰ نے اپنے حواریون کے
حق مین یون بھی فرمایا ہے متی ۱۷ باب ۲۰ ورس یسوع نے ان سے یعنے حواریون سے کہا اپنی بے ایمانی کے سبب وہ کام نہوا۔
اور تم سے سچ کہتا ہون اگر تمہین رائی کے دانے برابر ایمان ہو تو اگر تم اس پہاڑ سے کہو یہان سے وہان چلا جا تو وہ چلا
جائیگا اور تمہارے نزدیک کوئی کام محال نہوگا انتہا۔ مرقس ۱۶ باب ۱۴ ورس آخر اس نے یعنے عیسیٰ نے ان گیارہ کو جب
وے کھانا کھانے بیٹھے تھے دکھائی دئے اور انکی بے ایمانی اور سخت دلی کے سبب ملامت کی الخ۔ اب ہم انکی علماء کبار کی چند روایات کتاب خلا
صہ سیوارڈ صاحب کے جو رسالہ اعجاز محمدی مین مذکور ہین تحریر کرتے ہین کہ مسٹر فلک الزام غلطی اور جہالت کا پطرس حواری پر لگاتا تھا
اور ڈاکٹر کری صاحب اپنی کتاب مباحثے مین جو فادر کیم صاحب سے ہوا تھا لکھتا ہے کہ پطرس نے بعد نزول روح القدس کی غلطی
ایمانین کی ہے اور جان کالون کہتا ہے کہ پطرس نے کلیسا مین بدعت بڑھائی اور آزادگی عیسویکو خوف مین ڈالا اور توفیق عیسویکو
معیوب کیا اور دوسری جگہ صاحب نے جو بڑا عالم و فاضل فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے کہتا ہے کہ بعد عروج مسیح کے اور نزول روح القدس کے
سب کلیسا نے غلطی کی ہے صرف عوام ہی نہین بلکہ خاص نے بھی بلکہ حواریون نے بھی جو غیر اسرائیلیونکو دعوت ملت مسیح کی طرف کی
اور پطرس نے اور بھی غلطے رسوم مین کی ہے اور یہ بڑی غلطیان حواریون سے بعد نزول روح القدس کے ہوئے ہین اور ولیم میور صاحب اپنی تا
ریخ کلیسا کی باب اول کے دفعہ تیرہ مین لکھا ہے کہ مسیح کے حواریون اور شاگردون نے انکی تعلیم کی حقیقت اور مطلب کو بالکل نہ
سمجھا اور ان کا شتابان دنیوی حشمتون اور فائدون کی امید مین لگا تھا۔ عیسیٰ کے گرفتار ہوتے ہی وے سب بھاگ گئے اور یہ بات
اول کلیسا اور سب حواریان خصوصاً پولس نے غلطیان کی ہین اور سکندری جسٹن حواریون پر خصوصاً پولس پر الزام لگا

اور پولوس بہی بڑا جہوٹا اور دہریا اور وقتیہ تہا اسکے قول و فعل کا کچہہ اعتبار نہیں کیونکہ اوس نے خود قبولتا ہی کہ مین یہودیون
یہودی ہا اور شریعت والونمین بے شریعت سا تہا تا کہ انکو نفع مین پاؤن۔ پہر کہتا ہی کہ میرے جہوٹکے سبب خدا کی سچائی زیادہ ظاہر
ہوئی تو جبہ پر کیون گناہ گار کیطرح حکم ہوتا ہی۔ اقل قرنتیون ۹ باب ۲۰ درس اور رومیان ۳ باب ۷ و ۸ درس اور فرقہ نسزاری بہی اسکو کہتے
ہین کہ وہ بت پرست اور مکار تہا۔ ایسا ہی اور روایات مرقوم الصدر کے ملاحظہ سے احوال حضرات حواریون کا خوب ظاہر ہوتا ہی
وہ سب معلوم کر رکہو **تنبیہ** پادری ویری صاحب نے اپنے رسالہ تحقیق الواقعات الانجیل مین یون لکہا ہی کہ حواریان انجیل
نویس ہین صادق الاعتقاد اور کامل الایمان اور نیک رویہ تہے اور جے جو کچہہ کہ بچشم خود دیکہتے تہے سو اناجیل مین لکہے ہین
اور سنا سنی باتین بغیر تحقیق کے نہین لکہے ہین انتہا۔ یہ اعتقاد پادری صاحب کا کلیۃً صحیح نہین۔ اسمین صدق و کذب کا
احتمال ہے۔ ہم بالا بیان کئے ہین سو علماء کبار کے اقوال کو بغور ملاحظہ کرنے سے حواری صاحبونکا حسن رویہ اور حال روشن
ہوجائیگا۔ حاجت اعادہ کی نہین تاہم واسطے تشفی پادری صاحب کے یہان ہم دو قول علمائے مسیحی کی لکہتے ہین۔ دیکہو ہارن جو
بڑا عالم مفسر تہا اپنی تفسیر کے چوتہے جلد کے دوم حصہ کے دوم باب مین لکہا ہی کہ پرانے سے پرانے قدما مسیحی نے اپنے وقت کے گپونکو
سچ سمجہہ کر لکہہ دیا۔ اور ان لوگون نے جو بعد انکے ہوئے ادب کرکے انکے لکہے ہوئے کو قبول کر لیا۔ یہ جہوٹے سچے روایتین ایک لکہنے
والے سے دوسرے لکہنے والے تک پہنچے بعد گذرنے مدت دراز کے صحت اسکی متعذر ہوئی انتہا۔ اور ولیم میور اپنے اردو تاریخ کے
دوسرے باب کے پہلے حصہ کے چہوٹے دفعہ مین لکہا ہی کہ مسیحونکو پہلے زمانکی فکر تہوڑی تہی اور وے اپنے کلیسا کی حال کی کچہہ کتاب
و یادداشت نہ رکہتے تہے انتہا۔ اب دلائل مذکورات سے پادری صاحبکی بندش برباد ہوگئی انکا اعتقاد باطل ٹہرا **بیت**
اے ہنر ہا نہادہ بر کف دست ❊ عیبہا را گرفتہ زیر بغل۔ اُسی تحقیق الواقعات الانجیل مین ایک جاے پر یون لکہا ہی
کہ وہ جو اہل اسلام کہتے ہین کہ پطرس نے مسیح کی گرفتاری کے بعد جہوٹ بولا اور جہوٹی قسم بہی کہائی کہ مین مسیح کو جانتا
نہین۔ یہ فعل اوسکی دغابازی پر دلالت کرتا ہی یہ اعتراض مسلمانونکا بیجا ہے۔ کیونکہ اپنی جان بچانے کیواسطے جہوٹ کہا
اور قسم کہایا۔ اگر اہل اسلام اس جہوٹ کے سبب سے اسکو دغاباز اور بے ایمان سمجہتے ہین تو ہم پوچہتے ہین کہ وے لوگ جو شمشیر
کے خوف سے اپنا آبائی دین و ایمان ترک کرکے دین اسلام کو اختیار کر لئے ہین بے ایمان ہوتے ہین یا نہین انتہا۔ پادری
صاحب موصوف کا یہ سوال اور وہ جواب مہمل ہی۔ کیونکہ جو شخص کہ اپنے پیغمبر برحق کی مشکل کیوقت مدد و اعانت نہ کرے
اسکو دشمنون کے ہات سے پڑا دیکہہ کر گریز کرے اور تین بار جہوٹ بول کر اپنے پیغمبر کا انکار کرے۔ اور قسم کہا کے لعنت بہی
یقیناً دغاباز ہے۔ اور قابل طعن و تشنیع کے ہے۔ اسطور سے گناہ مین مرتکب ہوا سو پطرس کے بچاو کیلئے پادری صاحب
جان بچانیکا بیان کرتے ہین سو قابل قبال کے نہین بقول شخصی کہ سوال از آسمان جواب از ریسمان اُس کا
اِس کو جان بچانا منظور ہوتا تو ویسی خطرناک جاے نہ جاتا اگر نادانی سے گیا ہوتا تو لازم یہ تہا کہ اول

باوجود دروغ کہا معاذ و ہان سے گریز کرے۔ ویسا بھی نہین کیا عمداً و قصداً جھوٹ بولنے پر مستعد ہو کے پھر دوبار جھوٹ بولا اور قسم کھایا اور لعنت
بھی بھیجا اور عیسیٰ نے جو اسکو اطلاع کیے تھے کہ دوبار مرغ بانگ دینے تک تو تین بار جھوٹ بولیگا انتہا۔ اسکو بھی خاطر مین نہ لایا جو شخص
کہ اسقدر دروغ گوئی پر اصرار کرے اسکو دغاباز نہ کہین تو پھر کیا کہین پطرس جو اس ناشائستہ فعل سے توبہ کی سو آپ کی مقبول ہوئی عیسیٰ
کو گرفتار کروایا سو یہودا کا توبہ بھی منظور کر لینا واجب ہے۔ پھر کس لیے اس پر لعن و طعن کرتے ہو اب باقی رہا پادری صاحب کا یہ سوال کہ
شمشیر کے خوف سے جان بچا نکلنے لیے جو لوگ کہ اپنا آبائی ایمان ترک کرکے اسلام قبول لیے ہین ان کو بھی بے ایمان بولنا لازم ہوتا ہے
انتہا اس سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ پادری صاحب بسبب تعصب کے اپنی عقل دور اندیش کو چھوڑ کر مرتکب اس سوال کے ہوئے ہین وگرنہ یہ سوال
نہ کرتے ع برین عقل و دانش بباید گریست۔ پادری صاحبکو اب تک ایمان کیا چیز ہے سو خبر نہین شرک کو آپنے ایمان سمجھ گیا ہے
واہ واہ عجیب فہیم و خیرست ہے نہ اپنی کی خبر نہ غیر کی۔ ایصاحب جان لیجیے کہ خدا کو واحد و یگانہ و لاشریک جاننا اور اسکے رسول کو نبی برحق
سمجھنا ایمان صادق ہے اور بت پرستی کرنا اور مخلوق کو خالق ماننا۔ اور خالق کو صاحب ولد بولنا شرک و کفر ہے نہ ایمان جو لوگ کہ وے مشرک
ہین گرفتار تھے شمشیر کے خوف سے اپنی آبائی شرک و کفر کو ترک کرکے اللہ کی واحدانیت پر اور رسول اللہ کی رسالت پر ایمان لائے وے
بیشک ایماندار ہین اور مومن ہین نہ بے ایمان کیونکہ وے اول مشرک تھے ہرگز ایمان رکھتے نہ تھے پھر ایمان ترک کرنیکا کیا ذکر ہے
۔ انکو ایمان سے چھوڑانے کہنا جہل مرکب ہے۔ طفل مکتب بھی ویسا نہ کہیگا۔ اے صاحبو ہم چاہتے تھے کہ اسی قدر بیان پر اپنی گفتگو کو
موقوف کرین چونکہ اس رسالہ مین درضمن بیان پطرس کے دو اتہام جرم و خطا کے قرآن مجید پر اور نبی صلعم پر درج و مذکور ہین لہذا اسکا
رد بھی لکھنا واجب ہے۔ پہلا اتہام۔ پادری صاحب کہتے ہین کہ بالا مرقوم ہین سو لوگون کو آبائی ایمان سے چھوڑانیوالی چیز قرآن شریف
ہے پس مصداق اس آیہ کے۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ۔ یعنے اے نبی جہاد کر کافرون
اور منافقون سے اور سختی کر اوپر انہون کے انتہا۔ جواب اسکا یہ ہے کہ وہ اعتراض پادری صاحبکا نپٹ مہمل ہے اسلئے کہ قرآن نے ان لوگونکو
شرک سے چھوڑا کے ایماندار بنایا ہرگز ایمان نہ لیا۔ جہاد جو ہے فرمان الٰہی ہے بجا لانا اسکا مومن پر فرض ہے جو شخص کہ اس سے انکار کریگا یعنے
ہو گا۔ اگر پادری صاحب کتب توراۃ سے خوب واقف ہوتے تو ہرگز ویسا نہ کہتے **بیت** ۔ بے حکم شرع آب خوردن خطاست ۔
اگر خون بہ فتوی بریزی رواست۔ جہاد کی صداقت پر کتب توراۃ کے اکثر فقرے دلالت کرتے ہین دیکھو کتاب استثنا ۲۰ باب پہلا آیت
قول خدا کا یون ہے جب تو جنگ کے لیے اپنے دشمنون کا سامنا کریگا اور دیکھے کہ انہون کے گھوڑے اور گاڑیان اور لوگ تجھ سے زیادہ ہین تو ان سے
خوف نکر کیونکہ خداوند تیرا خدا نے تجھکو مصر کی سرزمین سے چھوڑا لایا۔ تیرے ساتھ ہے ۱۲ اور اگر وہ تجھ سے صلح نکرے بلکہ تجھ سے جنگ کرے
محاصرہ کر ۱۳ اور جب خداوند تیرا خدا اسے تیرے قبضہ مین کر دیوے تو تو وہان کے ہر ایک مرد کو تلوار کی دھار سے قتل کر ۱۴ مگر
زنان اور مواشی کو اور جو کچھ اس شہر مین ہو اس کا سارا لوٹ اپنے لئے لے اور تو اپنے دشمنون کی اس لوٹ کو جو خداوند

دی ہی کہا یہ اُسی کتاب کا ۱۲ باب ۱۰ ورس جب تو لڑائی کے لئے اپنے دشمنون پر خروج کرے اور خداوند تیرا خدا انکو تیرے
ہاتھو مین گرفتار کرے اور تو انہین اسیر کر لاوے ۱۱ ورس ان اسیرون مین خوبصورت عورت دیکھے اور تیرا جی اُس سے چاہے تو
اُسے اپنی جورو بنالے انتہا۔ کتاب یرمیاہ ۴۸ باب ۱۰ ورس لعنتی وہ ہو جو خدا کا کام دغا کرساتھ کرے اور لعنتی وہ ہو
جو اپنی تلوار کو خونریزی سے باز رکھے انتہا۔ اے پادری صاحب یہ سب ورس احکام الٰہی ہین اور جہاد کرنے پر حکم کرتے ہین اور
جہاد سے انکار کرنیوالے کو لعنتی بتاتے ہین ان دلائل منقولہ سے پادری صاحب کا اعتراض ہیچ و پوچ ٹھہرا۔ دوسری دلیل
یہ ہے کہ انبیاء سلف مثل یوشع بن نونؑ اور داؤدؑ اور موسیٰؑ وغیرہ بموجب فرمان الٰہی کے دشمنون سے اکثر جہاد کئے ہین،
چنانچہ اسکا ذکر کتب توریت مین مفصل مذکور ہے۔ ایصاحب تم جہاد کو گناہ ٹھہراتے ہو تو ان کتب تورات کو کہ جن مین احکام
جہاد کے مرقوم ہین قایم کرنے کیلئے آیا ہون کرکے اقرار کے سو عیسیٰؑ کو اور انکے اجداد داؤد وغیرہ انبیاء کو بھی گناہگار و بے ایمان
بولنا لازم آتا ہے جہاد کے احکام کا احوال اس رسالے کے فصل دہم ۷ سوال کے جواب مین مفصل مرقوم ہوگا دیکھلو دوسرا
اتہام یہ ہے کہ پطرس نے جان بچانیکے لئے جھوٹی قسم کہائی تو بہ بھی کی ہے اہل اسلام اُسکو بے ایمان اور دغاباز کہتے ہین
اب ہم پوچھتے ہین کہ تمہارے نبی بیوجہ قسم کہائی اور اس سے پھر گئے اور توبہ بھی نہ کی پس انکے حق مین کیا کہا جاہئے مصداق
اس کلام کا سورہ تحریم کی یہ آیت ہے قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ج وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ج وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ
یعنے تحقیق مقرر کردیا ہے اللہ نے واسطے تمہارے کہولنا قسم تمہاری کا اور اللہ دوست ہے تمہارا اور وہ ہے جاننے والا حکمت والا انتہا۔
جواب یہ ہے اے پادری صاحب حقیقت ہر ایک کلام کی خوب سمجھکر گفتگو کرنا اعظم کمالات انسانی ہے۔ نا سمجھکر دلمین آیا سو بکنا
کور شتر ہے نہ آسمان پر نہ زمین پر اب سنو کہ نبی صلعم ایک بی بی کو یہان شہد کہایا کرتے تھے اتفاقاً فرمائے کہ وہان شہد نہ کہاونگا
یہ فرمودہ ہرگز قسم کی قبیل سے نہین ہے چنانچہ سیل صاحب اپنی ترجمہ قرآن مین تحت اس آیت کے لکھے ہین کہ وہ فرمودہ تحقیر نگا
قسم کی قبیل سے نہین ہے انتہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے وہ آیہ کریمہ اسلئے نازل کیا تاکہ لوگ خبردار ہوجائین اس
بات سے کہ قسم کہاکے پھر توڑنا اُسکا جائز ہے۔ یہ حکم عین احسان ہے کل بنی آدم پر کیونکہ لوگون مین یہ عادت جاری ہے
کہ ایک اپنی عورت کو کہدیتا ہے قسم ہے کہ تیرے ہاتھ کا کہانا نہ کہاونگا۔ یا بچہ کو کہدیتا ہے کہ قسم ہے کہ تجھے سبق نہ دونگا پھر اُس
عورت کے ہاتھ کا کہانا کہاتا ہے اور اس بچے کو سبق دیتا ہے اس قسم کو اسقدر جھوٹی قسم قرار دینا انصاف نہین کیونکہ اس
مین اسقدر جرم نہین جیسا کہ پطرس کی قسم مین ہے اگر اُسنے صرف قسم ہی کہایا ہوتا تو مضایقہ نہین تہا اُسکو اہل اسلام
نہ کہتے چونکہ اُسنے پے در پے تین بار جھوٹ بولا اور قسم بھی کہایا اور اپنے پر لعنت بھی بھیجی اسلئے اُسکو دغاباز بولنا پڑا
لعنت مین اور اس قسم مین آسمان اور زمین کا فرق ہے یہ نا سمجھکر جی مین آیا سو کہدینا حماقت ہے ع

کر حفظ مراتب کنی زندیقی۔ داؤدؑ جو اجداد سے عیسیٰؑ کے تہی خدا کی قسم کہا کے خلاف اسکا کئے سو پادری صاحب کے مطالعہ کے لیے ہم بیان مجملاً لکھتے ہین۔ کتاب اول صموئیل ہم ۲ باب ۲۱ و ۲۲ ورس اور کتاب دوم صموئیل ۲۱ باب ۷ و ۸ و ۹ ورس داؤدؑ طالوت یعنی ساول سے خدا کی قسم کہا کے کہتے ہین کہ مین تیری اولاد کو قتل نکرونگا برخلاف اسکے ساول کی اولاد کو جبعونیہ کے حوالہ کرکے پہانسی دے انتہا۔ ہمارے نبی صلعم تو ویسا نہین کئے ای پادری صاحب یا تم عیسیٰؑ کے دادا کو حقیقین کیا سمجہتے ہو سو کہو اور بہی اہی رسالے مین یون لکہا ہی کہ خداوند تعالیٰ نے حواریون پر وحی بہیجا تہا چنانچہ سورہ مائیدہ کے پندرہوین رکوع مین وارد ہے اَوۡحَيۡتُ اِلَى الۡحَوَارِيّٖنَ ترجمہ وحی بہیجا ہم نے طرف حواریونکے انتہا۔ ای پادری صاحب یہ خیال تمہارا غلط ہے وہ آیت یون ہی۔ وَاِذۡ اَوۡحَيۡتُ اِلَى الۡحَوَارِيّٖنَ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِىۡ وَبِرَسُوۡلِىۡ۝ اور جسوقت الہام بہیجا مین نے طرف حواریونکے یہ کہ ایمان لاؤ ساتہہ میرے اور ساتہہ پیغمبر میرے کے۔ اگر پادری صاحب اسلام کے شان نزول سے وقفیت رکہتے تو ہرگز ایسی حق نکرتے۔ دیکہو موضح قرآن جو تحت الفظ ہے اسمین اس آیت کی معنی یون مرقوم ہے کہ ڈالدیا اللہ نے حواریون کے دلمین کہ یقین لاؤ میرے رسول پر مقصود اس آیت سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل کرکے نبی صلعم کو خبر اس بات کی دی ہے کہ مین نے حواریون کو رسول پر ایمان لانیکی توفیق عطا فرمائی تہی فقط۔ وہ مطلب نہین ہے جو پادری صاحب سمجہتے ہین کہ اللہ نے طرف حواریون کے وحی نازل کی اگر وہ سچ ہو تو بتلا دو وہ کونسی وحی ہے جو حواریونکی طرف بہیجی گئی تہی۔ ہم خوب جانتے ہین پادری صاحبان اصل معنی کو کتب سماوی کی چہوڑ کر اپنے مقصد کے موافق ایک معنی ٹہرا کے اسکو اپنے دعوی کی دلیل گردانتے ہین انکے حق مین طعن و تشنیع کرنا ہمارا لائق نہین کیونکہ انکا کسب و پیشہ بہی ہے کہ جہوٹ سچ بولکر لوگون کے دل کو پہیر کر ملت مسیحی مین ملانا۔ اس کام کیواسطے وے بڑی بڑی درماہہ پاتے ہین اور اسکام مین سعی و کوشش کرنا انپر واجب ہے اور اسمین عزت و شان ہے اور اعلیٰ مراتب و انعامات حاصل ہوتے ہین اور وے یہ سب محنت و مشقت شکم پروری کے واسطے کرتے ہین نہ خدا کیواسطے۔ این ہمہ شکل از برای اکل۔ بہلا بتاؤ کہ کونسا پادری بے مشاہرہ کے تہہر بشہر و دہ بدہ پہرتا ہے ای پادری صاحب قسم کہا کے کہولدینے والے پر اور قرآن پر تم طعن کرتے ہو اب ہم پوچہتے ہین کہ عیسیٰؑ قسم کہا کے فرما گئے سو وہ کاموں کا خلاف اکثر بار کیوں ہین متی ہم ۲۴ باب ۲۹ سے ۳۵ ورس تک قول عیسیٰؑ کا یون ہے کہ مین تمسے سچ کہتا ہون کہ قیامت کا دن آئے تک اس زمانکے لوگ جیتے رہینگے انتہا۔ ویسا تو نہ رہے لہذا قسم انکی جہوٹی ہوتی ہے کیونکہ لفظ سچ کا عین قسم ہے اسمین اور قسم مین سوای نام کے دوسرا کچہ فرق نہین یہ بات عقلمندون پر خوب روشن ہے اب عیسیٰؑ کو تم گنہگار کہنا ضرور پڑا کیونکہ تو بہ بہی نہین کئے ❊❊

فصل دویم

جاننے کہ کتب توریت مین اور انجیل مین ایسے فقرات اور جملے بہت سے وارد ہین کہ ایک دوسرے سے اختلاف اور مخالفت رکہتے ہین اور باہم جہگڑتے ہین ان مین سے چند بطور نمونہ کے دو قسم پر لکہے جاتے ہین **قسم** اول فقرات مین توریت کے - پہلا اختلاف کتاب خروج ۳۴ باب سے ۷ ورس مین تہوڑے بیان کے بعد یون لکہا ہے وہ یعنے خدا ہر حال معاف نکریگا بلکہ باپون کے گناہ کا بدلہ اون کے فرزندون سے اور فرزندون کے فرزندون سے تیسری اور چوتہی پشت تک لیگا - برخلاف اسکے کتاب حزقیل ۱۸ باب ۲۰ ورس وہ جان جو گناہ کرتی ہے سو ہی مریگی - بیٹا باپ کی بدکاری کا بوجہ نہین اٹہاویگا - نہ باپ بیٹے کی بدکاری کا بوجہ اٹہاویگا صادق کی صداقت اسی پر ہوگی - اور شریر کی شرارت اوسی پر پڑیگی - اور کتاب استثناء ۲۴ باب ۱۶ ورس اولاد کے بدلے باپ مارے نہ جائین - نہ باپ دادونکے بدلے اولاد قتل کیا جائین - ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب مارا جائیگا - دوسرا اختلاف - امثال پندرہوان باب ۳ ورس خداوند کی آنکہین سب مکانون مین کیا برے کیا بہلے دیکہنے والیان ہین - برخلاف اسکے - کتاب پیدائش ۳ باب ۹ ورس تب خداوند خدا نے آدم کو پکارا اور کہا کہ تو کہان ہے تیسرا اختلاف - کتاب خروج ۲۰ باب ۴ ورس تو اپنے لئے تراش کے مورت اور کسی چیز کی صورت جو آسمان کے اوپر یا پانی مین یا زمین کے تلے ہین مت بنائیو - برخلاف اوسکے اوسی کتاب کے ۲۵ باب ۱۸ ورس مین ہے کہ تو سونے کے دو کروبی بنائیو - انہین گہڑ کر اس کفارے کے سرپوش کی دونو طرف ہوئین بنائیو انتہا - اسطرح کے مختلف فقرات توریت مین بہت آئے ہین انکا بیان درازی کلام جانکے واگذاشت کیا **قسم** دوم فقرات اناجیل کے جو ایک دوسرے سے اختلاف رکہتے ہین اختلاف اول جاننے کہ لوقا کی انجیل کے ۳ باب مین جو نسب نامہ عیسیٰ کا لکہا ہے وہ متی کے انجیل کے پہلے باب مین لکہا ہے سو نامون سے بہت اختلاف رکہتا ہے دیکہو اسی ۳ باب کے ۳۶ ورس مین ہے کہ سلح بیٹا قینان کا وہ بیٹا ارفکشد کا تہا انتہا موافق اس عبارت کے معلوم ہوتا ہے کہ سلح پوتا ارفکشد کا تہا یہ تو غلط ہے اسلئے کہ سلح بیٹا ارفکشد کا ہے نہ پوتا - دیکہو کتاب اول اخبار الایام یعنے تواریخ پہلا باب ۲۴ ورس اور کتاب پیدائش ۱۱ باب ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ ورس - سیم یعنے سام باپ ارفکشد کا اور وہ باپ سلح کا تہا انتہا - ان تین نامون مین کسی نام کے ساتہ نام قینان کا نہین پایا جاتا ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ وہ نام غلطی سے لوقا مین لکہا گیا ہے - سوائے اسکے کہ ان دونون نسب نامون مین اور بہی کئی وجہ سے مخالفت ہے اول یہ کہ متی نے یوسف کو جو شوہر مریم کا کہتا ہے بیٹا یعقوب کا لکہا ہے برخلاف اسکے لوقا نے اسکو بیٹا ہیلی کا لکہا ہے دوئم یہ کہ متی نے مسیح کو اولاد سلیمان بن داؤد سے اور لوقا اولاد ناتن بن داؤد سے لکہا ہے سیوم یہ کہ متی نے سلتائیل کو بیٹا یکونیا کا لکہا ہے - برخلاف اوسکے لوقا نے اسکو بیٹا نیری کا لکہا ہے - چہارم یہ کہ متی نے زروبابل کے بیٹے کا نام ابیہود لکہا ہے برخلاف اسکے لوقا نے اوسکا نام ریسا لکہا ہے بیان کتاب اول اخبار الایام کے ۳ باب ۱۷ و ۱۹ ورس کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بیٹا زروبابل کا ایسا نہین نام ابیہود موافق تحریر متی کے یا ریسا موافق تحریر لوقا کے ہو اور سلتائیل بیٹا یکونیا کا ہے نہ نیری کا سوائے اسکے عہد

جدید سی ایسا پایا جاتا نہین کہ بموجب تحریر لوقا کے مریم اولاد ناتن بن داؤد سی ہو اور راشنتر اس نے اپنی کتاب کی جلد اوّل مین لکہا ہی کہ اکثر علمای مسیحی مثل اکہارن اور کیسر اور ہیس وغیرہ اقرار کئے ہین کہ دیو دونون نسب نامے آپسمین مختلف ہین۔ اختلاف دوم متی ۹ باب ۱۸ ورس۔ جب وہ یعنے عیسیٰؑ یہ باتین ان سی کہہ رہا تہا دیکہو سردار نے آکر اسے سجدہ کیا اور کہا میری بیٹی مرگئی تو آکر اپنا ہاتہہ اسپر رکہہ وہ جی اٹہیگی انتہا۔ مرقس ۵ باب ۲۲ و ۲۳ ورس کہ عبادتگاہ کی سرداروںمین سے ایک شخص جسکا نام یایر تہا آیا اور اسی یعنے عیسیٰؑ کو دیکہکر اوسکے پاؤن پر گرا اور اسکی بہت طرح سی منت کرکے کہا کہ میری چہوٹی بیٹی مرنے پر ہی آئیے اور اسی چنگا کرنیکے لئے اپنا ہاتہہ اسپر رکہیے تو وہ اچہی ہوگئی الخ۔ اور لوقا ۸ باب ۴۱ و ۴۲ ورس یایر نام ایک جو عبادتگاہ کا سردار تہا آیا اور یسوع کے پاؤن پر گرکے اسے اپنے گہر جانیکی منت کیا کہ اوسکی اکلوتی بیٹی مرنے پر ہی وہ اندازی بارہ برس کی تہی الخ۔ مطالعہ سی ورس ہای مذکورہ کی اختلاف انکا ناظرین پر خوب ظاہر ہوگا حاجت بیانکی نہین وہ لڑکی مرگئی تہی یا نہین سو بات قابل غور کی ہی اس باب مین قول مسیح کا یون ہی وہ لڑکی مری نہین گئی نیند مین ہی۔ متی ۹ باب ۲۴ ورس۔ اور مارک ۵ باب ۳۹ ورس اور لوقا ۸ باب ۵۲ ورس۔ اس قول سے عیسیٰؑ کی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ وہ لڑکی مری تہی مگر غش مین پڑی تہی چنانچہ عیسائی بڑی بڑی علما مثل پالس اور شلیمشر اور اشاشن کہتے ہین کہ وہ لڑکی مری نہین تہی بلکہ اسکو نیند کی سی غشی تہی وہ اسکے ثبوت پر اسی قول مسیح کو دلیل گردانتے ہین دلایل مرقوم الصدر سی معجزہ عیسیٰؑ کا یعنے زندہ کرنا مردیکا ثابت نہین ہوتا۔ اختلاف سیوم قول مسیح کا جہوٹا ہونا متی ۲۴ باب ۳ ورس جب وہ یعنے عیسیٰؑ زیتون کی پہاڑ پر بیٹہا تہا اسکے شاگردون نے اکیلے اس پاس آکے کہا ہم سی کہہ یہ کب ہوگا یعنے قیامت کب ہوگی اور تیری آنیکا اور اس زمانیکے اخیر ہونیکا نشان کیا ہی ۲۴ ورس تب یسوع نے کہا الخ ۲۱ ورس کیونکہ اسوقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کی شروع سی اب تک کبہی نہ ہوئی اور نہ ہوگی ابن آدم کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا الخ ۳۴ مین تم سی سچ کہتا ہون کہ جبتک یہ سب کچہہ نہو لے اس زمانیکے لوگ گذر نہ جاینگے اسیطرح سی دوسری اناجیل مین بہی ہی ۳۵ آسمان اور زمین ٹل جاینگے پر میری باتین ہرگز نہ ٹلینگی ۳۶ لیکن اسدن اسگہڑی کو میری باپ کی سوا آسمان کی فرشتون تک کوئی نہین جانتا۔ اور متی ۱۶ باب ۲۷ ورس ابن آدم اپنے باپ کی شکوہ سی اپنے فرشتون کی ساتہہ آویگا۔ اور ہر ایک کو اسکے عمل کی جزا دیگا ۲۸ مین تم سی سچ کہتا ہون کہ ان مین سی جو یہان کہڑے ہین بعضے ہین جو موت کا مزہ جبتک کہ ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتا نہ دیکہلین نہ چکہینگے انتہا۔ ایسا ہی عیسیٰؑ کی قول کا حواریان اعتبار کرکی امید رکہتے تہی کہ نزول مسیح کا جلد ہوگا اور ہم بادشاہان ہونگے اور یہ زمانہ آخیر ہے چنانچہ یعقوب کی خط عام ۵ باب ۸ ورس تم بہی صبر کرو اور اپنا دل مضبوط رکہو کیونکہ خداوند کا آنا نزدیک ہی۔ اور نامہ اوّل یوحنا ۲ باب ۱۸ ورس اے بچو یہ آخری زمانہ ہی الخ تنبیہ موافق درہمای مرقوم الصدر کی واقع ہونا اموات وغ

مذکورہ کا اور تشریف لانا مسیح کا اس زمانی کے لوگونکی زندگی مین اور پشت اور طبقہ کی حیاتی مین لازم تہا اگر ویسا ہو اہوتا تو البتہ اقوال مسیح کی صحیح و صادق سمجھے جاتی حالانکہ آج تک ایکہزار آٹہہ سو نوے پر دو برس گذر گئے نہ مسیح آئی اور نہ اون کی وقت مین تہے سو لوگون مین سے کوئی شخص زندہ رہا

فصل سوم کفر کلمات کی بیانمین

مخفی مبادکہ اکثر فقرے تنقیص شان و قدرت آلہی کے توراۃ وانا جیل مین وارد ہین جن کی مطالعہ سی صاف پایا جاتا ہی کہ وہی کلمات کفر کی ہین ان مین سی چند فقرے انتخاب کر کے ہم دو مقالونمین تحریر کرتے ہین۔ مقالہ اول توراۃ کی فقرات مین۔ کلمہ اول۔ کتاب پیدائش ۳ باب ۲۲ ورس خداوند خدا نے کہا دیکھو کہ انسان نیک و بد کی پہچانت مین ہم مین سی ایک کے مانند ہو گیا۔ انتہا۔ ورس مذکورہ سی ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ خدا ایک نہین بلکہ خدایان متعدد ہین اور انسان نیک و بد کی پہچانت مین خداؤں کی مانند ہے۔ یہ کلمات کفر کی ہین۔ اور اسی بابکا ۸ و ۹ ورس تب خداوند خدا نی آدم کو پکارا اور اس سی کہا کہ تو کہان ہی انہون نے یعنی آدم و حوا نی خداوند کی آواز جو ٹھنڈی وقت باغ مین پہرتا تہا سُنی الخ۔ اس عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ آدم تہا سو جگہہ کی خبر اور علم خدا کو نتہا۔ اور وہ چلتا پہرتا بہی ہے۔ کلمہ دوم۔ کتاب قضات پہلا باب ۱۹ ورس خداوند یہودا کی ساتہہ تہا اور اُس نی کوہستانیونکو خارج کیا۔ پر نشیب کی رہنیوالونکو خارج نہ کر سکا۔ کیونکہ اُن پاس لوہی کی رتہین تہین انتہا۔ اس سی عدم قوت و قدرت خدا کی ظاہر ہوتی ہے کلمہ سوم۔ کتاب گنتی ۲۲ باب ۲۰ ورس۔ خدا رات کو بلعام کی پاس آیا اور اُس سی کہا الخ۔ اور کتاب خروج ۵ باب ۳ ورس تب انہون نی کہا عبرانیون کی خدا نی ہم سی ملاقات کی انتہا۔ یہ عبارت تہمت آنیکی اور ملاقات کرنیکی خدا پر لگاتی ہی کلمہ چہارم۔ کتاب پیدائش ۶ باب ۶ ورس خداوند زمین پر انسان کی پیدا کرنیسے پچتایا۔ اور نہایت دلگیر ہوا۔ انتہا۔
کلمہ پنجم۔ کتاب خروج ۳۲ باب ۱۴ ورس تب خداوند اُس بدی سی جو چاہا تہا کہ اپنے لوگون سی کری پچتایا۔ انتہا پچتانا بمعنی پشیمانی کی ہی یہ بات لایق بشر کی ہی نہ خدا کی کیونکہ وہ خدا ایسی ناقص صفات سی منزہ ہی۔ کلمہ ششم کتاب پیدائش ۹ باب کی ۸ ورس سی ۱۶ ورس تک جو کچھ کہ مرقوم ہی اُن سب کا خلاصہ یہ ہی کہ خدا نی نوحؑ سے اور اُن کی فرزندون سے کہا مین تم سے اور تمہاری بعد تمہاری نسل سے پرندو اور چرندونسے قایم عہد کرتا ہون کہ آیندہ کوئی جاندار پانی کی طوفان سی پہر ہلاک نہوگا اور پہر طوفان نہ آئیگا کہ زمین کو تباہ کرے اس عہد کی اپنی یادگاری کی واسطے اپنی کمان کو بادلی مین رکہونگا۔ اور جب اس کمان کو مین دیکہونگا مجہے اپنا وہ عہد یاد آئیگا اور پیچہے سی باز رہونگا انتہا۔ اس عبارت سی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ خدا کو حفظ کامل حاصل نہین ہے۔ لہذا اسنے اپنی یادگاری کی واسطے نیکا عہد کیا۔ نعوذ باللہ من ھذا الاعتقاد۔ کلمہ ہفتم۔ کتاب خروج ۱۱ باب ۴ و ۵ و ۶ ورس اور ۱۲ باب

۲۳ و ۲۶ و ۲۷ و ۱۲ و ۱۳ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ ورس خلاصہ ان سبکا یہہ ہی کہ خداوند تعالی نے شب کو بذات خود نکل کر مصر مین جا کے مصریون کو
اور اُن کے بچون کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا اور مصریون کے اور بنی اسرائیل کے گہران قریب قریب رہنیکے سبب سے اور فرعونیونکے ساتہہ
بنی اسرائیل بہی نہ مارے جانیکی نیت سے خدا نے اپنی یاددہی کے لیئے یہ نشان تیار کرے سرکا بنی اسرائیل کو حکم کیا کہ ہر ایک اہل خانہ
ایک ایک بچہ بکری کا ذبح کرے اور لہو اسکا لیکے اپنے اپنے گہر کے دروازون کے داہنے اور بائین اور اوپر کی چوکہٹہ پر چہاپا مارین اسلیئے
وہ خون تمہارے گہرون پر میری یاددہی کا نشان ہوگا۔ اور جب مین اُس لہو کو دیکہونگا تو تم کو چہوڑ دونگا۔ اور وبا تمپر نہ آویگی
کہ تمکو ہلاک کرے انتہا۔ اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہی کہ شبکو اندہاری کیوقت مصریان فلان فلان اور اسرائیلیان فلان فلان
ہین کرکے پہچاننے کی قدرت و علم خدا کو نتہا۔ انتہا۔ ایسی کلمات کفر سے اہل سلام بیزار ہین۔ اور استغفار پڑہتے ہین۔ واہ واہ
مصریان احمق تہے وگرنہ اس کیفیت سے واقف ہوکے اپنے دروازون پر بہی خون کے چہاپے مارتے۔ اور ہلاکی سے بچ جاتے **کلمہ ہشتم**
کتاب خروج ۳۱ باب ۱۷ ورس مین بعد تہوڑی کیفیت کے یون ہی کہ چہہ دنمین خدا نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور ساتوین دن آرام
کیا اور تازہ دم ہوا۔ اور کتاب اشعیا ۴۳ باب ۲۴ ورس تو نے روپیئے سے میرے لئے خوشبو کی چیز نہین خریدی۔ اور تو نے مجہے اپنے
ذبیح کی چربی سے سیر نکیا۔ لیکن تو نے اپنے گناہون سے مجہے بار بردار کرایا۔ اور اپنی خطاؤن سے مجہے تہکایا۔ انتہا۔ دیکہو عبارات
مذکورہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ خداوند تعالی آرام پایا اور تازہ دم بہی ہوا۔ اور خوشبودار چیز کا اور چربی کا خواہان ہے اور تہک بہی جاتا ہی
ان ناقص صفات سے خدا کو موصوف کرنا بڑی بُری بات ہی۔ **کلمہ نہم**۔ کتاب پیدائش ۱۸ باب ۲۰ و ۲۱ ورس پہر خداوند نے
کہا اسلیئے کہ سدوم و عمورہ کا چلانا بلند ہوا اور انکا جرم نہایت سنگین ہوگیا ہی مین اب اترکے دیکہونگا کہ انہون نے سراسر اس چلانے
کے مطابق جو مجہہ تک پہنچا کیا ہی یا نہین۔ اگر نہین تو مین دریافت کرونگا انتہا۔ یہ عبارت علم الٰہی کے خلاف ہی۔ **کلمہ دہم**
کتاب تواریخ اول ۱۷ باب ۵ ورس مین تو جب سے کہ بنی اسرائیل کو چڑہا لایا آج کے دن تک کسی گہر مین ساکن نہوا بلکہ خیمہ بخیمہ
اور مسکن بہ مسکن پہرتا رہا ہون انتہا۔ یہ عبارت پہرتے رہنے کی تہمت خدا پر لگائی ہے۔ **کلمہ یازدہم** یرمیاہ ۴ باب
۱۰ ورس تب مین نے کہا اے خداوند خدا یقیناً تو نے اس قوم کو اور یروسلیم کو یہ کہہ کے دغا دی کہ تم سلامت رہوگے الخ یہ عبارت
خدا کو دغاباز ٹہراتی ہے۔ اے مومن بہائیو ایسے کفر کلمے توراتمین بہت ہین کوئی کہانتک لکہہ سکیگا۔ **مقالہ دوم**۔
اناجیل مین وارد ہین سو کلمات کفر **کلمہ اوّل** پہلا قرنتیون پہلا باب ۲۵ ورس خدا کی بیوقوفی آدمیون کی حکمت کی بہ نسبت
حکمت والی ہی۔ اور خدا کی کمزوری آدمیون کی بہ نسبت زور آور ہی انتہا۔ ایسے کلمات خدا سے قادر کے حق میں
کفر ہے۔ **کلمہ دوم** یوحنا پہلا باب ۱۸ ورس خدا کو کسی نے کبہی نہ دیکہا اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود مین ہی اُسی نے بتلایا۔
کلمہ سوم مارک یعنی مرقس کی انجیل ۱۶ باب ۱۹ ورس۔ غرض خداوند یعنی عیسی انہین ایسا فرمانیکے بعد آسمان پر

اور خدا کی سید ہی ہاتہہ بیٹھا ہی انتہا کلمہ چہارم - متی ۵ - باب - ۳۴ و ۳۵ ورس مقولہ عیسیٰ - پر مین تمھین کہتا ہون ہرگز قسم نکہانا - نہ تو آسمان کی - کیونکہ وہ خدا کا تخت ہی نہ زمین کی کیونکہ وہ اسکے پاؤن کی چوکی ہی انتہی - ہر سہ ورس مذکورہ کی عبارت عیب گو دکا اور ہاتہہ پاؤنکا خدا پر لگاتی ہے - ایسا جو ایسی کلمات نا هنجار جو بالا مذکور ہوئے اگر اہل اسلام کی کتب یا قرآن مین پائی جاتی تو عیسوی صاحبان بغلین بجاتی اور مسخری کرتی - شکر ہی خدا کا کہ مسلمان ویسی بدعقیدہ نسبی سے مبرا و منزہ ہین

فصل چہارم

بیان مین کتب تورات کی محرف ہونے مین اُنکے - اس فصل مین تین تفصیل ہین - جاننے کہ عیسویان کہتے ہین کہ جن کتب تورات و اناجیل پر ہم ایمان لائے ہین اور اعتقاد رکہتے ہین وے سبکے سب صحیح ہین انہین ہرگز تحریف و جعلسازی نہین ہوئی ہی اور ولیم رابرٹسن ایک مسن نے ایک رسالہ تصنیف کیا ہی نام اسکا **تلاوۃ الکتب** ہی اور اسمین بعد بہت بیہودہ گوئی کی عدم تحریف ہونا کتب مذکورہ کا بیان کیا ہی - باوجودیکہ ہر ایک کتاب مین تورات و اناجیل کی تحریف واقع ہوئی ہے بلکہ صداقت مین اُن کتب کی علمای مسیحی مین مدت ہای مدت سی بڑا اختلاف و تنزع رہ دیا ہی اسکے انکشاف و بیان مین جناب مولانا محمد سعید صاحب دام برکاتہم خلف مولانا صبغۃ اللہ امام العلما قاضی الملک مدراسی نے ایک رسالہ تصنیف کیا ہی نام اسکا - **اعجاز محمدی** - ہی وہ رسالہ سید المطابع واقع مدراس ۱۲۸۵ھ ہجری مین زیر طبع تہا وہ عجب رسالہ حیرت افزا اور اثبات تحریف کتب مین یکتا و بے ہمتا ہی - اسمین سی تہوڑا سا بیان انتخاب کرکے ہم لکھتے ہین **فائدہ** اب سنئے کہ عبارت کی بدل ڈالنے کو تحریف کہتے ہین یہ بدل ڈالنا خواہ باعتبار معنی کی ہو اسکو تحریف معنوی کہتے ہین - خواہ باعتبار الفاظ کی اسکو تحریف لفظی کہتے ہین بہر حال تحریف لفظی خواہ ایک لفظ کو دوسری لفظ کی موقع مین رکہدین خواہ کسی لفظ کو اپنی طرف سی بڑہا دین یا گہٹا دین براہ نفسانیت یا منفعت دنیوی یا دینی کی یا براہ غلط فہمی کے - مخفی مباد کہ کتابین انبیا کی جو زمانہ مسیح کی پیشتر ہوئی ہین انکو عربی مین عہد عتیق و فارسی و ہندوستانی مین تورات اور انگریزی مین اولڈ ٹسٹمنٹ کہتے ہین مسیح کی پیدائش کے بعد جتنی کتب و نامجات حواریون سی یا انکی پیروان اور تابعین سی لکہے گئے ہین اُن سبکو عربی اور فارسی اور ہندوستانی مین عہد جدید یا انجیل کہتے ہین اور انگریزی مین نیو ٹسٹمنٹ یا گاسپل کہتے ہین - اسکے ہر ایک آیت کو ورس یا فقرہ یا سطر اور تورات و اناجیل کی مجموعہ کو انگریزی مین بائبل نام رکہے ہین - عہد عتیق کی دو قسم کی کتابین ہین ایک وے جو جمہور نے انکو تسلیم کرتی تھے دوسری وی جو انمین اختلاف تہا - **قسم اول** - اس قسم اول کے ۳۸ کتابین ہین - یعنی کتاب پیدائش - کتاب خروج - کتاب احبار - کتاب گنتی - کتاب استثنا - کتاب یشوع - کتاب قضات - کتاب روت - کتاب اول شموئیل کتاب دوم شموئیل

کتاب اول سلاطین - کتاب دوم سلاطین - کتاب اول اخبار الایام یعنی تواریخ اول - کتاب دوم اخبار الایام یعنے تواریخ دوم
کتاب اول عزرا - کتاب دوم عزرا کہ اسکو کتاب نحمیا بھی کہتے ہین - کتاب عیوب - کتاب زبور - امثال سلیمان - کتاب جامع
- کتاب نشید الانشاد - کتاب یشعیاہ - کتاب یرمیاہ - مراثیہ یرمیاہ - کتاب حزقی ایل - کتاب دانیال - کتاب ہوشع - کتاب یوئیل
کتاب عموس - کتاب عوبدیا - کتاب یوحنا - کتاب میقا - کتاب ناحوم - کتاب حبقوق - کتاب صفونیا - کتاب حجی - کتاب زکریا
کتاب ملاکی - ان کتابونکو یہودیان بھی مانتے ہین مگر شہر سامری کے لوگ سوا کتاب پیدایش وکتاب خروج - وکتاب
الاحبار - وکتاب گنتی - وکتاب استثنا - وکتاب یوشع - وکتاب القضاۃ کے دوسری کتب صحیح نہین مانتے

قسم دوم

اس قسم دوم کی نو کتاب ہین - کتاب اول اسیر - کتاب باروق - کتاب دانیال کا ایک حصہ یعنی نغمۂ اطفال - توبیاس - کتاب جودیتھا
کتاب وشدم - کتاب ایکلسیزیسٹیکس - اور دو کتاب مقابیس - یہودیان ان کتابونکا بڑا اعتبار نہ کرتے تھے - اور
مسیحیون پاس تسلیم اور عدم تسلیم مین ان کے اختلاف ہے - **تنبیہ** جانئے کہ موسیٰ کی ان پانچ کتاب کے سوا اور بھی موسیٰ کی
چند کتابین تہین وہ اب مفقود و نابود ہین ماسوا انکے دوسری بہی چند کتب تہین - انکو اہل کتاب الہامی اور سچی جانتے تھے
وہ بھی گم اور نابود ہین بیان اونکا تفصیل سیوم مین مرقوم ہوگا - **تفصیل اول** - اہل کتاب کے پاس کوئی سند قطعی
اس امر کی نہین ہے کہ عہد عتیق کی کتابین جن انبیا کی طرف منسوب ہین وہ انہین کی تصنیف ہے - بلکہ اکثر کتابونمین بعض بعض
فقرے اور عبارتین دلیل قطعی اس امر کی ہین - کہ انکے مصنف وہ شخص نہین جو معروف و مشہور ہین - بلکہ وہ اعتبار ہی پر انکے
دلالت کرتی ہین - ان فقرون اور عبارتون مین سلفا و خلفا جمہور مسیحیون کو کوئی عذر اسکے سوا نہین کہ کسی نے پیچھے سے
ملا دیا ہوگا - اب دیکھو کتاب پیدایش سے کتاب استثنا تک جو پانچ کتاب موسیٰ کی کہلاتی ہین - انہین بڑا اختلاف واقع ہوا ہے
اسطرح پر کہ یوسیبس جو بڑا مورخ اور یہودی ہے - وہ شخص اور بعض دوسرے محققین عیسوی کہتے ہین کہ کتاب پیدایش کو موسیٰ
نے اسوقت مین لکھا ہے جبکہ مدین مین اپنے خسر کے گھر بکریان چراتا تہا - اور موسیٰ بن نکمان کہتا ہے کہ بعد نزول پہاڑ کے جبکہ توریت
خدا نے سب مضمون موسیٰ کو فرما دیا تہا لکہا گئی - اور تہیوڈورٹ صاحب نے کہتا ہے کہ بعد نکال لانے بنی اسرائیل کے مصر سے لکہی گئی تہا
اب ہم ان قولونمین سے کسکے قول کو اعتبار کرین اور کسکو جہوٹا سمجہین - ان تین راویون مین سے اگر ہم ربی موسیٰ کے قول کو
صحیح جانین تو باقی ہر دو راوی جہوٹے ٹہرے ہین - اگر ہم پہلے راوی کے قول کو صحیح جانین تو لازم آتا ہے کہ وہ کتاب الہام کے
موافق مرقوم ہوئی نہین کیونکہ اسوقت موسیٰ کو نبوت ہوئی نہ تہی - بلدہ حیدرآباد مین ۱۲۸۰ ہجری مین طبع ہوا ہے
اثبات تحریف مین مرقوم ہے - کہ ابراہیم بن میرون عزرا اور موسیٰ بن میمون جو یہودیون کے معتمد علیہ اور فضلا سے ہین وہ
اور آدم کلارک اور ڈاکٹر مڈلٹن اور نیوٹن جو معتمد علیہ اور فضلا معتبر سے عیسائیون کے ہین وہ کہتے ہین اور دلائل سے ثابت

کہ وہی پانچ کتابین موسیٰ کی ہوئی نہین سوای اسکے ڈاکٹر سکندر گیڈس جو بہت بڑا عالم اور فاضل ہی بیبل کی ترجمہ جدید کی
مقدمہ مین لکھتا ہی کہ مذکور پانچ کتابین ذیشان تین دلیل سے خالی نہین یا تو یہ موسیٰ کی لکھی ہوی نہین ہین ویا غالباً
وی اورشلیم مین لکھے گئے ہون ویا بعد پانسو سال عیسیٰ کی سلیمان کی سلطنت مین لکھے گئی ہون دلایل مرقوم الصدر
کتاب بینی سکلوپیڈیا کی جلد دہم کی ۱۱۹ صفحہ سی انتخاب کئی گئی تہا - دلایل مذکورہ سی ثابت ہوتا ہی کہ مذکور پانچ کتابین
پانسو سال بعد موسیٰ کی ہوی ہین اور انکو موسیٰ کی وقت ہوی کہتے ہین سو بی اصل ہے قطع نظر اسکے یہود و نصاری کی اعتقاد
کی موافق وہی پنج کتب موسیٰ سی ہوی ہین کہ کی فرض کئی سو صورت مین بہی وی قابل اعتبار کی ہوتی نہین کیونکہ انہین بہت فقری
چہوٹ گئی ہین اور بہت محرف و الحاقی ہین - کتاب یوشع کا حال یہ ہی کہ بشپ پاٹرک اور ڈاکٹر گری کی پاس وہ بنائی ہوئی
یوشع کی ہی اور ڈاکٹر لایٹ فٹ کی پاس فینحاس کی تصنیف ہی اور کالون کی نزدیک لعازر کی اور ہنسٹن کی پاس یرمیاہ عم کی اور
وانٹل کی پاس صموئیل عم کی ہی - اور کتاب القضاة اور کتاب راعوث مین بہی بڑا اختلاف ہی - بعضے کہتے ہین کہ مصنف اسکا حزقیاہ ہی
اس صورت مین وہی دونو کتاب الہامی نہین ہو سکتے کیونکہ وہ نبی نہ تہا مگر پادشاہ تہا - کتاب نحمیاہ کو بعضے تصنیف عزرا کی بعضے
نحمیاہ کی بتلاتی ہین - کتاب ایوب کا حال تو بہت برا ہی اسلیئے کہ اولاً اس بات مین اختلاف ہی کہ ایوب کوئی ایک شخص تہا یا محض
اسم فرضی ہی ثانیاً ملک مین اسکی اختلاف ہی سوای اسکے اور بہی بہت اختلافات ہین اسی سبب سی پیشوای فرقہ پروٹسٹنٹ لوتہر
کہتا ہی کہ وہ تو ایک کہانی ہی جیسا کہ وارڈ اپنی کتاب کی غلط نامی مین لکہا ہے - زبور کا حال بہی بہت برا ہی اولاً بڑا اختلاف
اسکی مصنف مین ہی ثانیاً اس بات مین اختلاف ہی کہ کس زمانے مین ایک جلد مین جمع ہوی ہین ثالثاً تمام ان زبورونکا الہامی
ہین یا غیر الہامی یا کسی غیر نبی نے اپنی طرف سے انکا نام رکہدیا - امثال سلیمان کو بعضے تصنیف سلیمان کی کہتے ہین یہ تو غلط ہے
کیونکہ جمہور عیسویونکی رای یہ ہی کہ بہت لوگون نے مثل حزقیا اور اشعیا اور عزرا نے بہی جمع کیا ہی - کتاب جامع کی مصنف مین
بہی اختلاف ہی مصنف اسکی سلیمان عم ہین یا اشعیا یا حزقیا - لیکن کیمپ وٹس کہتا ہی کہ بحکم زربابل کی اسکے بیٹے ابی ہود کی تعلیم
کی لئے کسی شخص نے تصنیف کی تہی - اور یہودی لوگ جب قید سی چہوٹ کر آتے تہے اسوقت انہون نے اس کتاب کی مضمون کو بے حقیقی
واختلافی جانکر الگ کر دیا تہا مگر پیچہے سی پہر ملا دئے گئے - نشید الانشاد کو ڈاکٹر کنی کاٹ اور بعضے متاخرین کہتے ہین کہ تصنیف سلیمان
اسکو کہنا غلط ہی - وسٹن کہتا ہی کہ یہ تو راگ اور باشانہ ہے کتاب الہامی سی نکالا چاہئے - اور سملر کہتا ہی کہ ظاہر یہ جعلی ہی - کاسٹی
حکم دیا کہ یہ کتاب عہد عتیق سی نکالی جاوے کہ یہ ناپاک راگ ہی - کتاب دانیال کا حال یہ ہی کہ یہود یانیم عہد مسیح کی او متاخرین
انکو نبی نہین گنتے اور کہتے تہے کہ وہ شاہ بابل کا نوکر تہا اسکے پاس کتاب نبوت نہین تہی - کتاب یہودیا کا حال
یہ ہی کہ کس زمانہ مین تصنیف ہوئی ہے جیروم اور علمای یہود کہتے ہین کہ یہ عربی شخص ہی کہ پادشاہ اخاب کا گورنر تہا

اور محققین عیسوی کہتے ہین کہ وہ یوشیا کیطرف سے داروغہ بیت المقدس کا تہا۔ چنانچہ اسکا ذکر درس بارہ باب ۳۴ کتاب دوم
اخبار الایام مین آیا ہے بعضے اور اور زمانہ بتلاتے ہین۔ عہد عتیق کے جملہ ۳۸ کتابون سے ۱۴ کتابونکا حال تفصیلوار ہم لکہہ چکے تا عدم
صداقت انکی مسلمان بہائیون پر کہلجاوے۔ وے کتب جاتی باقی چوبیس کتابونکا حال بہی ویسا ہی بدتر ہے۔ بیان اسکا موجب
درازی اس رسالہ کا جانکر ہم نہین لکہتے **تنبیہ** یہانتک کی کتابونکا حال اکثر چہوٹی جلد ہارن کی شرح انجیل سے جو معتبر تفسیر ہے اور
بارسوم ۱۸۲۲ عیسوی لنڈن مین طبع ہوئی ہے لکہا گیا۔ **تفصیل دوم** کتب توریت کے تحریف کے بیان مین۔ کتاب پیدائش
سے کتاب استثنا تک جو پانچ کتاب موسٰی کی ہین وے موسٰی کے لکہے ہوے ہونے پر یہود اور نصاری مقر و متفق ہین اور انہین کچہہ تحریف
ہوئی نہین کہتے ہین حالانکہ انہین بہی تحریف واقع ہوئی ہے چنانچہ کتاب استثنا کا ۳۴ باب سب کا سب دلالت کرتا ہے کہ یہ کتاب تصنیف
موسٰی کی نہین ہے خصوصاً اس باب مین یہ الفاظ کہ آج کے دن تک کسی نے اسکی یعنی موسٰی کی قبر کو نہ پہچانا اور اب تک بنی اسرائیل
مین موسٰی کے مانند کوئی قایم نہین ہوا انتہا۔ فقرات مذکورہ صاف دلالت کرتے ہین کہ مصنف اسکا موسٰی نہین دوسرا کوئی شخص ہے
اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ وہ باب کا باب الحاقی ہے۔ اور ویسا ہی تفسیر ڈوالی اور رچرڈ منٹ مین بہی لکہا ہے انتہا۔
کتاب پیدائش ۱۲ باب ۶ درس مین یون ہے کہ اس سرزمین مین تا بلس کے مقام سے ممری کے بلوط تک سیر کی اور اسوقت کنعان
اس زمین مین تہے انتہا۔ اسکا بیان تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین یون ہے یہ جملہ یعنے اسوقت کنعانی تہے سو الحاقی ہے اور اسیطرح چند
جملے کتب مقدسہ مین ربط کیلیے عزرا یا اور کسو نے بڑہا دیئے ہے انتہا۔ **تنبیہ** موسٰی کے پانچون کتابونمین کوئی درس یا فقرہ ایسا نہین کہ
اس سے معلوم ہو کہ موسٰی خود ہی اپنا حال لکہتے ہین کیونکہ جہان ذکر موسٰی کا آیا ہے اسیجا غائب کے صیغہ سے انکو بولا گیا ہے ایک جا بہی
بہی صیغہ متکلم سے نہین تعبیر کیا گیا۔ چنانچہ دوسرا باب خروج کا ۱۱ درس ان روزون مین یون ہے کہ جب موسٰی بڑا ہوا الخ ۱۵ درس
جب فرعون نے یہ سنا تو چاہا کہ موسٰی کو قتل کرے پر موسٰی فرعون کے حضور سے بہاگا الخ ایسا ہی ہر جا کتب مذکورہ مین لکہا گیا ہے
اور ڈکشنری بائبل مین جو ۱۸۴۳ عیسوی مین امریکہ مین چہپی ہے اسمین بموافق تفسیرات بائبل کے یون مرقوم ہے کہ کتاب موسٰی
کے بعض جملے صاف اس بات پر دلالت کرتے ہین کہ وے موسٰی کا کلام نہین۔ **تفصیل سوم** یہ بہی معلوم ہو کہ توریت کے ان کتابونکے سوائے
اور بہی چند کتب عہد عتیق کے تہے جنکا [illegible] کتاب الایام مین اور سمجھے جاتے تہے بحوالہ الکان ۵ کتب مین سے بعض کتب مین آیا ہے
ایسی کتب کہ گم ہین یہود و نصاری کے ذکر [illegible] اور وے یہ ہین۔ کتاب مشابہات۔ [illegible] کی جہوٹی کتاب۔
کتاب معراج اور کتاب الاسرار۔ اور کتاب نسخ۔ اور کتاب الاقرار۔ سو وے چہہ کتابین موسٰی کی طرف منسوب تہین۔ انکے سوا
[illegible] جنکا [illegible] درس چودہ باب ۲۱ کتاب شمار مین [illegible] گئی ہین ہے۔ کتاب [illegible]
[illegible] دوم صمویل مین ہے۔ کتاب [illegible]

باب ٢٠ کتاب دوم اخبار الایام مین ہی۔ کتاب [٧] شمعیا نبی۔ اور کتاب [٨] عید وغیب بین انکا حوالہ ورس ١٥ باب ١٢ کتاب دوم اخبار الایام مین ہی اور ناتن [٩] نبی کی کتاب۔ اور کتاب [١٠] سیلانی اخیاہ نبی کی اور عید وغیب [١١] بین ان تینونکا حوالہ ورس ٢٩ باب ٩ کتاب دوم اخبار الایام مین ہی۔ اور اعمال سلیمان جسکا حوالہ ورس ٤١ باب ١١ پہلی کتاب سلاطین مین ہے۔ کتاب [١٢] اشعیا جسکا حوالہ ورس ٢٢ باب ٢٦ کتاب دوم اخبار الایام مین ہی۔ کتاب [١٣] مشاہدات اشعیا جسکا حوالہ ورس ٣٢ باب ٣٢ کتاب دوم اخبار الایام مین ہی۔ کتاب [١٤] تاریخ تصنیف صموئیل جسکا حوالہ ورس ٢٩ باب ٢٩ پہلی کتاب اخبار الایام مین ہے۔ یکہزار [١٤] پانچ گیت تصنیف سلیمان کی مرقوم تہی سو کتاب اور ایک [١٥] کتاب خواص نباتات اور حیوانات کی جو تصنیف سے سلیمان کی تہی اور ایک کتاب تین ہزار امثال سلیمان کی تہی جن مین سے کئی ایک اب بہی باقی ہین اور حوالہ ان تینون کا ورس ٣٢ و ٣٣ باب ٤ پہلی کتاب سلاطین مین ہی۔ مراثیہ [١٦] یرمیاہ جو سوا اس نوحہ یرمیاہ کی تہا حوالہ اسکا ورس ٢٥ باب ٣٥ کتاب دوم اخبار الایام مین ہی سوا اسکے اور بہی بہت کتابین تہین کہ بموجب اقرار رومن کاتلک کی یہودیون نی پہاڑ ڈالین اور جلا دیے ہین اور ممفرڈ صاحب اپنی کتاب سوالات السول مین جو ١٨٤٣ع مین لنڈن مین طبع ہوئی ہی ذیل سوال دوم کی لکہتا ہے کہ وہ کتابین جن مین پیشگوئی عیسیٰ کی ناصرت مین رہنی کی مذکور تہی اور موافق اسکے متی نی اپنی انجیل کی ورس ٢٣ باب دوم مین یسوع کو ناصری لکہا ہی نیست و نابود ہو گئی ہین۔ اسلئے جو کتاب نبیونکی اب موجود ہین کسی مین عیسیٰ ناصری نہین کہلائی انتہا۔ اور کریز استم اپنی عمل بیستم تفسیر متی مین لکہتا ہی کہ بہت سے پیغمبرونکی کتابان نیست و نابود ہو گئی ہین۔ اسلئے کہ یہودی نی غفلت بلکہ بیدینی سے بعضی کتابون کو کہو دیا ہی۔ اور بعضی کتابونکو پہاڑ ڈالا ہی۔ اور بعضی جلا دیے تہا ای صاحبو ہماری اس تفصیل سیوم کی ابتدا مین مرقوم ہین سو موسوی چہپی کتابون مین سی کتاب پیدائش چوتہی صدی تک موجود تہی چنانچہ جیروم نے اپنی کتاب مین اسکا ذکر بہی کیا ہی اور سدرینیس اپنی تاریخ مین اکثر جا اس سے نقل کرتا ہے اور اوریجن کہتا ہی کہ ورس ٦ باب ٥ مین اور ورس ١٥ باب ٦ نامہ گلاتیون مین پولس نی اسی کتاب سی نقل کیا ہی اور اسکا ترجمہ سولوین صدی تک موجود تہا۔ مگر کونسل ترنت نی اس صدی مین اسکو جہوٹا قرار دیا۔ انتہا۔ اور ان چہہ کتابون مین داخل ہے سو دوسری ایک کتاب جسکا نام کتاب معراج ہی اسکے حق مین لاڈنر اپنی تفسیر کے دوسری جلد کی ٥١٢ صفحہ مین اوریجن سے نقل کرتا ہی کہ ورس ٩ نامہ یہودا کا اسی سی منقول ہی انتہا۔ دیکہو بعضے اہل سلف نی ان کتب سی سند پکڑی ہی مگر اب مسیحی ان کتب کو جہوٹی بتلاتی ہین۔ ہارن کہتا ہی کہ مظنون و گمان یون ہی کہ وہ جعلی کتابین شروع ملت مسیحی مین ایجاد ہوئی ہیون اور اسکے ظن و گمان کی موافق معلوم ہوتا ہی کہ طبقہ اول ملت مسیحی مین بڑی جعلساز تہی موافق اقرار ہارن فرکو یہود کی انہین جہوٹی کتابون سی نقل کیا ہو اور اب عیسائی انہین جعلون کو انہین جہوٹی کتابون سے منقول جانتی ہین

کلام روح القدس کو مانتے ہین واہ واہ پولس اور یہودا کو جو اُنکے زعم مین صاحب الہام تہے خبر نہو اور سولوین صدی والونکو ۱۲ سو برس کے بعد بتصدیق اہل کونسل ٹرنٹ کے اطلاع ہو جاوے سو بڑی تعجب کی بات ہے انتہا۔ اور اسیطرح رومن کاتلک اور فرقہ پروٹسٹنٹ جو نہی کتاب عزرا اور کتاب معراج اشعیا اور کتاب مشاہدات اشعیا اور چند ملفوظات حبقوق نبی کو اور زبور سلیمان کو جعلی اور جہوٹی کہتے ہین اوران کو محرف ہونے کا الزام لگاتے ہین۔ اور ۳ کتاب عزرا کو بہی جعلی اور محرف کہتے ہین حالانکہ اس تیسری کتاب عزرا کو کلیسا ے گریک ابتک مقدس اور الہامی جانتے ہین انتہا۔ مگر تعجب یہ ہے کہ علماے مسیحی کے اقرار کے موافق ان کے واجب التسلیم کتابون مین بہی الحاق اور تحریف اور غلطیان بہت ہین باوجود اسکے اُن کو ماننا اوران کو رد کرنا ایک نیا انصاف ہے شاید کہ انکی طرف کچہہ بڑا غرض نہ تہا اوراُن کے طرف بڑا غرض متعلق تہا تو ظاہر ہے اُن کی تسلیم اور انکا انکار موافق حکمت کے اور راے پر اہل کونسل کے ٹہہرا نہ حقانیت پر۔ سبحان اللہ خوب ظاہر ہوتا ہے کہ عیسویون کا مذہب فی الحقیقت دین حق نہین بلکہ دین اہل کونسل کا ہے کیونکہ جسوقت چاہتے ہین کتاب مقبول کو مردود اور کتاب مردود کو مقبول کر لیتے ہین نعوذ باللہ

فصل پنجم

بفضل الٰہی چونکہ بے اعتباری اور واقع ہونا تحریف و جعلسازی کا کتب تورات مین دلایل نقلیہ سے ثابت ہو چکا۔ اب ہم بے اعتباری اور تحریف ہونا اناجیل کا جو مدار ایمان عیسویون کا ہے لکہنا شروع کرتے ہین۔ جاننا چاہیے کہ وہی باتین جو تورات کی کتابون کی خرابی اور بربادی کے بابت مین مرقوم و مذکور ہوے ہین وہی کتب اناجیل سے بہی کامل علاقہ رکہتے ہین۔ عہد جدید یعنے اناجیل کے کتب دو قسم کے ہین قسم اول کے کتب کو جمہور قدماے مسیحی نے مانا ہے وے یہ ہین۔ انجیل متی۔ انجیل لوقا۔ انجیل مرقس یعنے مارک۔ انجیل یوحنا۔ اعمال رسول۔ نامجات پولس جو سواے عبرانیون کے مرقوم ہین۔ نامہ اول پطرس۔ نامہ اول یوحنا۔ قسم دوم کے کتب یہ ہین جو انہین علماے عیسویونکو اختلاف ہے۔ نامہ پولس کا عبرانیون۔ دوسرا نامہ پطرس کا۔ دوسرا تیسرا نامہ یوحنا کا۔ نامہ یعقوب کا۔ نامہ یہودا کا۔ یوحنا کے نامہ اول کے بعض فقرات اور مکاشفات یوحنا یعنے مشاہدات غیبیہ معلوم باد اگر انجیل نویسان روح قدس کی امداد و بدد سے اناجیل لکہ ہین صحیح ہوتا تو روح قدس انپر وارد ہوئی سو سال ہین یا دوسری سال ہین انکو لکہے ہوتی و پیلیانہ لکہکر تیس برس کے بعد لکہنے کا سبب نہتا۔ اس دلیل سے خوب ثابت ہوتا ہے کہ اناجیل اربعہ کتاب مشاہدات و اعمال رسول و نامجات وغیرہ جو نہ الہامی ہین نہ بمدد روح قدس کے لکہے گئے ہین۔ اے صاحبو انجیل متی کا حال یہ ہے کہ عیسٰی آسمان پر گئے سو ۳۰ سال کے بعد وہ ...

مین لکھی گئی تھی اس انجیل مین کسقدر غلطیان ہوئی ہونگی سو خدا ہی جانے- وہ انجیل جہان سے مفقود ہے مگر یونانی ترجمہ اسکا موجود ہے
اس ترجمہ مین مترجم سے کسقدر خطا و خلل بسبب غلط فہمی کے وقوع مین آئی ہونگے یہ بھی خدا ہی جانے- موافق قول جیروم کے نام
مترجم کا بھی معلوم نہین کہ کون تہا- اس صفت کی انجیل کو خدا کا کلام اور روح القدس کی مدد سے لکھی گئی کرکے اعتقاد
کرنا جہل ہے- سوای اسکے اعجاز محمدی ہے- کے ۲۶ وین صفحہ مین مرقوم ہے کہ ڈاکٹر ویس ورچاپنے والی انجیل فرقہ
بوئیرین کے باب اول و دوم کو اس انجیل کے الحاقی بتاتے ہین- اور بعض ترجمہ لاطینی مین اس انجیل کے نسب نامیکو عیسیٰ کے
نکالدیا ہے انتہا- اسکا بیان اس رسالے کی فصل دوم کے قسم دوم مین گذر چکا ہے- سوای اسکے وید شاستر سارم نامی
اردو کتاب کے ۴۰ و ۴۱ صفحہ مین بطور یادداشت کے لکہا ہے کہ عیسیٰ کی سترہوین پیڑہی کا نام تحریر کرتے وقت تین پشتون
کے نامون کو جو بدکار تھے پیڑہی نامے مین متی نے داخل نہین کیا- ای صاحبو اب قیاس کرو متی اپنی انجیل مین کسقدر حق کو چھوڑا
اور ناحق کو داخل کیا ہوگا- انجیل مرقس یعنے مارک اس انجیل مرقس کا حال یہ ہے کہ کہتے ہین کہ یہ انجیل تالیفات سے مرقس کے ہے
اور وہ بقول کارنیس وغیرہ علمای عیسوی کے جہان سے گم ہے مگر اسکا یونانی ترجمہ موجود ہے اور وہ مرقس حواری نہ تہا اُسنے
عیسیٰ آسمان پر عروج کئے سو ۶۳ سال کے بعد سنا سنی باتون پر وہ انجیل لکھا- اور جیروم اپنے نامے مین لکھتا ہے کہ بعضے علمای
متقدمین کو اس انجیل کے آخری باب پر شک و شبہہ تہا سوای اسکے اس انجیل مین مذکور ہین سو اکثر باتین انجیل متی کے
ساتھہ مخالفت رکھتی ہین چنانچہ انجیل متی کے ۹ باب کے ۲۷ ورس سے ۳۱ تک کی عبارت سے ظاہر ہے کہ دو اندھے عیسیٰ کے پیچھے
پیچھے انکے مقام تک گئے- اور وہان عیسیٰ انکا مطلب سنکے انکی آنکہونکو چھوئے- آنکہہ انکے روشن ہوگئے انتہا- برخلاف اسکے
انجیل مرقس کے ۱۰ وین باب کے ۴۶ ورس سے ۵۲ ورس تک کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ دو اندھے عیسیٰ کے پیچھے گئے نہین
مگر ایک اندھا عیسیٰ کا پیچھا کیا چاہتا تہا انہون نے راستے پر کھڑے رہکر اسکو بلوا کے فرمائے بسبب تیری ایمانداری کے آنکہہ تیری روشن
ہوجائینگے معاً روشن ہوگئے انتہا- اب جانئے کہ مرقس سنا سنی باتین انجیل مین لکھنے کے سبب ایسی غلطی اسمین واقع ہوئی
انجیل لوقا- اس انجیل لوقا کا حال یہ ہے کہ عیسیٰ آسمان پر عروج کئے سو ۶۷ سال کے بعد لوقا سے وہ تصنیف ہوئی ہے وہ حواری
نہ تہا سنا سنی باتین اس انجیل مین لکھدیا اور جو اعتراضات کہ انجیل مرقس سے علاقہ رکھتے ہین وہ سب انجیل لوقا سے بھی
لگتے ہین اور وید شاستر سارم نامی اردو کتاب کے ۲۵۰ صفحہ مین لکھا ہے کہ دوسری صدی مین تہا سو مارچیون
اُتنی سو انجیل لوقا مین پہلا دوسرا باب انجیل مروجہ حال کا مرقوم نہ تہا اور بعض علما کہتے ہین کہ انجیل لوقا کے ۲۲ وین باب
کے ۴۳ و ۴۴ ورس الحاقی ہے اور ۲۳ باب کا ۳۴ و ۳۶ ورس شہر اسکندریہ کے عیسویون پاس ہین سو نقل نہین
سو مذکور کو بعض علما بھی الحاقی کہتے ہین اور سریانی جو اول ترجمہ ہے اور جیروم ... علما کہتے ہین

کہ درسہای مذکور سریانی و لاطینی ترجمات مین داخل نہین تہا- اس قبل کی انجیل کو خدا کا کلام جاننا یا روح القدس کی مدد سے
لکہی گئی سمجہنا سزاوار نہین - انجیل یوحنا- اس انجیل یوحنا کا حال یہ ہی کہ عیسیٰؑ آسمان پر عروج کی سو سہ سال کے بعد وہ تصنیف
ہوئی ہے- کہتے ہین خدا جانی کہ اسکا مصنف کون ہی اور - اعجاز محمدی کی ۶۶ وین صفحہ مین مرقوم ہی کہ لوتہر جو بانی
ملت پروٹسٹنٹ کا تہا- اوسکو ہر سہ انجیل مذکورہ پر شک و شبہہ تہا مگر اسکے نزدیک یوحنا کی انجیل صحیح و درست قرار پائی تہی
اس صحیح کا حال یہ ہی برٹش نیڈر جسکو عیسائی بڑا عالم و محقق گنتے ہین کہتا ہی کہ یہ انجیل یوحنا کی اور خطاط یوحنا کی تصنیف یوحنا
نہین بلکہ کسی عیسائی نے دوسری صدی مین اسکے نام سی لکہہ دیا ہی اور یہی مذہب فرقۂ الوجین کا تہا اور اسٹاٹ لین اپنی
کتاب مین لکہتا ہی کہ بلاشک کسی طالب العلم مدرسۂ اسکندریہ نی اس انجیل کو تصنیف کیا ہی اور کردشن جو عیسائیون مین بڑا عالم و محقق
مشہور ہی ۲۱ باب کو اس انجیل کے الحاقی بتلاتا ہی انتہا- اعمال رسول- اس اعمال رسول کا حال یہ ہی کہ کہتے ہین کہ وہ تصنیفات
سی لوقا کی ہے وہ شخص حواری نہ تہا عیسیٰؑ آسمان پر عروج کیے سو کئی سال کے بعد اسنے سنی سنائی باتین اپنے اعمال رسول مین لکہدی ہے
ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ - وید شاستر سارم نامی اردو کتاب کی ۵۳ صفحہ مین لکہا ہی کہ فرقہ- والنٹیز اور
مارچی یونیز- اور سیویر بیر- اور نتی کیہ سے اس کتاب اعمال رسول کو قبول نہین کرتے اور اسکا انکار کرتے ہین- اسیطرح سے
اعجاز محمدی کی ۶۶ صفحہ مین مرقوم ہے - کتاب مکاشفات یوحنا یعنے مشاہدات یوحنا اس کتابکا حال یہ ہی کہ محض
زبردستی سی بلاسند اسکو یوحنا حواری کی طرف نسبت کرتے ہین اور سیرل پادری اور کلیسا یروشلیم نے اس سیرل پادری
کی وقت تک اسکو نہین مانا تہا- اور بعض قدمائے مسیحی اس کتاب کو تصنیف سرنتھس ملحد کی بتلاتے تہے اور ڈمی یوسیشیس نے
ولیلوسی اور پروفیسر اوالڈ نے بڑی تحقیق سے اس امر کو ثابت کیا ہی کہ یہ ہرگز تصنیف یوحنا حواری کی نہین ہے اور کونسل
لوڈیسیا مین جو ۳۶۴ سن عیسوی مین جمع تہی یہ کتاب خارج کی گئی تہی مگر ۳۹۷ع مین کونسل کارتیج نی اس کتاب کو مان
لیا ہی تب سی اکثر عیسوی اسکو مان گئے ہین- لیکن اسکو نسل والونکا کچہہ اعتبار نہین کیونکہ انہون نی کتاب جودتہ اور کتاب
وزڈم- اور کتاب ٹوبیاس- اور کتاب باروک- اور کتاب اکلیسیاسٹیکس اور دو کتاب مقابیس کو بہی مان لیا تہا حالانکہ
فرقہ پروٹسٹنٹ ان سبکو نہین مانتے - نامجات حواریان - ان نامجات کا حال یہ ہی یعنے نامجات پولس مین اکثر سارے
مین اختلافات فاحش ہے- اور نامہ تیمتی اور نامہ فلیمون اور دوسرا نامہ تیمتی اور نامہ طیطوس کو بعض علمای عیسوی
مردود گنا ہی- اور کوئی سند اسکی نہین کہ نامہ عبرانیہ کو پولس نے لکہا ہی - اور نامہ دوم پطرس- اور نامہ دوم و سوم
نامہ یعقوب و نامہ یہودا اور بعض فقرات نامہ اول یوحنا اور مشاہدات یوحنا کا حال ایسا ابتر ہی کہ لائق
اور محض زبردستی سی بلاسند انکو حواریوں کی طرف نسبت کرکے [illegible] علما فرقہ پروٹسٹنٹ کی انکا [illegible] کیا [illegible]

کونسل ناٹس تک جو ۳۹۷ء مین جمی تھی جمہور کے نزدیک واجب التسلیم نہ ٹھہرے تھے - اور عرب کے کلیسے نامہ دوم پطرس اور نامہ
دوم وسوم یوحنا اور نامہ یہوداہ اور مشاہدات کو نہین مانتے تھے اور کلیسہ شیریانی ابتک بھی نہین مانتا - یہ چند دلایل
جو مذکور ہوے اعجاز محمدی ۴۶ وین صفحہ سے نقل کئے گئے ہین - اور ہارن اپنی تفسیر کی چوتھی جلد دوم حصہ کے
دوم باب مین لکھتا ہے کہ قدماے مورخین سے جو احوال ہم کو درباب وقت تالیف انجیلون کے ملے وہ ایسے غیر معین اور ابتر
ہین کہ کسی ایک امر معین کی طرف نہین پہنچاتے - اور پرانے مفسر پرانی قدماے انہیں وقت کے گپون کو سچ سمجھکر لکھدیا اور ان لوگون نے
جو بعد انکے ہوے ادب کے انہون کے لکھے ہوے کو قبول کر لیا - اور یہ روایتین جھوٹے سچے ایک لکھنے والے سے دوسرے لکھنے والے تک
پہنچین - اور بعد گذرنے مدت دراز کے صحت اسکی متعذر ہوگئی انتہا - پس بموجب اقرار اسکے ان انجیلون کے تالیف کا وقت روایات
معتبر سے ثابت نہین ہوتا اور قدماے عیسوی مین تصحیح روایات کی نہ تھی صاف ظاہر ہے تنبیہ معلوم کیجئے کہ عروج مسیح
کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد حواریون کی ہی زندگی مین عیسائیون مین غیر معتبر اور جھوٹے کتابین اور جھوٹے نامے بننا شروع ہو گئے تھے
اور جھوٹے وعظ کرنیکا چرچا ہو گیا تھا یہانتک کہ حواریون اور انجیل نویسان اور پولس اور یوحنا بھی اپنی اپنی تحریرون مین انکا اکثر
ذکر کئے ہین ضبط اور حصر انکا مشکل ہے - اور تفسیر ڈوالی ورچرڈمینٹ مین بھی جھوٹے حواریون کا بیان آیا ہے - اور ہارن
بھی اپنی تفسیر کے جلد اول کے تتمہ اول کی دفعہ دوم مین لکھتا ہے - اور وہ جعلسازی نوین صدی تک باقی رہی - اور دسوین
صدی مین بہت رونق پکڑی اب ان اناجیل سے کچھ جاتے رہین اور کچھ باقی ہین چنانچہ وہ حال تفسیر ہنری اور اسکات مین لکہا ہے
صاحب اکسیمو اپنی کتاب مین بعد فہرست کتابون کے لکھتا ہے کہ جب شروع ہی دین عیسوی مین وے انجیلان اور نامجات اور مشاہدات
جو اکثر ان کے ابتک بھی اکثر عیسائیون کے نزدیک مسلم ہین طغیان کئے تھے - پس اب ہم کونسے قاعدہ سے پہچانین کہ یہی کتابین جو
پروٹسٹنٹ انکو مانتے ہین الہامی ہین - اور مشکل پڑتی ہے لحاظ کرنے اس امر کے کیونکہ وے کتابین بھی قبل ایجاد چھاپے کے قابلیت الحاق
اور تبدیل کی رکھتے تھین انتہا - ولیم میور اردو تاریخ کلیسا کی تیسرے باب کے دوسرے حصہ مین تیسوین دفعہ کے لکھتا ہے کہ دوسری صدی
مین مسیحیون مین گفتگو رہی کہ جب بت پرست اور فیلسوف اور حکیمون کے ساتھ دین کا مباحثہ کیا جاوے تو انہین کی بحث کا طریقہ اختیار
کرنا جایز ہے یا نہین - آخرکار اریجن وغیرہ کی راے کے بموجب طریقہ مذکور تسلیم ہوا - اس سبب سے مسیحیونکی تیز عقلی و نکتہ سنجی نے بحث
زیادہ رونق پکڑی - لیکن راستی و صفائی جاتی رہی - اور جعلی تصنیفات کثرت سے لکھی گئین اور فیلسوف لوگ جب کسی طریقہ کی پیروی
کرتے تھے تو کبھی کبھی کسی معروف حکیم یا عالم کے نام سے کتاب بنا کر اجرا کرتے تھے اسلئے کہ لوگ اسپر اعتقاد کرکے اسکی باتین زیادہ مانگے
مسیحی بھی بحث کرتے تھے اور کسی حواری یا معروف اسقف کے نام سے کتاب لکھکر رواج دیتے تھے - ایسا دستور تیسری صدی
ہوا اور کئی سو برس تک کلیسہ مین جاری رہا - یہ کام بہت ہی خلاف حق کے اور قابل الزام شدید کے ہے انتہا -

ای صاحبو جعلسازونکو جب فتوی علمای مسیحی کا مل چکا پہر جعلسازی اور دروغ گوئی بمنزلہ واجبات دینی کی ٹہر گئی - پس صدہا
سال تک جعلسازی جاری رہی اور یوسیبس اپنی تاریخ کی چوتہی کتاب کی ۲۳ باب مین لکہتا ہی کہ ڈیونیشیس یعنی اسقف
کورنتہیا کا کہتا ہی کہ مین نی موافق درخواست بہائیونکی نامے لکہا تہا شیطان کی خلیفون نی انکو گندگی سی بہر دیا بعضی باتین بدلائے
اور کچہہ داخل کر دیئے جنکے لئے وہ ہر اغم ہی اور یہ مقام تعجب کا نہین کہ اگر بعضون نی خداوند کی پاک کتابون مین بہی ملا دیا ہے
اور ولیم میور اپنی تاریخ اردو کی دوسری باب کے پہلے حصہ کی دوین دفعہ مین لکہتا ہی کہ پہلے تہے سو مسیحیون کو پچہلے زمانی کی فکر نہوتے
تہی اور وہ نہ اپنی کلیسہ کی حال کی کچہہ کتاب و یاد داشت رکہتے تہے بلکہ ظلم و تعدی کی برداشت کر کی اپنی اوقات صبر و فروتنی
سی بمشکل کاٹتے تہے پہر تیسری باب کے پہلے حصے مین لکہا ہی کہ اس زمانے مین مسیحی بیشتر غریب اقوام اور اوسط اور ادنی اور کمتر
اشرافون سی تہے انکی کثرت کا یہی ایک سبب تہا اور اسی سبب سی انہون نے زیادہ شہرت نہین پائی اور تواریخ مین انکا
مذکور رقم ہوا - انتہا - ای صاحبو ولیم میور کی اور ہارن کی عبارت سی صاف مصرح ہی کہ قدمائی مسیحائی کو تنقید روایات کی نہتی انتہا
ای مسلمان بہائیو تمامی دلایل مرقوم الصدر کو خوب غور سی تجویز کرنے سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ عیسائیان اپنی بحث و تکرار
کو قوت دینی کیواسطے اور اپنی عقیدونکو ثابت کرنیکے لئے جہوٹ بولا کرتے تہے اور کتب مقدسہ مین تحریف اور جعلسازی بہی کرتے
تہے بلکہ بزرگون کی نام سی جہوٹے کتابان تالیف و تصنیف کر کی شہرت دیتے تہے ویسے بد ذات اور شریر عیسائیان ہماری نبی
محمد رسول اللہ صلعم کی پیشگوئیان اور بشارتون کی باب مین دشمنی سی کسقدر عبارت کو رد و بدل کئے ہونگی اور تحریف و جعلسازی
عمل مین لائے ہونگی سو نتیجہ یہ ہی کہ جس انجیل مین آنحضرت کا ذکر محمود آیا تہا اس انجیل مین بہت تغیر کر ڈالے علاوہ برآن اینکہ جو اصلی
نام کہ کتب مقدس مین وارد تہا اسکو بجنسہ نا لکہکر اپنی سمجہہ کی موافق غیر زبانون مین ترجمہ کرنیکے سبب سی وہ اصلی نام بگاڑ کر دوسری
معنی پیدا کیا و گر نہ نبی صلعم کی اکثر پیشگوئیان مل سکتے تہین سوای اسکے انجیل کو برنباکی جہوٹی ٹہرا کر اسکو بیبل مین داخل نہین کئے
اسلئے کہ اسمین اکثر جا ذکر نیک آنحضرت کا آیا ہے - قطع نظر اسکے عیسوی کونسل والونکا آجکل یہ حال ہی جو کتاب اپنی عقیدے
کی موافق پاتی ہین اسکو رکہ لیتے ہین جسکو خلاف پاتی ہین جہوٹی ٹہرا کر ڈہکیل دیتی ہین چنانچہ سلف کی کونسل والی جہوٹی ٹہرائے
تہے سو کتب کو ان کی بعد کی کونسل والے صحیح جانکر قبول کئے ہین - اور وہ صحیح ٹہرائے تہے سو کتب کو خلف کی کونسل والے
جہوٹے ٹہرا کر رد کر دیتے ہین یہ احوال اس رسالہ کی فصل چہارم کی تیسری تفصیل کی عبارت سی ناظرین کو ظاہر ہوا ہوگا
جیسے موافق اقرار عیسائی مفسرین اور علمای عہد جدید مین بہی مثل عہد عتیق کی الحاق اور نقصان و تحریف واقع ہوئے
اسکے ثبوت پر چند شواہد بیان ہم لکہتے ہین - شاہد اول - انجیل متی ۲۷ باب ۳۵ ورس سے صلیب پر کہینچنے کے [illegible] اسکا
[illegible] کہ جو نبی کی معرفت سی کہا گیا تہا پورا ہو کہ انہون نی میری کپڑی آپس مین بانٹ لئے اور میری [illegible]

پر چھپی ڈالی انتہا۔ دیکھو کہ اتنا فقرہ یعنی تا کہ جو نبی کی معرفت سے کہا گیا تھا الخ یقیناً یہ الحاقی ہی اور ہارن اپنی تفسیر کی دوسری جلد کی ۳۳۰ وین صفحہ سی لکھتا ہی کہ وہ فقرہ اصلی نہین الحاقی ہے اور یہی لکھا ہی کہ وہ ورس کسی ایک یونانی انجیلو نمین یا سُریانی یا لاطینی مین داخل نہین۔ ویسا ہی بڑی علمائی مسیحی بھی اقرار کرتے ہین۔ شاہد دوم نامۂ اول یوحنا ۵ باب ۷ ورس تین ہین جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح القدس اور یہہ تینون ایک ہین۔ ۸ ورس۔ اور تین ہین جو زمین پر گواہی دیتی ہین۔ روح اور پانی اور لہو۔ اور یہہ تینون ایک پر متفق ہین انتہا۔ اب دیکھو ان دونون ورسون مین کوئی عیسائی بے دیانتی سے اثبات عقیدہ تثلیث کیواسطے اسقدر عبارت کو یعنی جو آسمان پر گواہی دیتے ہین۔ باپ اور کلام اور روح القدس اور یہہ تینون ایک ہین اور تین ہین جو زمین پر گواہی دیتے ہین انتہا۔ ورسہائی مذکورہ مین الحاق کر دیا ہی مگر اصل مین اتنی عبارت تھی کہ تین ہین جو گواہی دیتے ہین روح اور پانی اور لہو الخ۔ دیکھو عقیدہ تثلیث کے اثبات کے لئی اپنی طرف سی زیادی عبارت ایجاد کر کے الحاق کر دیا۔ اور اسکو کلام الٰہی کہتا ہے کیا بڑی جرأت عیسائی صاحبون کی ہے جاننے کہ ترجمہ سُریانی جو دوسری صدی اور پانچوین صدی مین اور ترجمہ ارمنی جو چوتھی صدی کے آخر مین اور ترجمہ عربی اور ترجمہ روسی جو نوین صدی مین ہوا ہے اون مین سے کسی ایک مین وہ جھوٹی عبارت داخل نہین۔ اور ہارن اپنی تفسیر کے چوتھی جلد کے ۴۵۷ وین صفحہ مین بہت قوی دلایل سے عبارت مذکور کو جھوٹی اور جعلی قرار دیا ہی اور اس عبارت کو صحیح جانتے تھے سو علما کے دعویکو رد کیا اور اعجاز محمدیؐ کے دوسرے باب کی دلیل سوم کو اور کتاب وید شاستر سارم کو دیکھنے سی ملحق ہونا فقرہ متنازعہ فی کا ثابت ہوگا۔ شاہد سیوم یوحنا باب ۸ ورس ۵۹ تب انہون نے پتھر اٹھائی کہ اسے یعنی عیسیٰ کو مارین پر یسوع نے اپنی تئین پوشیدہ کیا اور ان کی بیچ سی گذر کر ہیکل سے نکلا اور یون چلا گیا انتہا۔ اس ورس مین یہ الفاظ یعنے انکے بیچ سے گذر کر اور وہی الفاظ یعنے یون چلا گیا الحاقی ہین۔ اور رومن کاتلک کی ترجمون مین انکا وجود نہین اور وہی انکو الحاقی بتلاتے ہین۔ اور ویسا ہی ترجمہ عربی مین جو ۱۶۷۱ اور ۱۸۳۱ء مین طبع ہوا ہے وہی الفاظ داخل نہین۔ شاہد چہارم۔ نامۂ اول قرنتیون باب ۱۰ ورس ۲۸ مین یہ جملہ یعنے زمین اور اوسکی معموری خداوند کی ہے انتہا۔ الحاقی ہے۔ چنانچہ ہارن اپنی تفسیر کے دوسری جلد کے ۳۲۷ صفحہ مین اسکو الحاقی لکھا ہی۔ شاہد پنجم انجیل متی ۶ باب ۱۳ ورس مین یہ جملہ یعنے کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال تیرا ہمیشہ ہی انتہا۔ الحاقی ہے اور رومن کاتلک بھی اسکو الحاقی بتلاتے ہین اور وارڈ اپنی اغلاط نامے کی ۱۸ وین صفحہ مین کہتا ہے کہ یہ جملہ الحاقی ہے۔ شاہد ششم انجیل یوحنا ۷ باب ۵۳ ورس سے ۸ باب کے ۱۱ وین ورس تک جملہ بارہ ورس الحاقی ہین چنانچہ وارڈ اپنی کتاب کی ۳۴ وین صفحہ مین لکھتا ہے کہ بعض قدمائے مسیحی نے یوحنا کے ۸ وین باب کی شروع پر شبہہ کیا ہی اور ہارن اپنی تفسیر کے

۱۳۰ وین صفحہ مین لکہتا ہی کہ فقرات مذکورہ بہت پرانے نسخجات مین اور تفسیر گریزباسٹم وغیرہ مین نہین پائے گئے شاید ہفتم
ایک سارا جملہ یا مین ورس ۳۳ اور ۳۴ باب ۲ لوقا مین اڑ گیا ہی اس بات مین ہارن چوتہی جلد کے ۷۰ ۳ وین صفحہ مین
یون لکہا ہی کہ ایک پورا جملہ یا مین ورس ۳۳ اور ۳۴ باب ۲۲ لوقا مین اڑ گیا ہی سو سچ ہی اسکو ۳۷ ورس باب ۲۴ متی سی یا
ورس ۳۲ باب ۱۳ مرقس سی بڑہانا چاہئے تاکہ انجیل لوقا کی دوسری انجیلون کے موافق ہو جاوے انتہا۔ یہ حاشیہ مین لکہتا ہی
کہ اس بڑے نقصان مین لوقا سی تمام محققان اور مفسرون نے چشم پوشی کی تہی انتہا۔ دیکہو اس جا مفسر مذکور اقرار کرتا ہی
کہ سارا جملہ انجیل لوقا سے اڑ گیا ہی متی یا مرقس سی لیکر اسمین بڑہا دیوے ای صاحبو جب ہارن بڑا عالم فاضل ایک کتاب
مین موجود نہین سو جملے کو دوسری کتاب سی لیکر بڑہا دو بولا ہے۔ اس صورت مین عیسوی قوم کے مفسرون نے اپنی اپنی خواہش
کے موافق اناجیل مین کیا کیا عبارت کم و زیادہ نہ کئے ہون گے سو تجویز کر لو۔ اب ہم بیان قول ہارن کو لکہ دیتے ہین کہ اُس نے
اپنی تفسیر کے دوسری جلد کے ۳۳۱ وین صفحہ مین یون لکہتا ہے کہ اسطرح کے بہت سے فقرے کتب مقدس مین لاحق کئے گئے
ہین۔ اور یہ سبب خیال اصلاح کے کاتبون نے اور اُنسے زیادہ مترجمون نے ذکر ناقص مین دوسری جاہ سے عبارت لیکر ملا دیا ہی
انتہا۔ ای صاحبو کاتبون کی کیا شکایت کرین بلکہ سلف مین حضرات مسیحی جو بڑے بڑے دیندار کہلاتے تہے دوسرے فرقہ کے
اعتراض کے دفع کے لئے یا اپنے دعوے کے اثبات کیواسطے اناجیل کے ورسون مین تحریف کیا کرتے تہے چنانچہ ہارن اوسی
صفحہ مین لکہتا ہے کہ بلاشبہ بعضے خرابیان قصداً انہون نے بہی کی ہے جو دیندار کہلاتے تہے اور بعد اون کے وہی
خرابیان ترجیح دی جاتی تہین تاکہ اپنے دعوے کو قوت دین یا اپنے سی کسی ایک اعتراض کو دفع کرین

فصل ششم

جمہور قدمائے عیسائی عبرانی کتب تورات محرف ہونیکے قایل تہے اور یہود کو تحریف کرنیکا الزام دیتے تہے چنانچہ آگسٹائین جو عالم
محقق و مفسر تہا کہتا ہی کہ یہودیون نے بلاشبہ عبرانی عہد عتیق مین مندرج تہے سو واردات کے تاریخات مین یونانی ترجمہ
کو غیر معتبر کرنے کے لئے محرف کئے ہین اور بڑا مورخ یوسیبیس یہودی نے اپنی تاریخ کی چوتہی کتاب کے ۱۸ باب
مین لکہتا ہے سچ ہے کہ مباحثہ طریفون یہودی مین جسٹن پیشگوئیان کو ذکر کرکے دعوی کیا تہا کہ یہود نے انکو
کتب مقدس سے نکال ڈالا ہے۔ اور واسٹن کی تیسری جلد کے ۳۲ صفحہ مین مرقوم ہی جسٹن نے طریفون کے ساتہ مباحثہ
کرنیکے وقت جن عبارتون کے اخراج کرنیکا الزام یہودیون کو لگایا تہا سو سچ ہی۔ اسمین شک نہین اور ہارن جلد چہارم
مین اپنی تفسیر کے ۶۲ صفحہ مین لکہتا ہی کہ علاقی پیشگوئی عزرا کی کتابون مین تہی سو یہودیون سی نکالا گئی انتہا۔

اپنی کتاب اغلاط نامی کے مقدمہ مین لکہتا ہی کہ ڈاکٹر ہمفری یہ لکہتا ہی کہ یہودیون نے عہد عتیق کے کتابون مین کئی جای
ایسا خراب یعنی محرف کیا ہی کہ پڑہنے والا اسکو سہولیت سی معلوم کر سکتا ہے ۔ پہر لکہتا ہی کہ یہودیون کی علمانے بشارات مسیح
کو بہت بُری طور سی بگاڑ ڈالا ہے ۔ انتہا ۔ صفحہ ۳۸۳ جلد تیسری کتاب واٹسن مین جو ۱۷۹۱ء مین طبع ہوئی ہے
یون مذکور ہی کہ مدت ہوئی کہ ارجن ان اختلافون کی شکایت کرتا تہا اور اونکو مختلف سببون کی طرف نسبت کرتا تہا
مثل تغافل اور بدذاتی کاتبون کی انتہا ۔ اور جیروم کہتا ہے کہ جب مین نے عہد عتیق کو ترجمہ کرنیکے لئے ان کتب کو جمع
کر دیکہا تو بڑا اختلاف پایا اسیطرح سی دوسرے علمائے مسیحی بہی اقرار کرتے ہین ۔ الغرض علمای عیسائی کتب عبری کو محرف
ہونیکی قایل تہی ۔ اور یہودیون کو الزام تحریف کا دیتی تھے ویساہی فرقہ رومن کاتلک اب تک کہتے ہین اور انکے نزدیک
عہد عتیق کے کتب عبری اور کتب سامری ذی اعتبار اور محرف ہین تنبیہ جاننے کہ کتب مقدسہ یعنے تورات وانجیل پر کئی
خرابیان پڑی کہ جنکی سبب سے تحریف انمین آجانا بہت ہی آسان اور ممکن ہوا خرابی اول ۔ طور لکہنے کا اگلے زمانے مین اچہا نہتا
چنانچہ ایک کتاب تاریخ مین جو ۱۸۵۰ء مین لنڈن مین مطبع چارلس ڈال مین چہپی ہوئی ہی مذکور ہے کہ جعل و تحریف کا
ہوسکنا خواہ بدارادے سی ہو یا دوسری کوئی سبب سی ہو اسوقت کی کتابون مین بہت آسان تہا اور سب سی زیادہ
تورات واناجیل مین تحریف کی قابلیت بلحاظ ملحدون کی تہی انتہا ۔ خرابی دوم ۔ بخت نصر کے وقت بڑی تباہی یہودیون پر
پڑی کہ جسکی سبب سے عہد عتیق کے سب پُرانے نسخہ برباد ہوگئے ۔ اگر عزرا نا ہوتا تو اور توریت کو پہر نہ لکہتے تو وہ کلام
نبوت کا اسوقت مین بہی کسیکے پاس صحیح نہ نکلتا ۔ دوسری وقتون کا تو کیا ذکر ۔ خرابی سیوم ۔ ایوٹوکس مین ولادت
مسیح کے ۱۶۸ سال کی اول جو خرابی کہ پڑی اسمین اصل نسخے عزرا کے اور جتنے دوسرے نسخے کہ اس بادشاہ ظالم کے
ہاتہ لگے وہ سب کے سب برباد ہوگئے چنانچہ باب اول کتاب اول مقابیس مین اسکو لکہا ہے ۔ اور ملز کاتلک بہی اپنی
کتاب مین جو ۱۸۴۳ء مین بلدہ ڈربی مین چہپی ہی اسکے ۱۱۵ وین صفحہ مین ایسا ہی لکہتا ہے ۔ خرابی چہارم ۔ دین
مسیح کے ظہور کے بعد بہی شہنشاہان فرنگستان کی عداوت کے سبب سے بڑی بڑی آفتین یہودیون پر پڑین ۔ مثلاً حادثہ
طیطوس رومی جو ۷۰ برس بعد عروج مسیح کے ہوا تہا اسکو یوسی بیس مورخ نے تفصیل کے ساتہ اپنی کتاب تاریخ مین
لکہا ہے ۔ خرابی پنجم تیس برس بعد عروج مسیح کے بسبب عداوت انہین شاہان فرنگستان کے پہلے طبقون کے
مسیحیون پر پڑی اور اون بلاؤن سے دس تو قتل عام ہوئے انتہا ۔ اسکا ۳۰۳ء تک تہا پس جہان ۳۰۰ برس
تک پہلے طبقون پر یہ آفتین پڑی ہون تو کتب کی قلت بدرجۂ غایت کیون نہ متصور ہو ۔ خرابی ششم یہ کہ جو کچہ
قلت سی مقدس کتابین پائی جاتی تہین اُن مین سے اکثر ۳۰۳ء تک بحکم شہنشاہ فرنگستان کی جلائی گئین چنانچہ

لارڈنر صاحب ساتوین جلد مین اپنی تفسیر کے ۵۲۳ صفحہ مین اور ولیم میور اپنی کتاب تاریخ کلیسا کے ۱۲۹ وین صفحہ مین جو ۱۸۴۸ء مین طبع ہوئی ہے اسکو مفصل لکہا ہی ہے ۱۳۰ وین صفحہ مین ایسا کہا کہ عیسیونکی کتابین خصوص خدا کی پاک کتاب جسکو مردم اپنی جان کو برابر عزیز رکہتے تہے انکی جتنے جلدین تلاش سے ملین جلائی گئین اور جس کے یہان نہین پائی گئین یا جس نے چہپا رکہین اور دینے سے انکار کیا سخت عذاب مین پہنسا۔ خرابی ہفتم۔ حوادث مذکورہ بالا کا لحاظ کرکے حواریون کے ہی عہد سے ملحدون اور بد دیانتون نے گنجایش تحریف اور جعلسازیکی پائی اور اس جعلسازی کا بازار نوین صدی تک گرم تہا اور دسوین صدی مین وہ جعلسازی اپنے حد کمال اور بڑی رونق پر پہنچی تہی۔
خرابی ہشتم۔ عہد حواریون سے پندرہ سو برس تک عیسائی کلیسون مین توریت کا یونانی ترجمہ مستعمل تہا۔ اور کتب عبری کیطرف انکے جمہور سلف ملتفت نہ ہوتے تہے مگر نسخے عبری کے بلحاظ حوادث بالا کی قلت کے سات تہے تو فرقہ یہود مین تہے اور عیسوی گرجون مین بہی شاید بطور تبرک کے کہین کہین ہون تو ہون اور یہود تو شرارت مین ضرب المثل ہین۔ پس انکو اپنی شرارت سے یہہ بات ایک اور غنیمت تہی کہ جو چاہین بنا سکین باوجود اسکے یہودیون نے ایک کونسل جمائی اور مقدس کتابون کے نسخون کو جو اونکے نسخہ سے مخالفت رکہتے تہے الزام غلطی واختلاف کا لگا کر حکم بربادی کا دیا۔ بموجب اوس کے سب نسخے جو ساتوین وآٹہوین صدی کے پہلے کے لکہے ہوئے تہے سو سب تلف ہو گئے۔ نقلین ان کتب تورات کے جو آٹہوین صدی کے ہین چو طرف پہیلے۔ وے قابل اعتبار کے نہین۔ کیونکہ آٹہوین صدی کے اول تہی سو کتب کا حال بے معلوم کر لینے کے آٹہوین صدی کے لکہے ہوئے کتب تورات کو صحیح خیال کر لیکے علما یہود وعیسوی اونکے معتقد بن گئے ہین
خرابی نہم ۳۳۳ھ سے اکثر فرقون پر پوپون کی حکمرانی شروع ہوئی اور ۷۳۳ء سے تسلط انکا بڑی زور سے ہو گیا۔ اور بد دیانتی انکی فرقہ پروٹسٹنٹ کے نزدیک محتاج بیان کے نہین چنانچہ لوتر جو پیشوا اونکا تہا صفحہ ۱۰۹ جلد دوسر مین اپنی کتاب کے پوپ کو دجال لکہا ہے اور صدہا سال تک کتب مقدسہ انہین جہوٹون اور شیطانونکے قبضہ مین رہی ہین۔ اور ہارن ترجمہ لاطینی کے حق مین جو مدار ایمان فرقہ رومن کاتہلک کا ہے۔ چوتہی جلد کے ۴۶۳ صفحہ مین لکہا کہ یہہ بات ضرور ہے یاد رکہا جاوے کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہین کیا گیا اسکی نقل کرنیوالون نے جو عہد عتیق کی ایک کتاب مین دوسری کتاب کے فقرے داخل کئے ہین اور عبارت حاشیون کی متن مین درج کر لئے دیکہو جب اس ترجمہ مین الحاق اور خرابیان ہوئی ہون تو اصلون مین ہی کیون نہ ہوئی ہونگے پس بہ نظر سب خرابیان مذکور بالا کے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ کتب تورات وانا جیل مین واقع ہونا تحریف اور الحاق کا عقل سے بعید نہین۔ بلکہ ممکن وسہل وآسان تہا

فصل ہفتم

اختلافات مین کتب توریت کے۔ توریت عبری و سامری اور یونانی مین ایسے اختلافات ہین کہ بلاشبہہ تحریف واقع ہونے پر دلالت کرتے ہین انھین سے چند اختلافات ہم بیان کرتے ہین۔ اختلاف اول۔ بیان زمانے کا ولادت آدمؑ سے طوفان تک ایسا مختلف ہی کہ کوئی تاویل سوائے تسلیم تحریف کے نہین ہوسکتی اس لئے کہ موافق عبری کے وہ زمانہ ایکہزار چھ سو چھپن (۱۶۵۶) ہے اور موافق اکثر نسخون یونانی کے دوہزار دو سو باسٹھ (۲۲۶۲) ہے اور موافق سامری کے ایکہزار تین سو سات (۱۳۰۷) ہی اب دیکھو ان تینون مین صدہا برسون کا فرق ہے نہ ایکدو برس کا۔ پس مورخ یوسی بیس نے بسبب اس اختلاف فاحش کے ان تینون کو غیر معتبر سمجھکر دو ہزار دو سو چھپن (۲۲۵۶) برس کا زمانہ لکھا ہی۔ اختلاف دوم ورس ۴ باب ۲۷ کتاب استثنا نسخہ عبری مین یون ہی کہ جب تم ارون کے پار اوتر جاؤ تو تم ان پتھرون کو جن کی بابت مین تمہین آج کیدن حکم کرتا ہون عیبال کے پہاڑ پر نصب کیجیو اور اونپر چونا پھیریو۔ انتہا۔ برخلاف اوسکے توریت سامری مین اس ورس کے اندر بجائے عیبال کے لفظ گرزم کا واقع ہے۔ انتہا۔ اب جاننے کہ عیبال اور گرزم دو پہاڑ آمنے سامنے تھے فقط۔ یہود اور عیسویان کہتے ہین کہ گرزم کا لفظ تحریفی ہے۔ اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین اور کتاب واقع البہتان کی پہلی فصل مین بہی ویسا ہی لکھا ہے۔ اور ہارن اپنی تفسیر کی جلد دوم مین لکھا ہے کہ ڈاکٹر ہلیز اور ڈاکٹر کینی کاٹ کہتے ہین کہ سامری محرف نہین صحیح ہے۔ مگر عبری مین تحریف واقع ہوئی ہے۔ اس مباحثہ سے پایا جاتا ہی کہ عبری اور سامری مین سے بہر صورت ایک محرف ہوسے خالی نہین۔ اور بقول صاحب واقع البہتان کے پایا جاتا ہی کہ اس تحریف کا ہونا موسیٰ کے مرنیکے بعد کچہہ زیادہ پانچسو برس کے سامری مین واقع ہوا ہے۔ اختلاف سیوم۔ ورس ۲ باب ۲۰ کتاب پیدایش عبری مین یون ہی کہ ابراہیم نے اپنی جورو سارا کی بابت مین بولا کہ میری بہن ہے فلسطین کے بادشاہ ابی مالک نے لوگ بھیجکر سارا کو لے لیا انتہا۔ تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہی کہ وہ ورس یونانی ترجمہ مین یون ہی کہ ابراہیم اپنی جورو سارا کی بابت مین بولا تہا کہ میری بہن ہی اس لئے کہ وہ جورو کہنے سے خوفناک تہا۔ کہ شاید آدمی شہر کے اسکو اسکے سبب سے مارین الخ۔ پس دیکھو یہ عبارت یعنی اس لئے وہ جورو کہنے سے خوفناک تہا۔ شاید آدمی شہر کے اسکو اسکے سبب مارین عبری سے مفقود ہے۔ اختلاف چہارم۔ باب ۱۰ کتاب شمار مین بعد ورس ۱۱ کے یہ عبارت سامری مین زاید ہی یعنی یہودہ نے موسیٰ کو خطاب کرکے فرمایا کہ تم اس پہاڑ پر بہت رہے اب پہرو اور سفر کرو اور اموریون کے پہار ملو اور اونکے سب باشندون اور میدانون مین پہاڑون مین نشیب مین کنعانیون کی سرزمین مین اور لبنان مین بڑی نہر تک جو فرات ہی جاؤ دیکھو مین نے یہ زمین تمہین عنایت کی اور اسمین پہنچکی بابت یہودہ نے ابراہیم اور اسحاق و یعقوب سے قسم کی کہ تم کو اور تمہارے بعد تمہاری نسل کو دونگا میراث مین لو۔ انتہا۔ یہ عبارت عبری سے گرائی گئی۔ اختلاف پنجم۔ ورس ۲۲ باب ۲ کتاب خروج

کا عبری مین یون ہی کہ وہ بیٹا جنی اوسنے اُسکا نام جیرسوم رکھا۔ کیونکہ اسنے کہا کہ اجنبی ملک مین مین مسافر ہون انتہا۔
ترجمہ یونانی اور لاطینی اور بعضے پرانے ترجمون مین بعد اس عبارت کے یہ عبارت زاید ہی اپنے دوسرا جنا جسکا نام الی
آزار کہا۔ کیونکہ اُسنے کہا کہ میری باپ کا خدا میرا مددگار ہی۔ اور اُسنے مجھے فرعون کی تلوار سے بچایا ہے انتہا۔ ترجمہ عربی
بہی اسکے موافق ہی۔ پس وہ عبارت عبری سی ساقط ہو گئی ہے اور اسکو ورس ۴ باب ۱۸ کتاب خروج کا جو عبری مین موجود ہے
تائید کرتا ہی۔ اختلاف ششم ورس ۷ باب ۲۴ کتاب شمار کا عبری مین یون ہی کہ وہ اپنی جھٹے سی پانی بہاویگا اور اُسکا تخم بہت
سی پانیون مین ہوئگا اس کا پادشاہ آغاغ سی فایق ہوگا۔ اور اسکی پادشاہی بلند ہوگی انتہا۔ برخلاف اسکے ترجمہ
یونانی مین یون ہی۔ اسکے درمیان سی ایک آدمی پیدا ہوئگا اور وہ حکم کریگا بہت قومون پر اور ایک بہت بڑی سلطنت آغاغ
سی قایم ہوئگی اور اسکی سلطنت بڑہیگی انتہا۔ ان دونون ورسون مین کسقدر اختلاف ہی سو ظاہر ہے۔ قطع نظر اسکے بیان
اور ایک بات قابل غور کے ہے یعنی مترجم نے مسیح پر جمانے کیلئے ترجمہ یونانی مین لفظ آدمی کا اپنی طرف سے لکھدیا ہی یا حقیقت
مین تہا سو لفظ آدمی کو مسیح کی عناد اور دشمنی کے سبب سے یہودیان اور سامریان عبری سے نکال دئے ہین بہر صورت
ان دو مین سے ایک محرف ٹھہرتی ہے۔ فقط۔ اختلاف ہفتم۔ ورس ۲۰ باب ۶ کتاب خروج عبری مین یون ہی عمران نے
اپنے باپ کی بہن یوخاند سے بیاہ کیا۔ وہ اُس سی دو بیٹی جنی ایک ہارون دوسرا موسیٰ۔ برخلاف اسکے توریت سامرین
اور یونانی مین یون ہے۔ اور اس سی ہارون اور موسیٰ اور مریم کو جنی۔ دیکھو۔ یا عبری مین کمی الفاظ کے ساتہ یا سامری
اور یونانی مین زیادتی کے ساتہ تحریف ہوئی ہے۔ اور ترجمہ عربی فارسی و انگریزی مین بہی عمران اپنی پہوپہی یوخاند کو شادی
کیا کرکے لکھا ہے برخلاف اسکے ترجمہ عربی مین جو ۱۶۲۲ و ۱۶۷۱ و ۱۸۳۱ع مین طبع ہوا اوس مین مرقوم ہی عمران
نے اپنے چچا کی بیٹی یوخاند کو شادی کیا۔ دیکھو کہان پہوپہی اور کہان چچا کی بیٹی۔ خدا جانے کون ان مترجمون مین
جہوٹ اور غلط لکھدیا ہے۔ معلوم ہو کہ بطور اختصار کے ہم چند مقامات جو عبری مین اور سامری اور یونانی مین
مخالفت رکھتے ہین۔ سو بالا ذکر کر دئے۔ لیکن کلارک نے جو بہت بڑا فاضل نصارون کا تہا ۵۹ مقامات
مخالفت کے توریت عبری و سامری مین نکالکر انکو ۶ قسم کیا ہے۔ اختلاف ہشتم۔ ۲۲ زبور ۱۶ ورس ترجمہ لاطینی مین
یون ہی کہ انہون نے میرے ہاتہ اور میرے پاؤن چہیدی انتہا۔ یہ فقرہ عبری مین نہتا مگر اسیواسطے پروٹسٹنٹ لاچار ہوکے
وہ فقرہ عبری سی اُڑا یا گیا ہی کرکے اقرار کرتے ہین اور اس فقرے کو عبری کے سب ترجمات مین داخل کرلئے ہین۔
انہون اس فقرہ کو قبول کر لینے کا سبب یہ ہی کہ اسکا مضمون عیسیٰ پر خوب جمتا ہے۔ اختلاف نہم تفسیر ہنری اور اسکاٹ
مین ہی کہ ترجمہ عبرانیہ جو عبری کا ترجمہ ہے اسکے ۴۰ زبور ۶ ورس کے بعد یہ جملہ زاید ہی یعنی انہون نے میری بدن کو بیجوان

سو چھپید اہی انتہا۔ سبحان اللہ ترجمہ عبری والے نے حضرت مسیح پر جمانے کیلئے وہ جملہ اپنے طرف سے ایجاد کرکے ملحق کردیا ہی انتہا۔ بطور مرقوم الصدر کے تحریف ہوئی سو عہد عتیق کی کتابون کے نقلان ہر ایک جا پھیل گئے ہین عیسویان انکو کلام ربانی جانتی ہین پھر مبالغہ کرتے ہین کہ عبری مین تحریف ہوئی نہین۔ اور ہارن اپنی تفسیر کی دوسری جلد مین لکھا ہی فقرات مفصلہ ذیل مین ترجمۂ عبری کے تحریف واقع ہوئی ہی۔ یعنے ورس ۱ باب ۳ ملاکیا و ورس ۱ باب ۵ میکا۔ ورس ۶ سے ورس ۱۱ تک ۱۶ زبور۔ ۱۱ و ۱۲ ورس باب ۹ کتاب آموس۔ ورس ۶ سے ۹ تک ۴۰ زبور۔ ۴ ورس ۱۱۰ زبور انتہا۔

فصل ہشتم

عقیدون کے بیان مین۔ عقیدہ اہل اسلام کا یہ ہی۔ یعنے اللہ تعالی کی ذات پاک کے سوائے جو کچھ کہ ہی نام اسکا عالم ہی یہ عالم قدیم نہین حادث ہی۔ یعنے اول نہ تھا اب ہوا۔ پھر نیست و نابود ہو جائیگا۔ پیدا کرنیوالا اوسکا خدائے واحد ہے اور قدیم ہی ہمیشہ تھا اور ہمیشہ رہیگا اور ذات اسکی نقص و زوال سے پاک ہی۔ وہ خود بخود ہے اور یگانہ اور بیچون اور بے چگون و بے نمونہ ہی اسکا کوئی مثل و مانند نہین۔ اور شریک و معاون و مددگار و مخالف و ضد و ند نہین۔ اور وہ نہ کسو کا باپ ہی نہ کوئی اُسکا بیٹا۔ اور وہ نہ غیر مین داخل ہوتا اور نہ ملتا ہی۔ اور نہ غیر اوسمین داخل ہوتا اور نہ ملتا ہی۔ قدرت اور صفات کامل رکھتا ہی۔ اسمین کسی کو شرکت و دخل نہین جو چاہتا سو کرتا ہی نہ کسی کی تجویز سے نہ جبر و اضطرار سے اور کوئی کام کرنا اُسپر لازم و واجب نہین۔ اور کسی کام مین اسکو کچھ غرض نہین۔ اسکے تمامی کردار عین احسان ہی بندگون پر اور اسکو تن یا صفات تن نہین۔ یعنے موٹا چوڑا لنبا پتلا کوتاہ نہین ایک حکم کُن سے آسمان و زمین اور جو کچھ کہ انکے درمیان ہی پیدا کیا اور وہ سب جا ہی اور زمان و مکان مین ہی مگر زمان و مکان اُسپر محیط نہین۔ اسکو نیچے ہی یا اوپر ہی یا چپ یا راست ہی بولنا یا سمجھنا جایز نہین وہ جاننے والا ہی ہر ایک چیز کا اور جو کچھ کہ آسمانون پر یا زمین پر یا تحت الثری مین گذرتا ہے اور شب تاریک مین یا اندھیرے گھر مین چلتا ہی یا دلون مین مخطور ہوتا ہی وہ سب دیکھتا ہی اور سنتا اور جانتا ہے اور دریا کے پانی کا مانند زمین کی ریگ کا حساب درختون کے پتون کا شمار ہی جانتا ہی بے حکم اوسکے کوئی کام دنیا مین نہین ہوتا مرادون کا دینے والا ہی خدای برحق ہی۔ پس جو کچھ مانگنا اور چاہنا ہی سو اُسی سے چاہنا۔ غیر سے نہ چاہنا وہ حق سبحانہ تعالی اپنے امر و نواہی بندگون کو پہنچانے کے لئے جیسا کہ انبیا علیہم السلام کو دنیا مین پیدا کرتا ہوا آیا ویسا ہی نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو پیدا کرکے انکی معرفت سی اپنے احکام بندگونکو پہنچایا ان احکام کی مجموعہ کا نام قرآن ہی اس قرآن کے اور محمد رسول اللہ صلعم کے فرمان کو موافق عمل کرنا بندگون پر واجب و فرض

ہی یہی عقاید و ایمان دین ہی اہل اسلام کا برخلاف اسکے جو عقیدہ کہ ہی باطل و جھوٹا ہی اور شدید یہ ہیں بت پرستی آتش پرستی
شرک و کفر ہی اور موجب عذاب و عقاب الٰہی کا ہی - اے خداوند مہربان والے کریم کارساز بندگان تو ہم کو نیک کاموں پر
قائم و دائم رکھ اور اپنی اور رسول اکرم حضرت محمد مصطفے صلعم کی محبت دے اور شرک و کفر سے بچا آمین ثم آمین **مثال** اے یارو
ہم خوب جانتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ جب کسی ایک شخص کی عورت کیسی ہی تقصیر یا خطا کی تو اسکا شوہر معاف کر دیتا ہی
مگر وہ عورت چور و ٹھگ کے ساتھ مالوف ہووے تو ہرگز معاف نہیں کرتا - اسکو بڑی سزا دیتا ہی - بلکہ قتل کی نوبت پہنچتی ہی
پس جو شخص کہ اپنے پروردگار تعالیٰ کی قدرت و صفات میں غیر کو شریک کرے یا اسکی بندگی کرے یا معبود اسکو جانے یقیناً
اسکو خداوند تعالیٰ عذاب جہنم میں علی الدوام رکھیگا **وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ** اے مومن بھائیو عقاید عیسیوں
بیان کو پیش از اہل اسلام کے عقاید کا بیان کرنا اولیٰ و انسب ہوتے انکو ہم لکھدئے

ردعقیدۂ تثلیث

چونکہ اصل ہر ایک دین و ملت کا ایمان ہے - لہذا عیسویوں کے اصل ایمان کو بیان سے انکے عقاید کا رد لکھنا ہم شروع کرتے ہیں جب کہ پہلی
سیڑھی ٹوٹ جاوین تو اوسکا اوپر جانا کیونکر ہوگا بسم اللہ ہی غلط ہو تو مابعد اسکے کو کیا سمجھا جاوے مولانا محمد رحمت اللہ
صاحب دام فیوضہم نے ردعقیدۂ تثلیث کے باب میں ایک رسالہ تصنیف فرمائے ہیں نام اسکا اصح الاحادیث فی
ابطال التثلیث - اور وہ سنہ ۱۲۹۳ھ میں مطبع سید میر حسین صاحب رضوی واقع دہلی میں طبع ہوا ہی وہ عجیب رسالہ ہی
زاید الوصف قابل دید و شنید جسکو مطالعہ سے عقیدۂ تثلیث کا باطل و عاطل پایا جاتا ہی اس رسالہ سے تھوڑا احوال انتخاب
کرکے یہاں ہم لکھتے ہیں - اب جانئے کہ نجات ابدی عیسوی صاحبوں کی دو عقیدوں پر موقوف ہی - اولاً کلمہ شہادت
جمہور مسیحیوں کا اور فرقۂ عیسویوں کا یہ ہی کہ باپ بیٹا و روح القدس واجب الوجود ہیں اور ماہیت میں ایک دوسرے کی مانند
ہیں باپ محدود نہیں - بیٹا محدود نہیں - روح القدس محدود نہیں باپ ازلی ہے - بیٹا ازلی ہے - روح القدس
ازلی ہے - نہ اسطرح کہ غیر محدود تین ہوں - یا ازلی تین ہوں بلکہ ازلی ایک ہی - اور غیر محدود ایک ہی - باپ قدرت والا
بیٹا قدرت والا - روح القدس قدرت والا - نہ اسطرح کہ قدرت والے تین ہوں بلکہ قدرت والا ایک ہی - باپ رب ہے
بیٹا رب ہی - روح القدس رب ہی - نہ اسطرح کہ تین رب ہوں بلکہ ایک رب ہی ان تینوں میں کوئی متقدم اور متاخر
اور بڑا اور چھوٹا نہیں - پس توحید در تثلیث اور تثلیث در توحید بوجہا جاوے - دوسرا عقیدہ یہ ہی کہ ایمان کامل وہ ہی کہ
اعتقاد کامل رکھیں اور اقرار و اقبال کریں کہ رب ہمارا عیسیٰ خدا کا بیٹا خدا اور انسان ہے - ہماری نجات ابدی کیلئے
مجسم ہوا - خدا ہونا اسکا باپ کی طرف سے ہی - اس لحاظ سے کہ مولد ہونا اسکا عالم لاہوت میں سب عالم سے پہلے ہے
اور انسانیت ماں کی طرف سے ہے اس لحاظ سے کہ عالم ناسوت میں پیدا ہوا - پس وہ پورا خدا وہ پورا انسان

ہذا لاہوت مین مماثل باپ کا اور ناسوت مین اوسکا بیٹا ہوا۔ وہ اللہ اور انسان ہی مگر دو نہین بلکہ دونو ایک مسیح ہی
اور وہ ایک ہی ہماری نجات کیلئے مبتلای بلا ہوا۔ اور جہنم مین گیا تیسری دن مردونمین سی اٹھکر آسمان پر عروج کرکی
داہنے ہات باپکی بیٹھا ہی۔ انتھا۔ ان ہر دو عقیدون کو عیسویان موجب اپنی نجات ابدی کا بالیقین جانتی ہین
انتھا۔ یہہ سو جہل و نادانی ہے اور موجب کفر کا عقاب آلہی کا ہی۔ فی الحقیقت باعث نجات کا وہ ہی کہ اللہ تعالی
کو وحدہٗ لاشریک لہ جاننا اور اسکے رسول مقبول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق سمجھنا اور اقرار اسکا زبانسے
کرنا اور اللہ و رسول کے فرمان کی موافق عمل پیرا ہونا۔ جو شخص کہ خداوند نعمت کی فرمان کی مطابق عمل کرتا ہے
وہی شخص مورد عنایت ہوتا ہی نہ کہ منکر و مشرک اسکا۔ چنانچہ پولس افسیون کو لکھتا ہی سو خط کی ۶ باب ۸ ورس
مین یون ہی کہ تم جانتے ہو کہ جو کوئی کہ اچھا کام کریگا۔ کیا غلام کیا آزاد خداوند سی ویسا ہی پاویگا اور سیل انگریزی
مین کیا ہی سو ترجمہ قرآن کی مقدمہ مین لکھا ہی۔ کہ خدا کی سوای اور دو خدا یعنے مسیح و مریم ہین ماننا حمقی ہی۔ ای عیسوی
صاحبو یہہ تمہارا عقیدہ جو مذکور ہوا قابل اعتبار کی نہین صرف باطل ہے بلکہ قرآن مجید کی ۵ سورہ کی ۷۲ وین آیت کے
موافق کفر ہی۔ اور خدائی تین مین نہین ہے بلکہ خدا ایک ہی چنانچہ یعقوب کی خط عام باب ۲ کی ورس ۱۹ مین ہے کہ تو ایمان لاتا ہے
کہ خدا ایک ہی اچھا کرتا ہی شیاطین بھی یہی مانتے ہین اور تہرتہراتے ہین انتھا۔ ای صاحبو جسنے خدا کو ایک نجانا تو وہ
شیطان سے بھی بدتر ہی۔ عیسیٰ آسمان پر تشریف لیگئے تک کبھی ایسا فرمای نہین کہ باپ بیٹا روح القدس یہہ تینون
ذات واحد ہین یا خدا ہین۔ اور عیسیٰ آسمان پر عروج فرمای سو چند سال کی بعد تمامی اناجیل حواریون سی اور شاگرد
حواریون سی تصنیف ہوی ہین انمین سی کسی ایک انجیل مین یا مشاہدات یوحنا مین یا اعمال رسول مین باپ بیٹا روح
القدس ذات واحد ہین کرکے بھی مرقوم نہین سوای اسکے یہہ تینون ذات واحد ہین یا باپ رب ہی یا بیٹا رب ہی یا روح
القدس رب ہی کرکی توراۃ کی کسی ایک کتاب مین یا زبور مین بھی مذکور نہین۔ پہر اس عقیدہ کی صداقت کی سند عیسویون
کو کہان سی حاصل ہوئی۔ اس باب مین وی اتنا کہتے ہین کہ یہہ عقیدہ منصوصی نہین ہی یعنے عیسیٰ سی یا اناجیل سے قرار
پایا نہین مگر وہ جماعی ہے یعنے عیسوی کونسل والونسے قرار پایا ہوا ہے انتھا۔ وہ حجت مسلمانون پاس قابل اعتبار کے
نہین ہے اسلئے کہ بت پرست کفا بھی کہہ سکتے ہین کہ برہما۔ اور وشنو۔ اور سیون سے تینون بھی ایک ہین اور خدا ہین
یہہ عقیدہ ہمارے اوتار و رشیون سی قرار پایا ہی اور اجماعیہ ہی محتاج دلیل کا نہین انتہا۔ ای عیسوی صاحبو
[illegible] اس عقیدہ تثلیث کی صداقت دلیل عقلی و نقلی سے کوئی پادری
یا مینابی آج تک [illegible]

الذیل کتب مین اقرار و اعتراف کرتے ہین کہ اس عقیدہ کے اثبات کے واسطے کوئی عقلی و نقلی دلیل نہین بلکہ دریافت ہونا اس بہید کا اس عالم مین محال و دشوار ہی چنانچہ میزان الحق جو ۱۸۶۱ء مطبع امریکن مشن لودہیانہ مین چہپی ہے اسکے ۱۴ وین صفحہ مین لکہا ہی اس بات کی کیفیت ہم سے تشخیص نہ کیجائیگی۔ بلکہ کسی آدمی کی طاقت نہین کیونکہ یہ ایک ایسی بات ہی جو خدا کی پاک ذات کے بہیدون سے علاقہ رکہتی ہے اور ظاہر ہی کہ خدا کی ذات کے بہیدونکو آدم خاکزاد اپنی عقل مین نہین لاسکتا اور ۱۵ وین صفحہ مین ہے عقل انسانی یسوع مسیح کی الوہیت کا مرتبہ دریافت کرنے اور پہچاننے مین عاجز و قاصر ہی۔ اور مفتاح الاسرار کے باب اول مین ہی کہ مسیح کی الوہیت اور خدا کی پاک ذاتی اور تثلیث کی حقیقت خدا کے ان بہیدون مین سے ہی کہ جن کی تشبیہین موجودات مین نہین پائے جاتے اسی سبب سے آدمی انکے پہچاننے اور بیان کرنے سے لاچار ہو جاتا ہی اور جبتک ہم اس دنیا مین ہین محال ہے کہ وہ بہید تماماً و کاملاً ہم پر کہل جائین۔ اور دافع البہتان کے آٹہوین فصل مین ہے کہ اگر کوئی کہے کہ ہم اس بات کو یعنے توحید در تثلیث کو سمجہہ نہین سکتے تو مین بہی اقرار کرتا ہون کہ میری بہی سمجہہ مین نہین آتا اور رسالہ تحقیق دین حق کے تیسرے حصہ کے پانچوین باب مین ہی کہ اگر یہہ شک ہی کہ باپ بیٹا روح القدس یہہ تینون خدا ہی واحد کیطرح سے ہین یا کیونکر خدا مجسم ہو سکتا ہی تو ہمارا صاف جواب یہہ ہی کہ خدا نے یون ہی ظہور کیا اسکی کچہہ مرضی یہی تہی لیکن اسکے ہونیکا طور بیان نہین کیا اسلیئے ہم بہی بتا نہین سکتے سے نہ ہر جای مرکب توان تاختن کہ جاہا سپر باید انداختن۔ صاحب حل الاشکال اس کتاب کے دوسرے باب مین لکہتا ہی کہ وہ علاقہ جو مسیح مین فی مابین الوہیت اور انسانیت کے قرار پایا ہی نہ حلول کی قسم سے ہی اور نہ اتحاد کی قسم سے بلکہ وہ ایک علاقہ خاص ہے جس کی ماہیت اسرار الٰہی مین سے ہو کر عقل کی درک و دریافت سے باہر اور معدوم الادراک کی قبیل سے ہی۔ اور عبد اللہ سے بڑی کے چوتہی سوال کے جواب مین اس نے یعنے صاحب حل الاشکال نے لکہا ہی کہ ہم اس علاقہ کی کم و کیف کی بابت جو اسکے بیچ یعنے عیسیٰ کے بدن کے ساتہہ ہوا کچہہ کہہ نہین سکتے اسلیئے کہ یہہ بہید انجیل مین بیان نہین ہوا اور یہی انکے چہٹے سوال کے جواب مین لکہتا ہی کہ اس علاقہ کی ماہیت جو مسیح کے الوہیت اور انسانیت کے درمیان تہی انجیل مین بیان نہین ہوئی اور دافع البہتان کی آٹہوین فصل مین ہی کہ حقیقت مین یہہ کیا علاقہ ہی اور کسطور سے ہی خدا ہی نے اپنے کلام مین ظاہر نہین کیا۔ اور اسمین ہمارے قیاس ناقص کو دخل نہین انتہا۔ اسیطرح سے تصریح انکی دوسرے علمائی بہی ہمرہ ہے سبحان اللہ ذرا اس ایک بات مین سمجے ہین ہو گئے ہین کہ سارا انجیل [illegible] انکا بیان نہین آیا

[illegible]

[illegible]

تین بھی ہے اور پانچ بھی ہے سات بھی ہے موجود بھی ہے اور غیر موجود بھی ہے یہان سایہ بھی ہے اور دہوپ بھی ہے اور سرخی بھی ہے
اور سفید بھی ہے فقط۔ اس بیان سے طفل مکتب بھی سمجھہ سکتا ہے کہ باپ بیٹا روح القدس کا ذات واحد ہونا غیر ممکن ہے پس انکو
ایک ذات واحد ہین اور جدے جدے نہین کہنا جہل مرکب ہے۔ جوادبن ساباط نے ذیل اس قول کے کہ وہ ہماری نجات کیلئے مبتلا ہوا
قول مسیحیونکا یون نقل کیا ہے کہ جب خلقت مین اختلاف پڑا اللہ تعالی نے نبیونکو بہیجا اور جب لوگون نے انبیا کی فرمانبرداری نکی باپ
نے چاہا کہ سبکو ہلاک کرے اور عذاب دیوے بیٹے نے معارضہ کرکے کہا کہ مجھے جانے دے کہ انکے پاس جاکر سمجہاؤن پس مجسم ہوکے
انکی طرف آیا۔ اور انکے لئے تمام رنج اٹہائے۔ اور سولی پر چڑہا۔ اور مدفون ہوا اور جہنم مین گیا۔ اسی سبب سے جو شخص ایمان مسیح پر
لاتا ہے داخل جہنم کے نہوگا انتہا۔ اے صاحبو عبارت مذکورسے صاف ظاہر ہے کہ باپ کا ارادہ سبکو ہلاک کرنے پر تہا مگر بیٹے کا ارادہ برخلاف
اسکے تہا۔ پس وے پہر دو ذات واحد نہ ٹہرے بلکہ جدے جدے ٹہرے پہر انکو ذات واحد کہنا بد عقیدہ ہے۔ انتہی عیسویونکا عقیدہ
کتاب الصلات مین جو بحکم بادشاہ جامس کے ۱۸۳۰ء مین چھپی ہے یون لکھا ہے کہ مسیح ہمارے لئے مرا اور دفن ہوا اور جہنم
مین گیا انتہا۔ ذیل اس عقیدہ کے جوادبن ساباط لکھتا ہے کہ کشیش مالیروس نے اسکو مجھے یون سمجہایا کہ جب مسیح مجسم ہوا سب عوارض
انسانی اٹہانی پڑے پس جہنم مین جاکے عذاب پایا بعد اسکے نکلا اور ساتھ اپنے ان سب لوگونکو جو پہلے اسکے جہنم مین عذاب پاتے
تھے نکال لایا مین نے پوچھا کہ کوئی دلیل نقلی اسکی ہے بولا یہ عقیدہ ہے محتاج دلیل کا نہین۔ اس جا ایک مسیحی بیٹا تہا بطور مسخری
کے کہنے لگا باپ سخت دل تہا نہین تو بیٹیکو تین روز جہنم مین پڑا رہنے نہ دیتا یہ سنکر کشیش مذکور خفا ہوا انتہا۔ رسالہ
گفتگو مین جو فیمابین مجتہد صاحب شیعہ لکہنوی اور پادری یوسف وُلف صاحب کے رمضان المبارک ۱۲۴۹ھ مین گفتگو ہوئی
تھی لکھا ہے کہ مجتہد صاحب نے طعناً پادری صاحب سے یہ مسئلہ پوچھا پادری صاحب نے جواب دیا کہ کیا مضائقہ ہے جو اپنی امت کے
بچانے کیلئے جہنم مین پڑے اور جوادبن ساباط کہتے ہین کہ مین نے کشیش گیاردس سے دلیل مسئلہ تثلیث کی پوچھی کہنے لگا کہ مثلث
کی تینون لکیرین برابر ہون وہ ایک مثلث کہلاتا ہے حالانکہ لکیرین اسکے تین ہوتی ہین۔ پس مین نے کہا کہ سچ ہے لیکن ہر لکیر کو سر
مثلث کا عین اور برابر نہین کہہ سکتے ہین اسلئے کہ مثلث مجموعہ تین لکیرونکا تین کونے والا ہوتا ہے اور ہر ایک لکیر مجموعہ تین
لکیر کا اور تین کونے والا نہین اسنے یہ سنکر کہا کہ جاہلونکے سمجہانے کیواسطے یہہ کافی ہے۔ خلاصۂ صولت الضیغم والا کہتا ہے
کہ مین نے ولیم پادری سے تثلیث کا حال پوچہا وہ بولا انسان تین چیزون سے مرکب ہے ایک جسم ایک روح ایک خون باوجود
تثلیث کے ایک ہے اسیطرح سے باپ بیٹا روح القدس تینون ملکر ایک خدا ہے۔ مین نے کہا مرکب جز کا محتاج ہوتا ہے جو محتاج ہو لائق
خدائی کے لائق نہین دوسرا جواب جو مرکب ہوتا ہے محدث ہوتا ہے پس قدیم نہوگا تیسرا جواب انسان تین چیزون سے مرکب اگر ان
تینون مین سے ایک الگ ہو جاوے تو باقی بیکار رہجاینگے کیونکہ اگر روح نہو تو بدن خاک ہے اور بدن نہو تو روح سے وہ کام جو

مختص ہے بالیدن نہو سکے۔ اور خون نہو تو بدن اور روح دونون بیکار ہو جاوین۔ پس اگر خدا تین فردون سے مرکب ہو اور بیٹے
کی فرد اس مرکب سے الگ ہو کر دنیا مین آدمی بنکر بود و باش کرے تو باقی کے دونون فردین بیکار ہو جاوینگے۔ اور جب بیٹے کی فرد
باپ مین جا ملے اور روح کی فرد الگ ہو کر دنیا مین آوے اور حواریون اور نصرانیون کے ساتھ رہے تو باپ بیٹے کی فردین بیکار ہو
جاوین پس ناقص و معذور و معطل ہونا ذات کا لازم آویگا۔ یہ عقیدہ کفر ہے انتہا۔ اور عیسویان کہتے ہین کہ سر اور ہاتھ اور
پاؤن باہم ملکر ایک جسم قرار پاے سر کیجا باپ بیٹا روح القدس ایک ذات ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ جسم مخلوق ہے خدا مخلوق نہین
سر ہاتھ پاؤن جسم کے عضو ہین انکا مجموعہ جسم ہے سر کو یا ہات کو یا پاؤن کو نادان بھی جسم نہین کہیگا اگر ان اعضا مین سے
ایک یا دو جلتے رہین تو بھی جسم کا جسم باقی رہیگا مگر نقصان کے ساتھ۔ باپ بیٹا روح القدس خدا کے عضو نہین انکو خدا کے اعضا قرار
کرین سو صورت مین جب بیٹا انسان ہو کر دنیا مین آیا تب باپ یعنے خدا ناقص ہو گیا کہنا پڑیگا۔ خدا تو نقصان سے پاک ہے باپ
بیٹا روح القدس ذات واحد اور خدا ہین کہنا جہل مرکب ہے۔ اے صاحبو باپ بیٹا روح القدس ذات واحد ہین جدے جدے نہین
سو سچ ہو تو بیٹا یعنے عیسیٰ صلیب مین مارا جاکر جان دیا اور تین رات تین دن قبر مین دفن اور جہنم مین تھا۔ سو ایام مین باپ
اور روح القدس بھی دفن ہو کے جہنم مین رہے ہونا پس ان ایام نافرجام مین دنیا مین خدا کون تھا اور خدائی کے کام کسکے
سپرد کئے تھے یا دنیا بے خدا کے تھی الغرض علاقہ رکھنا خدائی کا بدن مسیح کے ساتھ آج تک اکثر مسیحیون کے نزدیک مجہول ہے
دنیا کی پیدایش سے زمانہ نبوت مسیح تک عرصہ چار ہزار چھتیس ۴۰۳۶ برس کا تھا اس عرصہ مین ہزارہا نبی ہوئے خدا نے کسی
نبی کی معرفت یہ مسئلہ تثلیث بیان نہین فرمایا یہود اعتقاد تثلیث کو خلاف حکم الٰہی اور کفر جانتے ہین اور دوسری صدی
مین سے اس مسئلہ مین عیسویون مین بڑا اختلاف ہے یونانی حکیم اور مشرق کے فیلسوفون مین سے فرقہ دوسٹی نے یہ بات ایجاد کی
کہ خدا سے کتنے درجے نکلے کہ جنہین یا قوتین بنام ایون کے نکلے جن مین ایک مسیح تھا اور وہ عیسیٰ پر بعد اصطباغ کے اترا اور قبل
مصلوبی پھر آسمان پر چڑھ گیا انتہا۔ یہ عقیدہ اکثر مصر و مغرب مین جاری رہا سوا اسکے فرقہ ابیونی سے بعضے جانتے ہین کہ
عیسیٰ محض آدمی ہے اور بعض گمان کرتے تھے کہ وہ روح القدس کی قوت سے پیدا کئے گئے تھے۔ اور حال الانتکال مین سچ ہے کہ انگلشر
اور جرمن اور ملک فرنگستان کے بعضے عالمون اور فاضلون نے عیسیٰ کی الوہیت کا انکار کیا ہے انتہا۔ اور عیسیون سے ایک کتاب اردو
زبان مین تالیف ہو کر بالم کوٹے مین ۱۸۶۸ عیسوی مین طبع ہوئی ہے نام اسکا وید شاستر سار ہے اسکے ۲۳۰ وین صفحہ مین
لکھا ہے کہ فرقہ مکی ترونی کا عقیدہ ہے کہ روح القدس خدا نہین خارج از خدا ہے مگر وہ ایک خصلت خدا کی ہے یا اسکا فضل عام
کہ سارے خلقت پر دور و سایہ ہے انتہا۔ اور فرقہ منڈانیر۔ اور فرقہ کلن جیہ یہ روح القدس کا انکار کرتا ہے اسکو ہرگز
نہ مانتے تھے اور فرقہ مرہابڈ۔ اور فرقہ مرکوس اور اکثر مغربی سمت کے عیسویان نے باپ بیٹا روح القدس سے انکار کیا

کو نکال دیکر درعوض اسکے مریم کو داخل کرلیتے ہین چنانچہ بدل کیا ہی سو ترجمہ قرآن کے مقدمہ کے اندر سر پادری کے معتقدون کا ذکر لکہا ہی۔ عیسویان کہتے ہین باپ بیٹا روح القدس ایک ذات واحد ہین۔ اور اسکے ثبوت پر یہ دلیل لاتے ہین کہ یوحنا کے پہلے خط کے پانچوین باب کے ۷ ورس مین آیا ہی کہ تین ہین جو آسمان پر گواہی دیتے ہین یعنے باپ کلام روح القدس اور یے تینون ایک ہین انتہا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ انکی یہ دلیل صرف غلط ہی کیونکہ وہ ورس اصلی نہین جعلی ہے تثلیث کے معتقدون نے اپنی طرف سے وہ ورس ایجاد کرکے اس خط مین ملحق کر دیا ہی۔ چنانچہ اسکے کتاب ویدشاستر سارم کے ۲۷۴ وین صفحہ مین لکہا ہے سو دلایل سے اور اعجاز محمدی کے ۷۰ وین صفحہ کے ۱۱ وین سطر سے لکہا ہی سو دلایل سے وہ ورس مذکور جہوٹا و جعلی ثابت ہوتا ہی ویسے جہوٹے و الحاقی ورس کو دلیل گردانکر باپ بیٹا روح القدس ایک ذات واحد ہین سمجہنا ضلالت ہی دلایل مذکورات سے چند دلایل اس رسالے کے فصل پنجم کے نمبر دوم مین مرقوم ہین سو دلایل دیکہلو۔ ای عیسوی صاحبو عقیدۂ تثلیث کے پابند و معتقد مت ہو اس اعتقاد سے باز آو اگر وہ صحیح اور موجب نجات کا ہوتا تو جیسا کہ موسیٰ و عیسیٰ اور اشعیا و حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے باب مین پیشگوئی کیے ہین ویسا ہی باپ بیٹا روح القدس ذات واحد ہین اور خدا ہین کہ کہ یا خدا مجسم ہوکے کنواری کے بطن سے پیدا ہونگا کرکے کوئی نہ کوئی نبی پیشگوئی کیا ہوتا یا بشارت دیتا ویسی پیشگوئی آئی نہین ای عیسویا جو باپ بیٹا روح القدس ذات واحد نہین وے جدے جدے ہین سو کیفیت اناجیل سے اور تورات سے بہی خوب ثابت ہوتی ہی چنانچہ انجیل مارک ۱۶ باب ۱۹ ورس مین ہے کہ عیسیٰ خدا کے داہنے ہاتہہ بیٹہا ہی۔ اور انجیل متی ۳ باب ۱۶ ورس مین ہے کہ خدا کی روح کبوتر کی مانند اترتی اور اپنے اوپر آتی دیکہا۔ یعنے عیسیٰ دیکہا۔ اور انجیل لوقا کے ۳ باب کے ۲۱ و ۲۲ ورس مین ہے کہ یسوع غوطہ کہا کر دعا کرتے ہی آسمان کہل گیا۔ اور روح القدس جسمانی صورت مین کبوتر کی مانند اسپر اتری انتہا۔ ورسہای مذکورہ سے ثابت ہوتا ہی کہ باپ بیٹا روح القدس ذات واحد نہین وے جدے جدے ہین اور انجیل یوحنا کے ۱۷ باب کے ۳ ورس مین ہے ہمیشہ کی زندگی یہ ہی کہ وے تجہکو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بہیجا ہے جانین ایسے معنی کے بہت آیات اناجیل مین جا بجا مذکور ہین بیان انکا موجب درازی اس رسالہ کا جانکر ہم نہین لکہے۔ اور پادری ڈب صاحب نے ایک رسالہ زبان اردو مین تصنیف کیا ہی نام اسکا پور پادری اور وہ پالم کوٹہ کے مشن چہاپے خانے مین سنہ ۱۸۶۱ع مین طبع ہوا ہی۔ اسکے ۱۱۴ وین صفحہ مین تحریر کیا ہی کہ روح القدس باپ کے پاس سے آنیکے سبب سے وہ باپ نہین اور بیٹے سے بہیجا جانیکے باعث وہ بیٹا نہین اسنے باپ سے و بیٹے سے الگ ہی انتہا۔ دلایل نقلی و عقلی سے ثابت ہوچکا کہ باپ بیٹا روح القدس ذات واحد اور خدای واحد نہین بلکہ جدے جدے ہین اب شرما و مسلمان ہو اور عقیدۂ تثلیث سے باز آو تا نجات ابدی پاو۔ **بیت** گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو ۔ از شما یک تن نہ شد اسرار جو

اے صاحبو غیر مذہب الا اپنے خاص مذہب کو چہوڑ کر معتقد عقیدہ تثلیث کا ہوتا ہے اور مذہب عیسوی قبول کرتا ہے اسکے چہرے کی
رونق جاتی رہتی ہے سو ہم علانیہ دیکھتے آتے ہین پیرو دل اوسکا کسقدر تاریک وہی نور ہوگا سو سمجھ لیا جائے اس عقیدہ باطل کے
معلمون کے حق مین عیسیٰ فرماتے ہین انجیل متی ے ۷ باب کا ۲۱ درس - ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہت
مین داخل نہوگا مگر وہی جو میرے باپ کی مرضی مطابق جو آسمان پر ہے عمل کرتا ہے - ۲۲ بہتیرے مجھے اسدن کہینگے اے خداوند ہم نے
تیرے نام سے کیا نبوت کی بات نہین کہی اور تیرے نام سے دیوون کو نہین نکالا اور تیرے نام سے بہت کرامتین ظاہر نہین
کین ۲۳ تب مین انہین بھی جواب دونگا اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو مین تمہین کبھی نہین جانتا انتہا - اس بیان سے
صاف ظاہر ہے کہ عقیدہ تثلیث موجب نجات کا نہین وہ سچ و پوچ ہے - ردعقیدہ ابن اللہ - وہ جو عیسوی جناب
مسیح کو ابن اللہ اعتقاد کرتے ہین اور اسکو اپنا مدار ایمان جانتے ہین اسو محض غلط بلکہ کفر ہے - جان لیجیے کہ عیسیٰ
اللہ تعالیٰ کے بندے و نبی برحق تہے نہ اللہ کے بیٹے - وہ قادر مطلق یگانہ ہے نہ کسو کا باپ ہے نہ کوئی اوسکا بیٹا جیسا کہ
اسنے روح القدس اپنا آدم کے قالب مین پہونکا اور حیات بخشا ویسا ہی اپنے روح کو مریم بنت عمران کے بطن مین جبریئل کی
معرفت سے پہونکدیا - پس وہ حاملہ ہوئی - عیسیٰ کو جنی ان کو حق سبحانہ تعالیٰ نے امر تبہ نبوت کا عطا فرمایا - قرآن مجید
کے نوین سورہ کی ۳۰ آیت سے ثابت ہے کہ عیسیٰ ابن اللہ نہین انکو ابن اللہ کہنا کفر ہے - اگر عیسیٰ ابن اللہ ہو سو صحیح ہو
تو لوقا اپنی انجیل کے پہلے باب کے ۳۲ وین درس مین انکو خدا کے فرزند لکہتا ویسا تو نہین لکہا مگر یون لکہا ہے کہ وہ عیسیٰ
بزرگ ہوگا اور اللہ کا فرزند کہلاویگا انتہا - اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ حقیقت مین عیسیٰ ابن اللہ نہ تہے اور آپ
حضرت کبھی نہ فرمائے کہ مین ابن اللہ ہون اگر عیسیٰ بے باپ کے پیدا ہونیکے سبب انکو تم ابن اللہ کہتے ہو تو بے مادر و پدر کے
پیدا ہوئے سو حضرت آدم کو اور حوا اور فرشتگون کو اور ابتدائے خلق مین بے ماں باپ کے پیدا ہوتے سو درندے چرندے
پرند کون کو بہی ابن اللہ بولنا اولےٰ واسب ہے سوا اسکے جناب پولس عبریون کو لکہے ہین ۔ نامہ کے ۷ باب کے اول
مین کچہہ حال ملکی صدق کا جو کاہن اور امام تہا - اور حضرت ابراہیم کے وقت مین موجود تہا لکہکر ۳ درس مین لکہتے ہین
کہ وہ بے ماں اور باپ کا تہا اور بے نسب تہا - اوسکی عمر کا اول و زندگی کا آخر نہین - انتہا - پس اس کاہن کو بھی ابن اللہ
اور برادر حقیقی عیسیٰ کا اعتقاد کرنا واجب ہوا اور اسکے موافق قول ہنود کے ملک ملبار مین بے ماں باپ کے پیدا ہو سکتے
آجاتے ہین اور جنگل و دامنی مین بے ماں باپ کے پیدا ہوا سو تسلیم کرلی کہ ہمی خدا کے بیٹے بولنا لازم آتا ہے ان سب کو خدا کے فرزندان
اعتقاد کرین سو صورت مین صرف عیسیٰ کو ابن اللہ بولنا ہرگز روا نہین - اور عیسیٰ آسمان پر عروج کرنیکے باعث سے
انکو تم ابن اللہ کہتے ہو تو آسمان پر تشریف لیگئے ہین سو ایلیا کو اور عبریون کے خط کے ۱۱ باب کے ۵ درس کے موافق

بے موت کی آسمان پر عروج کیے ہیں سو حنوق یعنے ادریس نبی کو اور شب معراج میں آسمانوں کا سیر و تماشا کر آئے ہیں سو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن اللہ بولنا سزاوار ہے۔ الحاصل جو خدا کو نہ جورو ہے اور نہ بیٹا ہندؤں کی شاستر کی موافق فرزندان تین قسم پر ہیں۔ ایک وہ جو باپ کے نطفے سے پیدا ہوتا ہے۔ دوسرا وہ جو از روئے شاستر کے متبنیٰ کیا جاتا ہے تیسرا وہ جو پالک ہے یعنے محبت سے پالا جاتا ہے۔ ان تین قسموں میں سے عیسیٰؑ کسی ایک قسم کے بیٹے پائے نہیں جاتے مگر ان کو خدا کا لفظی بیٹا سمجھنا گنجایش رکھتا ہے۔ اس صورت میں کل انبیاؑ بھی خدا کے لفظی بیٹے ہوتے ہیں۔ پس عیسیٰؑ کا ایک لوتا بیٹا پنا ار ہیجا ہے لیکن عیسیٰؑ ابن اللہ ہونیکے اثبات پر عیسویان تین دلیل پیش کرتے ہیں۔ اول یہ کہ انجیل متی باب ۳ ۱۷ ورس میں ہے کہ آسمان پہٹ گیا آواز آئی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے انتہا۔ جواب اسکا یہہ ہے کہ اس کلام کی صداقت پر کوئی سند نہیں پس صداقت اسکی متی کو کہان سے اور کس کتاب سے ملی ہے یہی اس انجیل میں مرقوم نہیں۔ خدا جانے کہ وہ سچ ہے یا جھوٹ بالفرض وہ آواز صحیح ہو تو بھی کچہہ مضایقہ نہیں ہمارے اس دعوے کو ثابت کرتا ہے یعنے عیسیٰؑ خدا کے لفظی بیٹے ہیں دوسری قسم کے نہیں انتہا۔ اگر خاص بیٹے ہوتے تو بجاے پیارے کے لفظ خاص کا یا تحقیق کا آیا ہوتا اس آواز میں ویسا تو آیا نہیں اور مثال اسکا یہہ ہے دیکھو بھلے لوگوں میں یہہ عادت جاری ہے کہ کسی ایک ذی غیر کے فرزند کو لے پالتا ہے اور پرورش کرتا ہے تو یہہ اسکا باپ وہ اسکا فرزند کہلاتا ہے اور ویسا ہی وے پکارے جاتے ہیں۔ اس صورت میں وے ہر دو باہم اصلی اور حقیقی باپ بیٹے ہو سکتے نہیں۔ اسی طور سے باپ بیٹے اور بیٹے پنے کا علاقہ درمیان میں خدا اور عیسیٰ کے ہو سکتا ہے۔ یہہ نا سمجہہ کے عیسیٰؑ کو خاص الخاص بیٹے خدا کے اعتقاد کرنا جہل و نادانی ہے۔ اے صاحبو یہان مراد باپ سے خدا ہے۔ اور بیٹے سے بندہ و رسول۔ اسطور کے مرادی معنے کے الفاظ توریت و زبور و انجیل میں اکثر آئے ہیں چنانچہ کتاب یسعیاہ باب ۶۳ ورس ۱۱ میں انبیا کو چرواہان اور انجیل متی ۱۰ باب ۲ و ۶ اورس میں بنی اسرائیل کو بہیڑے اور کتاب زکریا ۹ باب ۹ ورس میں عیسیٰؑ کی مان مریم کو صیہون کی بیٹی اور یروشلیم کی بیٹی کر کے لکھا گیا ہے۔ اور الیاہ نبی آسمان پر عروج کرتے وقت الیسع نے انکو باپ باپ کر کے پکارا ہے۔ اور مرقس کی انجیل ۵ باب ۳۴ ورس میں ہے کہ عیسیٰؑ ایک عورت کو بیٹی کر کے فرماتے۔ اور انجیل متی ۵ باب ۴۵ ورس میں قول عیسیٰؑ کا بنی اسرائیل کی حق میں یوں ہے تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے فرزند ہوں۔ اور ۴۸ ورس میں ہے کہ جیسا تمہارا باپ جو آسمان پر ہے کامل ہے تم بھی کامل ہو انتہا۔ دیکھا ہے مرقوم الصدر میں جو الفاظ کہ مذکور ہیں وے سب بطور کنایہ و استعارہ کے ہیں۔ انکے ظاہری معنے پر قیاس کر کے مریم کو صیہون کی اور یروشلیم کی بیٹی اور انبیا کو چرواہان اور بنی اسرائیل کو بہیڑے کہنا جایز نہیں شرط عقل یہ ہے کہ ہر ایک لفظ کی اصلی معنی خوب سمجہہ کے بیان کرنا۔ القصہ عیسیٰؑ کی کلام میں جہان لفظ باپ کا آیا ہے۔ اوس سے مراد خدا ہے یہ نا سمجھکر صرف لفظی معنے کو سمجہنا عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا اعتقاد کرنا کفر ہے۔ دوسری دلیل عیسویوں کی یہہ ہے کہ انجیل یوحنا کے پہلے بابکے ۱۸ ورس میں ہے

کہ کسی نے خدا کو کبھی نہیں دیکھا۔ اکلوتے بیٹے نے جو باپ کی گود میں ہے اُسے بتلا دیا انتہا۔ واہ واہ یہ عجیب بد بات ہے ہرگز عقلمین نہین مانتے
اور قابل اعتبار کے نہین کیونکہ خدا کو جسم نہین۔ پس گود کہان سے آیا۔ اس درس سے پایا جاتا ہی کہ خدا مجسم ہی نعوذ باللہ
خدا کو نہ تن ہی نہ صفات تن۔ اسکے تن اور گود سے سمجھنا جہل و نادانی ہے۔ اب فرمائے وہ بیٹا جو باپکی گود مین تہا اسکو باپ نے
کب جنا اور کیونکر جنا اگر تم یہہ کہتے ہو کہ جنا تو نہین۔ لیکن اپنی روح کی قدرت سے پیدا کیا۔ اسکا جواب یہہ ہی کہ باپ خالق اور
بیٹا مخلوق ٹھہرا۔ ابتدای خلقت مین جو کچھہ کہ پیدا ہوا وہ سب خدا کی روح و قدرت سے ہی پیدا ہوا ہی اسمین عیسیٰؑ کو کچھہ
خصوصیت و فوقیت نہین۔ اور اسی انجیل کے پہلے باب کے پہلے درس مین ہی کہ ابتدا مین کلام تہا اور کلام خدا کے ساتھہ تہا
اور کلام خدا تہا اور ۱۴ درس مین ہی کہ کلام مجسم ہوا اور فضل و سچائی سے پورا ہوکے ہمارے بیچ مین رہا الخ۔ ایسا جو
اس عبارت کے ملاحظہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ خود خدا ہی نے مجسم ہوکر دنیا مین پیدا ہوا یہ بیان رد کرتا ہے اس عبارتکو جو باپکے
گود مین بیٹھا تہا۔ ان عبارتونکا حال حضرت شیخ چہلی کے مردے کے مانند ہی یعنے سر دبایا، تو پیر اٹہا۔ پیر دبائے تو
سر اُٹہا جسکے تماشے سے لوگ خندہ زن تھے۔ تیسری دلیل عیسائیونکی یہہ ہی کہ کتاب اشعیا، باب ۷ درس ۱۴ مین ہی
کہ باوجود اسکے خداوند آپ تمکو ایک نشان دیگا۔ دیکھو کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی۔ اور اسکا نام امانوئیل رکھیگی۔
انتہا معنی اس لفظ کے یہہ ہی کہ خدا ہمارے ساتھہ ہی۔ ایسا جو اس درس سے ثابت ہوتا ہی نہین کہ عیسیٰؑ ابن اللہ ہین یہ بشارت
عیسیٰؑ کے حق مین نہین اگر انکے حق مین ہوتی تو نام اونکا امانوئیل رکھا جاتا۔ وہ نام تو رکھا گیا نہین۔ اور متی کے پہلے باب کے
۱۸ درس سے ۲۱ درس تک لکھا ہی کہ فرشتہ مریم کے شوہر یوسف کو خواب مین کہا کہ وہ یعنے مریم بیٹا جنے گی نام اوسکا
یسوع رکھیو انتہا۔ معنی اُسکے نجات دہندہ ہی لہذا اُنکا نام یسوع رکھا گیا۔ یہ ہر دو نام از روی لفظ کے اور معنے کے جدے جدے ہین
اس صورت مین بشارت مذکورہ عیسیٰؑ کے حق مین وارد ہی کرکے بیجا ہے۔ اور شان نزول اس درس چہاردہم کا اسی درس مین
صاف لکھا ہی سو اور عیسائی کہتے ہین سو بابت مقدم مین یون لکھا ہی آرام شاہ وغیرہ کے خوف سے بنی اسرائیل گھبراتے تھے تب
خداوند نے شعیاہ کی معرفت سے انکو بشارت دیا کہ خوف مت کرو اس بادشاہ پر تمہارے بادشاہ آخر کو غالب کرونگا
اس قول کی سچائی پر یہ نشان تمکو دیتا ہون کہ دیکھو کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی نام اوسکا امانوئیل رکھے گی
اور وہ بچا دودھ کہایگا۔ اب صاحبو یہ قصہ یسوع کی پیدائش کے آٹھہ سو سال کے آگے فتح و نصرت کی بابت مین آخر
کو واقع ہوا ہی کہان وہ زمانہ اور کہان یسوع کی پیدائش کا زمانہ صد ہا سال کا فرق ہو آخر کی بابت مین کہی گئی اور گذر گئی
سو بشارت کو یسوع کے حق مین سمجھنا حماقت ہی بقول شخصے کہ جسے کالے وہ سب بہرے سالے چنانچہ فاضل یہودی کا قول
یہی کہتا ہی کہ یہ بشارت مسیح سے علاقہ نہین رکہتی رسالہ اثبات تحریف۔ اب صاحبو عیسیٰ اکثر جا بجا میرا باپ آسمان پر ہے

کر کی فرمائی ہین سو سچ ہی مگر ایسا نہین فرمائی کہ مین خدا کا بیٹا ہون۔ ہان مگر خداوند تعالی نے بعض انبیا کو ساتہہ لفظ فرزند کی خطاب
کیا ہی۔ دیکہلو دوسری زبور ے ورس مین ہی کہ خدا نے داؤد ؑ کو فرمایا کہ تو میرا بیٹا ہی اور مین تیرا باپ ہون اور امثال سلیمان
۵ باب پہلی ورس مین ہے کہ خدا نے سلیمان ؑ کو فرمایا کہ تو میرا بیٹا ہی۔ اور یرمیاہ ۔ ۳۱ باب ۹ و ۲۰ ورس مین ہے کہ خدا نے فرمایا کہ مین
اسرائیل کا باپ ہون اور ابراہیم میرا پسندیدہ بیٹا ہی انتہا۔ ان سب انبیا کو خدا کے بیٹے کہنا عیسویون پر واجب ہے وہ سب خدا
کے بیٹے ٹہرین سو صورتمین عیسیٰ خدا کے اکلوتے بیٹے ہو نہین سکتے۔ اور یہ سب خدا کے بیٹے نہہون سو صورت مین عیسیٰ کو خدا کا بیٹا
کہنا کب جایز ہوگا حواری صاحبان عیسیٰ پر رکہتے تہے سو محبت و اعتقاد کے باعث انکو کہین تو کلام اور کہین تو خدا اور کہین تو
خدا کا منہہ۔ کہین تو خدا کی روح کر کے اناجیل مین لکہدئے ہین وہ سب اعتقادی اور پسندی کلام ہین۔ جو کلام کہ سندی
ہی قابل اعتبار کے نہین اگر اسکے اثبات پہ تورات و زبور مین کچہہ بیان آیا ہی تو بتلا دیجئے۔ ایک حواری کے قول کو دوسرے حواری کے
قول سے ثابت کرنا نا انصافی ہی۔ اسلئے کہ وہ سب ایک مذہب و ایک ملت والے گویا ایک جام کے جا لگٹے ہین جو رنگ ہو ایک مین ہو سو دوسرے
مین بہی ہوگی۔ جو کچہہ ایک حواری نے کہا دوسرے نے بہی کہا ہوگا۔ جو شخص کہ ان کی ملت و مذہب والا ہی البتہ اوسکو مانیگا۔ دوسرے مذہب والے
ہرگز نہ مانینگے۔ اور وہ اسطور کی شہادت ہی کہ ایک بہائی کے دعوے کے ثبوت پہ دوسرا بہائی گواہی دیتا ہی یہہ گواہی تو از روے شرع
و شاستر کے مردود ہے قطع نظر اسکے طرفہ ماجرا یہہ ہے کہ اناجیل مین عیسیٰ کو کہین تو خدا کا بیٹا کہین تو آدم کا بیٹا کہین تو داؤد کا
بیٹا کہین تو یوسف کا بیٹا لکہا ہی۔ اب ہم عیسیٰ کو ان مین سے کسکا بیٹا سمجہین۔ اگر آپکو ان سبکے بیٹے کر کے فرض کرین تو آنحضرت
کی اور ان کی ماں مریم کے حق مین گالی ہوتی ہے۔ یہ بات جو حواری صاحبان جانتے ہوتے تو اس طور سے ہرگز نہ لکہتے اور معتقدون
کو ضلالت مین نہ ڈالتے۔ وہی عجب بد عقل امت ہی کہ اپنے نبی مقدس پر نسبت دشنام کی لگاتی ہی اور امید آپکی شفاعت کی رکہتی ہے
بیت دیکہہ لی تیری نوازش مین علوفت گستر ⁂ دوست نادان سے ہی دشمن دانا بہتر۔ اس بابت مین اگر
عیسائی کہین کہ عیسیٰ بصورت انسان پیدا ہونیکے باعث سے انکو ابن آدم کہنا پڑا۔ یہ سچ ہو تو اس ایک بات پر اکتفا نکرکے
انکو کہین داؤد کا اور کہین یوسف نجار کا کہین خدا کا بیٹا کہنے کی حاجت نہ تہی علاوہ بران اینکہ مریم کو یوسف نجار کی جورو
قرار دیا۔ اور اسکی نسل سے مریم نے چار بیٹے اور چند بیٹیان جنی بولنا عین تہمت و دشنام ہی قلم اس غم سے سینہ چاک ہی افسوس
صد افسوس کہ بڑی عظمت و عصمت کی بیبی کو کس طور سے بدنام کرتے ہین پہر دوست کہلاتے ہین ع پتہر پڑین صنم تیرے ایسے پیار پر
ای صاحبو عیسیٰ کا ابن اللہ ہونا قرآن سے یا تورات سے یا زبور سے یا انجیل سے ثابت نہین ہوتا۔ اگر وہ ابن اللہ ہوتے تو اسکا
ذکر البتہ کسی نبی کی کتاب مقدس مین آیا ہوتا یا کوئی نبی اس بابت مین پیشگوئی کیا ہوتا اور خدا سے عیسیٰ پہ نازل ہوئی تہی وہ انجیل
جسکا وعظ عیسیٰ کرتے اور حواریون کو بہی اسکا وعظ کئے سے رکہا حکم کرتے تہے۔ اسمین عیسیٰ ابن اللہ ہونیکی کیفیت داخل ہے یا نہین

سو معلوم کرنا چاہیں تو وہ انجیل اس زمانے میں موجود نہیں حواریوں کی عدم حفاظت کے سبب سے مفقود و نابود ہو گئی مگر اس زمانہ میں
موجود ہیں سو اناجیل سب کی سب عیسیٰ آسمان پر عروج کیے سو سال یا سال کے بعد حواریوں نے بطور سیر عیسیٰ کی لکھا گئے ہیں انہیں
بھی ایسا نہیں لکھا ہے کہ عیسیٰ اپنی زبان مبارک سے یوں فرماتے ہیں کہ میں ابن اللہ ہوں مگر حواریوں نے اپنی طرف سے انکو ابن اللہ
لکھدیتے ہیں وہ قابل اعتبار کے نہیں۔ رد عقیدہ الوہیت — عیسوی صاحبان کہتے ہیں اور کامل اعتقاد رکھتے ہیں کہ مسیح
اللہ و خدائے برحق ہیں انتہا۔ یہ عقیدہ بھی دوسرے عقیدوں کے سرکا کئی وجہ سے باطل و عاطل ہے۔ پہلا وجہ یہ ہے کہ عقیدہ تثلیث
کا اور مسیح ابن اللہ ہونیکا اس عقیدہ فاسد کو باطل و جھوٹا کرتا ہے۔ عیسائیوں کے عقیدوں کو نہ سر ہے نہ پاؤں مبادا ایسے عقیدے اہل
اسلام کے کتب و ملت میں ہوتی تو عیسویان مسخری کرکے ناچتے۔ عیسیٰ کا خدا ہونا نہ توراۃ و زبور سے ثابت ہوتا ہے اور نہ اناجیل
سے بلکہ ان کتب مقدسہ سے عبودیت و نبوت آنحضرت کی اور خدائے واحد کی وحدانیت بخوبی ثابت ہوتی ہے ذات خدا کی قدیم
و ازلی ہے یہ اسکو تولد ہے نہ انتہا اور نہ تن ہے نہ صفات تن سے نہ کھاتا پیتا ہے نہ ہگتا ہے نہ موتتا ہے نہ سوتا ہے۔ برخلاف اسکے وہ سب
حضرت مسیح میں موجود تھے پس کیوں کر وے خدا ہونگے وے صفاتی بشر کو خدا جاننا جہل مرکب ہے مسیح خدا ہونے پر اور انکے
عدم الوہیت پر اناجیل سے چند دلایل ہم یہاں لکھتے ہیں دیکھو اور اس عقیدہ فاسد سے باز آؤ۔ یوحنا باب ۱۷ ورس ۳ قول
مسیح کا یوں ہے ہمیشگی کی زندگی یہ ہے کہ وے تجھکو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔ ورس ۴ میں نے زمین پر
تیرا جلال ظاہر کیا میں اس کام کو جو تو نے مجھے کرنیکو دیا ہے تمام کر چکا۔ متی ۴ باب ۱۰ ورس قول مسیح کا یوں ہے کہ تب یسوع
نے اس سے کہا اے شیطان دور ہو کہ یہ لکھا ہے تو اسکو جو اللہ تیرا خدا ہے سجدہ کر اور فقط اسکی بندگی کر۔ و باب ۱۱ ورس ۲۵ قول مسیح کا
یوں ہے اسی وقت یسوع پھر کہنے لگا اے باپ آسمان و زمین کا مالک میں تیرا شکر کرتا ہوں الخ۔ و باب ۲۲ ورس ۳۷ قول مسیح کا
یوں ہے یسوع نے اس سے کہا خداوند کو اپنے سارے جان سے اپنی ساری عقل سے پیار کر۔ اور انجیل مرقس باب ۴ ورس ۳۰ قول مسیح
کا یوں ہے پھر اسنے یعنے مسیح نے کہا ہم خدا کی بادشاہت کو کس سے شبیہ دیں اور اسکے لئے کونسی مثال لاویں اور یوحنا
باب ۵ ورس ۳۰ قول مسیح کا یوں ہے کہ میں آپ سے آپ کچھہ کر نہیں سکتا جیسا سنتا ہوں عدالت کرتا ہوں اور میری عدالت برحق
ہے کیونکہ نہ اپنی مرضی کو پر باپ کی مرضی کو جسنے مجھے بھیجا ہے چاہتا ہوں۔ یوحنا باب ۲۰ ورس ۱۷ تھوڑی کیفیت کے بعد قول
مسیح کا یوں ہے کہ اسنے کہہ۔ کہ میں اوپر اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس جاتا ہوں اے جماعت
بالا مذکور میں سوا اناجیل کے درسوں سے ثابت ہو چکا کہ عیسیٰ خدا نہ تھے مگر خدا کے رسول تھے اس معنی کے آیات اناجیل میں بہت سے
آئے ہیں مگر سبب درازی کلام جیسا کہ ان سبکو ہم نہیں لکھتے اور حدیث قدسی میں آیا ہے کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَهُ
شَیْئًا یعنے خدا تھا اور کوئی چیز ساتھہ اوسکے نہ تھی اب ہم یہاں سے چند آیات توراۃ سے انتخاب کرکے تحریر کرتے ہیں

خداوند تعالی کو یگانہ اور لاشریک ثابت کرتی ہین۔ دیکھو کتاب استثنا باب ۴ ورس ۳۵ کہ یہ سب تجہی کو دیکھایا گیا ہی تا کہ تو
جانے کہ خداوند تو خدا ہی اور اسکے سوای کوئی نہین ہے اور باب ۶ ورس ۴ مین ہی سُن ای اسرائیل خداوند خدا ہمارا اکیلا
ہی۔ باب ۳۲ ورس ۱۲ مین ہے کہ اسیطرح فقط خداوند ہی نے اونکی رہبری کی اور اسکے ساتھ کوئی اجنبی معبود نہ تہا اور اُسی
باب کی ورس ۳۹ مین ہے کہ اب دیکھو کہ مین ہان مین ہی وہ ہون اور کوئی معبود میرے ساتھ نہین۔ مین ہی مارتا ہون اور مین ہی
جلاتا ہون اور مین ہی زخمی کرتا ہون اور مین ہی چنگا کرتا ہون اور ایسا کوئی نہین جو میری ہاتھ سی چہڑاوی۔ اور کتاب دوم
اخبار الایام کہ جسکو دوسری کتاب تواریخ کی کہتے ہین۔ اسکے باب ۶ ورس ۱۴ ای خداوند اسرائیل کے خدا تجہسا کوئی خدا
نہ آسمان مین ہی نہ زمین مین الخ۔ اور یشعیاہ باب ۴۰ ورس ۱۸ کہ پس تم خدا کو کس سی تشبیہ دوگی اور کون سی چیز اس سے تشابہ
ٹہراوگی۔ ۲۸ ورس کیا تو نے نہین جانا کیا تو نے نہین سنا خداوند سو ابدی خدا ہی زمین کی کنارون کا پیدا کرنیوالا وہ تہک نہین
جاتا۔ اور باب ۴۲ ورس ۸ یہوواہ مین ہون یہ میرا نام ہی اور اپنی شوکت دوسری کو نہ دونگا۔ باب ۴۴ ورس ۶ خداوند اسرائیل
کا بادشاہ اور اسکا نجات کا دینیوالا رب الافواج یون فرماتا ہی کہ مین اول اور آخر ہون اور میری سوای کوئی خدا نہین۔
اور استثنا باب ۱۳ ورس ۱ سے ورس ۱۰ تک کی عبارت کا خلاصہ یہ ہی کہ جو کوئی سوای خدا کی کسی کو معبود ٹہراوی اوسی مار ڈالیو
گو کہ نبی معجزے والا ہو اور سنگسار کر دیجیو۔ ای صاحبو یہان تک بیان ہو چکا سے تورات کی اور انجیل کی آیات سی اور
حدیث قدسی سی ثابت ہو چکا کہ خدای برحق یعنے اللہ سبحانہ تعالی واحد ہی اسکے سوای دوسرا کوئی خدا نہین۔ ایسا ہوتے
پر عیسیٰ کو خدا سمجہنا اور اعتقاد رکہنا ہیچ و پوچ ہی — ردعقیدہ واجب الوجود ولاوجود۔ عیسیٰ کو عیسوی صاحبان
واجب الوجود اور ازلی اور لاوجود جانتے ہین یہ صرف باطل ہے اور بے اصل ہے کوئی عیسائی آگے یا پادری سو اس عقیدے کو
دلایل نقلی یا عقلی سی آجتک ثابت نہین کیا اور آیندہ بہی ثابت کرنا غیر ممکن ہی۔ اور بڑے بڑے عیسوی علما اقرار کرتی ہین کہ
ثبوت اسکا دشوار ہی چنانچہ اقرار ان کا عقیدہ تثلیث کی بیان مین گذر گیا یہان بیان اوسکا تحصیل حاصل جانکر واگذاشت
کیا گیا۔ ای صاحبو واجب الوجود بالذات وہ ہی کہ بدون لحاظ کسی امر خارجی کی اور کسی علت و کسی سبب کی صرف اسکی ذات کے
نظر کرنے سی اسکا وجود واجب ہو اور عدم اسکا محال یہ سو محض ذات الہی مین منحصر ہی یہ صفت عیسیٰ مین نہین تہی مگر
انہون ممکن الوجود تہی ممکن الوجود وہ ہے کہ وجود اور عدم اسکا یہ دونو اسکی ذات کی نظر کرنے سی برابر ہون مثل تمامی مخلوقات
کی جو عدم انکا بادی النظر مین ظاہر ہوتا ہی خدا تو ازلی ہے نہ حادث اور خود بخود ہے نہ اسکو ابتدا ہی نہ انتہا۔ نہ تن ہے
نہ حد و نہایت نہ کسو کی مارنے سے مرتا ہی نہ جلانے سے جیتا ہی بیت او بخود زندہ ست و پاینده ٭ نہ زندگان دگر باو زندہ
اسکو کسی کا خوف و ڈر نہین۔ اور قدرت کاملہ رکہتا ہے دیکھو ایک حکم کُن سے آسمان و زمین وغیرہ پیدا کر دیا۔

اور نوح علیہ السلام کے وقت طوفان سے عالم کو غارت کیا پھر پیدا کیا۔ اور فرعون کو ہلاک کیا۔ اوسکے ہاتھ سے موسیٰ علیہ السلام کو بچا لیا ان صفات حمیدہ وستودہ سے ایک بھی عیسیٰ علیہ السلام مین نہ تھے۔ عیسیٰ کی مان مریم حاملہ ہوئی اس حمل مین عیسیٰ کئی روز تک مضغہ گوشت تھے اور خون حیض سے نو مہینے تک پرورش پائی۔ عوام الناس کی مانند مخرج مخصوصہ سے ۱۸۹۲ سال کو آگے متولد ہوئے اور کئی ماہ تک مان کے دو نو طرف کا دودہ فراغت سے پیئے۔ اور مریم کے شوہر یوسف نجار کی پرورش مین تیس ۳۰ سال تک رہے اور بول و براز کرتے تھے۔ اور اشتہا ہوئی تو جو ملا سو کہاتے تھے اور پیتے تھی اور نیند بھر کو سوتے تھے اور مجسم ہات پاؤن اور بڑا سر رکہتے تھے قد انکا چار پانچ ہاتھہ کا لمبا تہا۔ دشمنون کے خوف سے بہاگ جاتے تھے اور چھپ جاتے تھے۔ اور سر مین عطر و تیل ملے تو خوش ہوتے تھے اور یہود کے ہاتہہ سے مار بھی کہائے بقول عیسویان چونتیس برس کی عمر مین مصلوب ہوئے۔ اور ای خدا اے خدا کیون میرا ہاتھہ چھوڑ دیا کر کے چلا کے جان دیئے اپنے کو آپ بچا نہ سکے دوسرون کو کیا بچا ینگے اس چونتیس برس کے عرصہ مین کبھی نہ کہے کہ مین خدا ہون اور الوہیت میری مین ہے ایسے ایک مخلوق و بشر کو واجب الوجود ازلی اور لایزالی اور لا وجود تھے بولنا اور سمجھنا اور خدائے لم یزال کی صفات سے موصوف کرنا ضلالت و گمراہی ہے

ردعقیدۂ جامع الوہیت وبشریت۔ وہ جو عیسویان کہتے ہین کہ عیسیٰ علیہ السلام جامع الوہیت وبشریت کے تھے یہ عقیدہ بھی باطل ہے اسلئے کہ جمع ہونا دو ضدون کا ایک جا مین محال و غیر ممکن ہے۔ چنانچہ جمع ہونا آب و آتش کا اور خاک و باد کا غیر ممکن ہے اور عیسیٰ علیہ السلام مین کل صفات بشریت کے تھے نہ الوہیت کے۔ اور انہون نے کبھی نہین فرمایا کہ مین جامع ہون الوہیت و بشریت کا۔ ویسا کسی انجیل مین بھی مرقوم نہین۔ اگر ہو تو بتلا دو۔ یہہ عقیدہ متفق علیہ نہین اسمین علمائے عیسوی کو بڑا اختلاف ہے یونانی حکیم اور مشرقی فیلسوفون مین سے فرقہ دوسیٹی نے کہا ہے۔ ایک روح عیسیٰ پر بعد اصطباغ کے اترا تہا اسنے وقت مصلوبیت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر چڑھ گیا تہا۔ اس بات کو اکثر اہل مصر اور مشرقی عیسویون نے پسند کیا اور اختیار کر لیا اور ابیونی فرقہ سے بعضون نے عیسیٰ علیہ السلام کو محض آدمی کہا ہے اور بعضون نے کہا کہ روح قدس کی قوت سے عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوا اور تہمن کا فرقہ بھی عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت مین خلاف رکہتا تہا۔ عقیدہ انکا یونانی اور مصر کے ملکون مین پہیلا اور بعضے علما اور فضلا انگلستان کے اور جرمن کے اور دوسرے اہل فرنگستان کے بھی عیسیٰ کی الوہیت کا انکار کیا ہے اور اریس جو اسکندریہ کے قسیسون سے تہا مسیح کو حادث اور مخلوق کہا ہے اور یہ عقیدہ صدہا سال مروج رہا اور کوئی دلیل عقلی یا نقلی عیسویون کے پاس واسطے اثبات اس عقیدہ کے نہین ہے اور سبب ہے کہ دلیل عقلی اسکی کہان ہے۔ عقل تو اثبات سے ان عقیدون کے کوسہا کوس بہاگتی ہے بلکہ بطلان پر انکے حکم کرتی ہے۔ کذا فی ابطال التثلیث۔ ردعقیدہ یعنے عیسیٰ علیہ السلام کی ذات محیط عالم ہے۔ عیسائی کہتے ہین کہ ذات عیسیٰ علیہ السلام کی محیط عالم اور واقف جزو کل تہی یہ عقیدہ بھی بیہودہ و بے اصل ہے۔ کیونکہ فقط خدا کی ذات

محیط ہی ہر ایک جاہ اور ہر ایک چیز پر۔ اور کوئی چیز اسکے علم سے خارج نہین۔ کیا زمین کیا آسمان اور بالا و پست سب اسکی
تحت نظر ہین ؎ محیط ست علم ملک بر بسیط ٭ قیاس تو بر وی نگردد محیط۔ یہ صفت عیسیٰ کی ذات مین نہ تھی
کیونکہ انہونے تولد ہوکر ماںکی گود مین پرورش پائے۔ اور متی باب ۲ ورس ۱۴ انکی حفاظت کے واسطے مصر مین چھپائے گئے اور ۱۲
ورس اسرائیل کے ملک مین آکر رہے اور ایک جاہ چھوڑکر دوسری جاہ گئے تو اول کی جاہ اُنسے خالی رہجاتی تھی۔ دیکھو اب
آسمان پر تشریف رکھتے ہین زمین اُن سے خالی ہے۔ اس صفت کے آدمی کو ہر جاہ پر محیط تھے اور ہین بولنا درست نہین اس
اشکال کا جواب پادری صاحبان یون کہتے ہین کہ انمین دو مرتبے ہین ایک مرتبہ الوہیت کا دوسرا مرتبہ بشریت کا
موافق اقتضای بشریت کے حادثات علویہ مین گرفتار آئے تھے انتہا۔ ایسا جو عیسیٰ بشر تھے سو سچ ہے مگر انمین مرتبہ
الوہیت کا نہ تھا۔ اور وہ برخلاف عقیدہ اہل اسلام اور فرقہ ہائے منوتلیر اور شس نی صیبر کے ہے اور دلایل نقلی اور عقلی
سے بھی الوہیت عیسیٰ کی ہرگز ثابت نہین ہوتی چنانچہ ستی نادیبر سعد اروی زبان مین تالیف ہوکر مدراس مین سنہ ۱۸۔۔ع
مین چھاپا ہوئی ہے سو کتاب ترسبے سر ترم کے ۱۲۱ صفحہ مین ہے کہ یوتیکس جو بڑا فاضل اور مالک گیر تھا اُسکا عقیدہ
یہ تھا کہ مرتبہ بشریت اور مرتبہ الوہیت عیسیٰ کی ذات مین ملکر ایک ہوگیا تھا اور اسی کتاب کے ۱۴۵ صفحہ سے لکھتا ہے
کہ فرقہ منوتلیر کا عقیدہ یہ تھا کہ عیسیٰ کو ایک ہی مرتبہ تھا دو نہ تھے اور یہ عقیدہ ہر ایک جاہ رواج پایا اور اسی کو فرقہ
تیوڈورس اور سرکی لیس اور بہت سے پادریان اپنا عقیدہ گردانتے تھے اور حزقی ائیل بادشاہ بھی اسکا معتقد تھا
اور اسکے شہرت دینے مین سعی کرتا تھا اسکے بعد سے کے بادشاہان بھی اسی عقیدہ کے قائل تھے۔ اس عقیدہ کا انکار کیا سو
پادری مارٹن اور ستاسی مکسیم سزا قتل کی پائی۔ اسی کتاب کے ۳۳۴ صفحہ سے لکھتا ہے کہ فرقہ سوسی نیر کا عقیدہ یون
تھا کہ عیسیٰ مخلوق تھے۔ اور خداوند تعالیٰ سے بزرگی حاصل کئے تھے۔ اور روح القدس اللہ تعالیٰ کی ایک صفت چلی
ہے یہ عقیدہ ملک امریکہ مین جاری ہے اور مارکنی ٹوشس کے حدود مین اکثر لوگ اس عقیدہ کو قبول کئے ہین۔ اور بہت سے
فاضلان پیرو اسکے ہین انتہا۔ اسیطرح سے سنہ ۱۸۳۰ مین زبان انگریزی مین مطبوع ہے سو سامانس چرچ کے ۱۴۰ صفحہ
مین مذکور ہے پس عیسیٰ مین مرتبہ الوہیت اور بشریت ہر دو تھے بولنا اور انکی ذات کو محیط عالم سمجھنا درست نہین ہمارے
اس اعتراض کے رد مین پادری صاحبان یہہ تین دلیل بیان کرتے ہین۔ پہلی دلیل یہہ ہے کہ خدا نے جیسا کہ اشعیاہ کو
دیکھا۔ اشعیاہ باب ۶ ورس ۱ ویسا ہی بعد صلیب کے عیسیٰ یوحنا کو دیکھا۔ مکاشفات باب ۱ ورس ۱۳۔ دوسری دلیل یہہ ہے
کہ خدا نے صمویل سے ملکر گفتگو کیا۔ کتاب اول صمویل باب ۳ ورس ۱۰ ویسا ہی عیسیٰ نے بھی دمشق مین حنیا سے ملکر گفتگو کیا۔
اعمال باب ۹ ورس ۱۰ تیسری دلیل یہ ہے کہ عیسیٰ فرماتے کہ مین زمانہ کی آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہون متی باب ۲۸ ورس ۲۰

جواب - ای پادری صاحبو دلایل مذکورسے ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ عیسیٰ کی ذات محیط عالم ہے کیونکہ اسطرح اکثر اولیا اللہ اپنے مشاہدہ کرنے والون اور یاد کرنے ہارون کو ایک ہی وقت مین اماکن متعددہ مین نظر آتے اور تلقین وامداد کرتے ہین چنانچہ فوایدبدریہ مین ہے کہ ایک جہاز دریا کی موجون مین سپڑکر قریب غرق ہونیکے تہا اس مین جتنے سو لوگ بہت ہراسان ہوئے اور نبی صلعم کو یاد کئے آپکی مدد چاہے اسوقت آنحضرت ان لوگون مین سے ایک بزرگ کو اپنے روبت سے مشرف کیا کرکے صلوٰۃ تنجینا پڑہنے کا حکم دئے اس درود کے پڑہنے سے جہاز طوفان سے اور موج سے نجات پایا اسکے سوائے گلشن ایمان مین ہے کہ سفیان ثوری رحمت اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شہر سے باپ بیٹے ملک حج کو جانیکے ارادہ سے سفر کئے اثنا راہ مین باپ مرگیا اور سر اوسکا مانند سور کے ہوا اور چہرہ بدل گیا اس حالت کو بیٹا دیکہکر آزردہ وغمگین ہوا اور دیکہا کہ ایک بزرگ نورانی چہرہ اوسکے باپ کے پاس تشریف لایا اور اسکے چہرہ پر دست مبارک پہیرا اسکی برکت سے اوس مردے کی صورت بدل گئی اور اوسکا چہرہ اول کے مانند ہوگیا - یہ دیکہکر اسکا بیٹا دامن مبارک اس بزرگ کا پکڑکر نام پوچہا - فرمایا کہ مین محمد رسول اللہ بن عبداللہ صاحب قران ہون انتہا - اور محبوب القلوب مین ہے کہ لشہ فرضی نامی سوداگر چودہ اونٹ پر شکر کی گونیان لادکر نیشاپور کی راہ سے جاتا تہا اثنائے راہ مین چار اونٹ گم ہوگئے ہرچند جستجو کیا نہ پایا غمناک ہوکر پیر دستگیر حضرت عبدالقادر میران محی الدین جیلانی قدس سرہ العزیز کو یاد کیا اور استعانت چاہا تب آنحضرت ایک پہاڑی پر نظر آئے اور ہات کی اشارے سے اوسکو بلائے اوسنے وہان دوڑا آیا - اور اس پہاڑی کی دامن مین اپنے گم شدہ اونٹون کو چرتے دیکہکر پکڑ لیا انتہا - اولیا اللہ اپنے اپنے مریدون اور معتقدون کو دکہائی دئے ہین اور گفتگو کئے ہین ویسا ہی عیسیٰ اصمویل وغیرہ کو دکہائی دئے ہون گے اس سبب سے انکی ذات کو محیط عالم جاننا صرف نادانی ہے ردعقیدہ ذات عیسیٰ عالم الغیب - عیسائی کہتے ہین کہ عیسیٰ عالم الغیب تہے - یہ عقیدہ بہی باطل ہے کیونکہ صفت عالم الغیب کی خداوند تعالیٰ کی ذات مین کامل ہے اور وہ جاننے والا ہر چیز وکل کا ہے دانا ظاہر وباطن کا اور بینا اشیاء دیدنی ونادیدنی کا ہے اور علم غیب سوائے اللہ تعالیٰ کے عیسیٰ وغیرہ انبیا اور اولیا کو حاصل نہین - دیکہو مرقس باب ۱۳ ورس ۳۲ مین عیسیٰ فرماتے کہ اسدن یعنے قیامت اور اس گہڑی کی بات سوائے باپ کے نہ فرشتے جو آسمان پر ہین اور نہ بیٹا کوئی نہین جانتا اور متی باب ۲۱ ورس ۱۸ سے لکہتا ہے کہ جب عیسیٰ صبح کو شہر مین آنے لگا اسے بہوک لگی وہ انجیر کا ایک درخت راہ مین دیکہکر اسکے نزدیک آیا لیکن پتون کے سوائے اسپر کچہہ نہین پایا تب بولا آج سے تجہہ مین کبہی پہل نہ لگے اور اسی انجیل کے باب ۱۰ ورس ۴۹ مین ہے کہ تب یسوع کہڑا رہا اور انہین بلاکے یعنے اندہون کو بلاکے کہا کہ تم کیا چاہتے ہو - مین تمہارے لئے کیا کرون گا - اور یوحنا باب ۱۱ ورس ۳۴ یسوع نے پوچہا تم نے اسے یعنے مردے کو کہان رکہا انتہا - ورسہائے مذکور کے معنے کو غور سے دیکہکر فرمائے کہ عیسیٰ کو علم غیب تہا یا نہین اگر ان کو علم

ہوتا تو قیامت فلانے دن آئیگی کرکے فرماتے اور بے پہل انجیر کے درخت کی پاس جاکر تلاش انجیر کی نہیں کرتے اور مردیکہ
کہان رکہے ہین کرکے نہ پوچہتے۔ اور اندہون کو بلاکے تم کیا چہتے ہو کرکے بہی نہ پوچہتے۔ اس کلام سے صاف ظاہر
ہوتا ہی کہ عیسیٰ کو علم غیب نتہا۔ ایسی بشر کو ظاہر و مخفی چیزون کا جان نیوالا اور دل کے ارادون کا پہچاننے والا سمجہنا
خطاہی فاش ہی مگر اللہ تعالیٰ کی استعانت سی بعض اخبارات بہ طور پیش گوئی و معجزے کی انہون نے فرمائی ہین۔ ایسا تو اکثر انبیا
اور اولیاء امت محمدیہ بہی خبر غیب کی دئیے ہین چنانچہ فواید بدریہ مین لکہا ہی کہ قباس بدر کی جنگ مین کافرون کی ساتھ
آیا تہا۔ اسکے نظر مین مسلمان بہت کم دستے تہے جب کافرون کو شکست ہوئی انکے ساتہہ قباس بہی بہاگا۔ اور بہاگتا
بہاگتا دل مین بولا کہ ایسا کوئی نہین بہاگتا مگر عورتان۔ اسکے بعد جب وہ نبی صلعم کی حضور مین آیا تب آنحضرت
اسکو دیکہکر فرمائے کہ اے قباس بول کہ تو بدر کے جنگ مین بہاگتے وقت مردان ایسا نہین بہاگتے مگر عورتان کرکے
خیال کیا نہین۔ پس قباس اسکو قبولا اور ایمان لایا تہا۔ اور اسی کتاب مین مروی ہی کہ مکہ فتح ہوے بعد ایک روز ابوسفیان
نبی صلعم کی مجلس مین بیٹہکر دلمین تجویز کرتا تہا کہ پہر آنحضرت سے جنگ کرنے کیواسطے لوگونکو جمع کرنا تب آنحضرت۔ اسکی
پیٹ پر ہات مارکر فرمائی کہ تو ایسا ارادہ کیا تو اللہ تجہے رسوا کریگا تب ابوسفیان بولا کہ یارسول اللہ آپ نی میری دل کی بات
فرمائے۔ اب مجہے یقین ہوا کہ تحقیق آپ نبی برحق ہین انتہا۔ اور مروی ہی کہ نوفل بن حارث بدر کی جنگ مین اسیر ہوا تہا اسنے
جدے مین اپنا مال چہپا رکہا تہا۔ اس کی کسی کو اطلاع نہ تہی نبی صلعم اسے فرمائی کہ تو فدیہ دے تو تجہے چہوڑ دیتے ہین۔
کہا کہ میرے پاس کچہہ مال نہین ہے۔ تب آنحضرت فرمائی کہ تو جدے مین اپنا مال رکہا تہا سو کیا ہوا۔ یہ سنکر نوفل بولا کہ مین گواہی
دیتا ہون کہ آپ بیشک اللہ تعالیٰ کے رسول ہین۔ اور مروی ہی کہ ملک حبش مین ایک بادشاہ تہا نام اسکا نجاشی مذہب
کرسٹ چہوڑکر مسلمان ہوا۔ جس روز اُسنے وہان انتقال کیا وہ کیفیت اسی روز نبی صلعم اصحابون سے فرمائی اور اسپر نماز
جنازہ بہی پڑہے۔ اسوقت آنحضرت مدینہ منورہ مین تشریف رکہتے تہے۔ اور یہی مروی ہی کہ ملک فارس کی بادشاہ پرویز
کو نبی صلعم فرمان روانہ کئے کہ تو ایمان لا اس سبب سے خفا ہوکر یمین کی حاکم کو لکہا کہ آنحضرت کو اسیر کرکے اپنے پاس روانہ کرو
اس نے دو شخص کو آنحضرت کی جناب مین روانہ کیا۔ تاکہ آپکو لاوین۔ انہون نے جناب تقدس مآب مین حاضر ہوکے اور احوال
عرض کئے۔ وہ سنکر فرمائے کہ تم صبح کو آؤ۔ پس ہر دو چلے گئے۔ بموجب حکم کے صبح کو جناب مین حاضر ہوئے آنحضرت
انکو دیکہکر فرمائی کہ تمہارے بادشاہ کو اوسکا بیٹا شب گذشتہ قتل کیا۔ اب جاؤ یہ کیفیت تم اپنے حاکم سی کہدو۔ الغرض وہ
دو نو واپس اپنے حاکم پاس گئے اور وہ کیفیت سب معلوم کرائے۔ اسیوقت خبر آئی کہ شاہ پرویز کو اسکا بیٹا قتل کیا
اور تخت پہ بیٹہا۔ حاکم نے اس امر کو معجزہ آنحضرت کا تصور کیا۔ اور ایمان سی مشرف ہوا۔ اور یہی نبی صلعم بطور

پیشگوئی کے خبر دئے ہین کہ ملک یمن اور شام اور عراق اور فارس اور کرمان وغیرہ کو اہل اسلام تسخیر کرینگے ویسا ہی وقوع
مین آیا۔ اور یہہ ممالک اب تصرف مین اہل اسلام کے ہین اسکی صداقت کتب تواریخ سے ظاہر ہے۔ اور یہی آنحضرت صلعم
خبر دئے ہین کہ ملک ہندوستان تصرف سے اہل اسلام کے نکل جائیگا ویسا ہی ہوا سواب ہم بچشم خود دیکھتے ہین ۔
ای صاحبو بطور پیشگوئی کے عیسیٰ خبر غیب دئے ہونگے اس سبب سے انکو عالم الغیب سمجھنا درست نہین ۔ رد عقیدہ ذات
عیسیٰ کفارہ گنہ آدم ۔ وہ جو عیسویان کہتے ہین اور اعتقاد رکھتے ہین کہ آدم کا گنہ اُنکے اولاد کو لاحق ہوا۔ اسی سبب
سے کل بنی آدم جہنمی ہوئے ہین۔ اُنکے گناہونکی بخشش و معافی کے لئے عیسیٰ دنیا مین پیدا ہوکر صلیب مین مارا جاکر جان
دے تین دن تین رات جہنم مین رہا انتہا۔ نعوذ باللہ ۔ یہہ کیا مہمل عقیدہ ہے جسکے دیکھنے اور سننے سے
نفرت آتی ہے اور کذب اسکا کتب مقدسہ سے ثابت ہوتا ہے اس بدعقیدہ کا جواب لکھنے کو اول ابراہیم مین اور خدا
مین جو عہد و پیمان ہوا سو ہم بیان کرتے ہین وہ قابل غور ہے۔ دیکھو کتاب پیدایش باب ۱۸ ورس ۲۲ سے ورس ۳۲ تک
لکھا ہے تب وے مردم وہان سے اپنا منہ پہیر کر سدوم کی طرف گئے پر ابراہیم ۔ ہنوز خداوند کے حضور مین کہڑا رہا۔ تب ابراہیم
نزدیک جاکر بولا کیا تو نیک کو بد کے ساتہہ ہلاک کریگا۔ شاید پچاس صادق اس شہر مین ہون کیا تو اسے ہلاک کریگا
اور ان پچاس صادقونکی خاطر جو اسکے درمیان ہین اس مقام کو نچھوڑیگا۔ ایسا کرنا تجہسے بعید ہے کہ نیک کو بد کے ساتہہ مار ڈالے
اور نیک بد کے برابر ہوجاوین یہہ تجہسے بعید ہے۔ کیا تمام دنیا کا انصاف کرنیوالا انصاف نہ کریگا۔ اور خداوند کہا کہ اگر مین
سدوم شہر کے درمیان پچاس صادق پاؤن تو مین انکے واسطے تمام مکان کو چھوڑ دونگا تب ابراہیم نے جواب دیا
اور کہا کہ اب دیکہو کہ مین نے خداوند سے بولنے مین جرات کی اگرچہ مین خاک اور راکہہ ہون شاید پچاس صادقون سے پانچ
کم ہون کیا ان پانچ کے واسطے تو تمام شہر کو نیست کریگا اور اسنے کہا اگر مین وہان پینتالیس پاؤن تو شہر کو نیست نکرونگا
پہر اسنے اس سے کہا کہ شاید وہان چالیس پائی جاوین تب اسنے کہا کہ مین اُن چالیس کے واسطے بہی نکرونگا۔ پہر اسنے کہا
مین منت کرتا ہون کہ اگر خداوند خفا نہون تو مین پہر کہون شاید وہان تیس پائے جاوین ۔ وہ بولا کہ اگر مین وہان تیس
پاؤن تو مین یہہ نہ کرونگا۔ پہر اسنے کہا دیکہہ مین نے خداوند سے بات کرنے مین جرات کی شاید وہان بیس پائے جاوین ۔ وہ
بولا مین بیس کے واسطے بہی اُسے نیست نکرونگا۔ تب اسنے کہا مین منت کرتا ہون کہ خداوند خفا نہو تب مین فقط ایکے
بار پہر کہون شاید وہان دس پائے جاوین ۔ وہ بولا مین دس کے واسطے بہی اُسے نیست نہ کرونگا ۔ انتہا ۔
ای عیسوی صاحبو اگر ایک شہر مین دس مرد صادق ہون تو اُونکے واسطے اس شہر کو نیست و نابود نہ کرونگا فرمایا
سو ارحم الراحمین آدم کی ذات واحد نے کئی سو گنہ کے باعث کروڑہا کروڑ اور بے حساب نیک و بد بنی آدم کو جہنم مین

ڈالیگا یا نہ ڈالیگا سو اب خوب تجویز کرو تا تمکو معلوم ہو جاوے کہ آدم کے گناہ کے واسطے ہرگز اُن کو جہنم مین نہ ڈالیگا اور روسیوں باب
مرقوم الصدر سے صاف ظاہر ہی کہ بنی آدم مین صادق اور نیک بندے بھی ہین ۔ گناہ گار اور بدکار بھی ہین پس کل بنی آدم
کو گنہگار کہنا اور آدم کا گناہ اُن کے لاحق ہوا جاننا بیجا ہے کیونکہ بنی آدم مین جو شخص نیکی کریگا نیکی کی جزا اور جو کہ گناہ و
بدی کریگا بدی کی سزا پاویگا ۔ باپ کیا سو گناہ بیٹے کو لاحق ہرگز نہ ہوگا عدالت و نصفت کا تقاضا یہی ہی جو مذکور ہوا اسکے
برخلاف پولس اور حواریان کہتے ہین سو محض غلط اور بدعقیدہ ہی کیونکہ کوئی نبی نہ کہا کہ آدم کا گنہ اُسکے کل ولاد کو لاحق ہوا
ویسا توریت و زبور مین بھی نہین آیا ۔ پس وہ کیفیت حواریونکو کیونکر معلوم ہوئی سو ظاہر نہین ہوتی ہے اور اسکا حوالہ
اناجیل مین بھی نہین ہی وہ بے سند اور بے اصل کیفیتنا اعتبار کے لایق نہین وہ حواریونکا ایجادی عقیدہ ہی نہ منصوصی اور
بے اصل ہے اور دروغ اس عقیدیکا کتب توراتسے ظاہر ہوتا ہی دیکھو ۔ کتاب دوم سلاطین باب ۱۴ ورس ۶ پسران خونیون
کے بچونکو قتل نہین کیا ۔ جیساکہ موسیٰ کی شریعت استثنا باب ۲۴ ورس ۱۶ کی کتاب مین لکھا ہی کہ جسمین خداوند نے فرمایا کہ بیٹون
کے بدلے باپ دادونکو قتل مت کرو ۔ اور نہ باپ دادونکو بدلے بیٹونکو ۔ بلکہ ہر ایک شخص اس گنہ کے سبب جو اسنے کیا ہو مارا جاوے
کتاب یرمیاہ باب ۳۱ ورس ۲۹ و ورس ۳۰ ۔ ان دنون مین یہ پہر نہ کہا جاویگا کہ باپ دادون نے کچے انگور کہا ہے اور لڑکون کے
دانت کھٹے ہوگئے ۔ کیونکہ ہر ایک اپنی بدکاری کے سبب مریگا ۔ ہر ایک جو کچے انگور کہایا اسکے دانت کہٹے ہوگئے انتہا سو اسکو
دیکھو کہ اس دنیا مین جو شخص کہ خون کرتا ہی اسی شخص کو حاکم سولی دیتا ہی نہ اسکے فرزندونکو ۔ یا باپ دادا کو چونکہ بندگون
مین اس طورکی عدل و انصاف ہو تو خدا کی انصاف اس سے بھی افضل و اکمل ہوا چاہیئے ۔ برخلاف اسکے آدم کے گنہ
کے سبب کل بنی آدم گنہگار ہونے سمجھنا اور اعتقاد کرنا نادانی ہے ۔ اور ستی نادسیر زبان اردو مین تالیف کیا ہی سو کتاب ترجمے
سر ترم کی ۹ و ۱۲ صفحہ مین لکھا ہی کہ پلیجیس عالم کا اور اسکے پیرو ون کا عقیدہ یون ہی کہ آدم کیا سو گنہ اسکے ساتھ جاتا رہا
اوسکی اولاد کو لاحق نہین ہوا اور آدم گنہ کرنیکے آگے جیساکہ وہ معصوم تہا ویسا ہی تمامی آدمی پاک پیدا ہوتے ہین ۔ اور وے
اپنے اعمال سے ایمان دار ہو سکتے ہین ۔ اس عقیدیکو شہر کارتیج کے اکثر باشندے اختیار کرلئے اور سی لیس نامی سناسی نے اس
عقیدیکو ہر ایک جا مے پہیلایا ۔ انتہا ۔ ان دلایل سے ثابت ہوتا ہی کہ آدم کا گنہ اُنکی اولاد کے لاحق نہین ہوا ۔ اسکے سوائے
کتاب حزقی ایل باب ۱۸ ورس ۳ و ۲۱ و ۲۲ بیٹا باپکی بدکاری کا بوجہ نہین اٹہاویگا ۔ نہ باپ بیٹیکی بدکاری کا بوجہ اٹہاویگا
صادق کی صداقت اسی پہ ہوگی اور شریر کی شرارت اسی پہ پڑیگی لیکن اگر شریر اپنے ساری خطاؤن سے جو اسنے کئی ہین
باز آوے اور میرے سارے حکمون کو حفظ کرے اور جو کچہ شرع مین درست اور روا ہی کرے تو وہ یقیناً جیتا رہیگا نہ بخشا جائیگا
وہ نہ مریگا ۔ اسکے ساری گناہ جو اس نے کئے ہین اسکے لئے محسوب نہونگے اپنی راست بازی مین جو اسنے کی وہ جیگا ۔ انتہا

دلیل منقولہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ آدم کا گنہ اوسکی اولاد کو لاحق نہین ہوا۔ اور آدمؑ اپنے کیے ہوے گنہ سے بعد گریہ وزاری توبہ
کرنیکے باعث انکا گنہ خدانے بخش دیا ہے پھر انکو عاصی بولتے رہنا بدبختی ہے اور وہ جو عیسویان کہتے ہین کہ خدانے فرمایا ہے کہ مین
گنہگارونکو سزا دونگا پس اپنے فرمان کے موافق انکو سزا دینا واجب ہے سزا نا دیکر انکے گناہان بخشنے تو جھوٹا ٹھہریگا۔ لہذا اپنے
بیٹے عیسیٰؑ کو دنیا مین روانہ کیا تاکہ مارا جاکے گنہگارون کی بخشایش کا کفارہ اور وسیلہ ہووے۔ چنانچہ یوحنا کے پہلے خط کے باب ۲
ورس ۲ مین ہے۔ اور وہ ہمارے گنہ کا کفارہ ہے فقط ہمارے گناہونکا نہین بلکہ تمام دنیا کے گناہونکا بھی انتہا۔ علاوہ بریان اینکہ
جوادین ساباطی نے اپنے رسالے مین ذیل اس عقیدہ کے یعنے وہ ہماری نجات کے لیے مبتلا ہوا۔ قول مسیحیون کو یون نقل کیا ہے
کہ جب خلقت مین اختلاف پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے نبیون کو بھیجا اور جب خلقت نے انبیا کی فرمانبرداری نہ کی باپ نے چاہا کہ
سبکو ہلاک کرے اور عذاب دیوے۔ بیٹے نے معارضہ کرکے کہا کہ مجھے جانے دے کہ انکے پاس جاکر سمجھاؤن پس مجسم ہوکر انکی طرف گیا
اور انکے واسطے تمام رنج اٹھائے اور سولی پر چڑھا اور مدفون ہوا اور جہنم مین گیا انتہا۔ اور عقیدہ انصاری عیسویونکا کتاب
الصلوٰۃ مین جو بحکم بادشاہ جاس ۱۶۶۳ع مین چھپی ہے یون نقل کرتا ہے کہ مسیح ہمارے لیے مرا۔ اور دفن ہوا انتہا۔
جوادین ساباطی نے ذیل مین اس عقیدہ کے لکھا ہے کہ کشیش مارطیروس نے اسکو مجھے یون سمجھایا کہ جب مسیح مجسم ہوا سب عوارض انسانی
اٹھانے پڑے پس اسلیے جہنم مین جاکر عذاب پایا بعد اسکے نکلا اور ساتھ اپنے انسبکو جو پہلے اسکے جہنم مین عذاب پاتے تھے
نکال لایا۔ مین نے پوچھا کہ کوئی دلیل نقلی اسکی ہے بولا کہ یہ عقیدہ ہے محتاج دلیل کا نہین اس جاے ایک مسیحی بیٹھا تھا کہنے لگا
کہ باپ بہت سخت دل تھا نہین تو بیٹے کو تین روز جہنم مین پڑا رہنے نہ دیتا۔ مارطیروس وہ سنکے خفا ہوا۔ انتہا۔ اور رسالہ
گفتگو مین جو فی مابین مجتہد صاحب شیعی لکھنوی اور پادری پی۔ یوسف ولف صاحب کے رمضان المبارک سنہ [illegible]ھ مین ہوئی تھی
لکھا ہے کہ مجتہد صاحب نے طعناً پادری صاحب سے یہ مسئلہ بھی پوچھا۔ پادری صاحب نے جواب دیا کہ کیا مضائقہ ہے جو اپنی
امت کو بچانے کے لیے جہنم مین پڑے۔ انتہا۔ فی ابطال التثلیث۔ ای ما جو عبارت مرقوم الصدر سے صاف ظاہر ہوتا ہے
کہ عیسویونکا عقیدہ کلی یہی ہے کہ خداوند تعالیٰ اپنے بیٹے یعنے عیسیٰؑ کو محض عیسویونکے نہین بلکہ تمام دنیا کے گناہونکے معافی
کے لیے کفارہ اور فدیہ ہونے کے واسطے پیدا کیا اور وہ اسی کام کے لیے صلیب مین مارا جاکے تین دن اور تین رات
جہنم مین رہے انتہا۔ یہ عقیدہ ہیچ در پوچ ہے۔ پانچ وجہ سے اسکو ہم رد کرتے ہین۔ وجہ اول۔ یہ کہ معاف بدکار کرنے
دوسرے ایک بدکار کو قتل کرنا تو شرعاً و عرفاً جائز نہین بلکہ گناہ ہے۔ ویسا ہی یہ اللہ نیک صالح عیسیٰؑ کو بنی آدم کے گناہون کی معافی
اور کفارہ کے واسطے جانکر مارا اور جہنم مین ڈالا اعتقاد کرنا نادانی ہے۔ اور وہ ویسا کیا تو اسکو ظالم بولینگے مع ذالک اللہ
تو ظلم سے پاک ہے ایسے ظلم کا کام ہرگز کیا ہوگا نہ کریگا۔ وجہ دوم۔ آدمؑ کا گنہ ہی آدم کو لاحق ہوا اسکو [illegible] عیسیٰ کی

مان مریم بھی گناہگار ہوتی ہین۔ اسکے رحم مین نو مہینے رہکر اسکے خون حیض سے پرورش پا کے پیدا ہوئے سو عیسیٰ بھی گنہگار ہوتے ہین۔ یہ گنہگار دوسرونکی معافی کے واسطے فدیہ و کفارہ ہونا سودمند نہین ع این خویشتن گم است کرا رہبری کند + وجہ سوم لوگونکے گناہونکے واسطے عیسیٰ فدیہ و کفارہ ہوے ہوں تو ان کے گناہونکے عفو کے لئے کون فدیہ و کفارہ ہوا۔ اگر کہین کہ وہ اپنے گناہونکے معافی کے لئے آپ ہی کفارہ ہوے اور سوے ایسا انکا مرنا مردار موت ہوتا ہے اور مردار موت والا دوزخی ہے۔ وجہ چہارم۔ جہنم کی آتش مین علی الدوام سزا پاتے رہنے والے کروڑہا کروڑ عاصیون کے عفو کے لئے ایک گنہگار یعنے عیسیٰ کا کفارہ ہونا و فدیہ ہونا اور تین شبانہ روز جہنم مین رہکر نکلنا ہرگز کفایت نہین کر سکتا ہے۔ وجہ پنجم گناہ دو قسم کا ہے ایک وہ کہ خدا کے معاف کرنیکے لایق ہو سو وہ یہ ہے کہ اسکی عبادت نا کرنے سے یا اسکی نافرمانی کرنے سے آدمی گنہگار ہوتا ہے اس قسم کے گناہون کا بخشنے والا خداوند تعالیٰ ہے۔ دوسرا وہ کہ محض بندے کے معاف کرنیکے لایق کا ہے۔ وہ سو قتل نفس ہے موجب شرعی کے ہے اس قسم کے گناہون کا معاف کرنیوالا مقتول ہے ان ہر دو قسم کے گناہون مین سے کون سے قسم کے گناہون کی معافی کے لئے عیسیٰ فدیہ و کفارہ ہوے سو انجیل سے ثابت نہین ہوتا۔ اگر عیسیٰ نبی آدم کے گناہونکے معافی کے لئے فدیہ اور کفارہ ہوے سو سچ ہو تو پھر گناہان کرنے سے باز مت آو۔ بلا اندیشہ گناہان کیا کرو پھر کس واسطے پادریون سے اصطباغ لیتے ہو چہوڑ دو۔ اور مرد و زن رومن کاتلک کے پادری کے پاس جا کے گناہونکی معافی کا قبالہ کیون لیتے ہو۔ ای عیسوی صاحبو تمہارا وہ اعتقاد مہمل و بے اصل ہے کیونکہ انجیل متی باب ۱۳ ورس ۴۲ و ۴۱ مین ہے کہ ابن آدم اپنے فرشتونکو بھیجے گا اور وے اس کی بادشاہت مین سب گناہ کرنے والی چیزین اور بدکارونکو چننے کرینگے اور انہین جلتے تنور مین ڈالینگے۔ وہان رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ اور پولس افسیون کو لکھے ہین سو خط کے چھٹے باب کے ورس ۸ مین ہے کہ تم جانتے ہو کہ جو کوئی کچھ اچھا کام کریگا۔ کیا غلام کیا آزاد خداوند سے ویسا ہی پاویگا۔ اور انجیل متی باب ۲۵ ورس ۴۱ تب وہ بائین طرف والون سے بھی کہیگا۔ ای ملعونو میرے سامنے اس ہمیشگی کی آگ مین جاؤ۔ انجیل مارک باب ۹ ورس ۴۳ سے ورس ۴۷ تک۔ اگر تیرا ہات تجھے ٹھوکر کھلاوے تو اسے کاٹ ڈال کہ زندگی مین ٹنڈا داخل ہونا تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ دو ہات رکھتے ہوے جہنم کے بیچ اس آگ مین جو کبھی نہین بجھتی ہے ڈالا جاے جہان انکا کیڑا نہین مرتا اور آگ بجھتی نہین۔ اور اگر تیرا پاؤن تجھے ٹھوکر کھلا دے اُسے کاٹ ڈال کیونکہ زندگی مین لنگڑا داخل ہونا تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ دو پاؤن رکھتے ہوئے جہنم کے بیچ اُس آگ مین جو کبھی بجھتی نہین ڈالا جاے جہان انکا کیڑا نہین مرتا اور آگ نہین بجھتی۔ اور اگر تیری آنکھ تجھے ٹھوکر کھلا دے اسے نکال ڈال خدا کی بادشاہت مین کانا داخل ہونا تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ دو آنکھین رکھتے ہوے جہنم کی آگ مین ڈالا جاوے انتہا۔ اگر عیسیٰ نبی آدم

کہ گناہون کی معافی کے لئے فدیہ و کفارہ ہووے سو سچ ہو تو ورسہای مذکورہ مین بنی آدم سے صادر ہوتے ہین سو گناہون کے
معافی کیواسطے عیسیٰ کا کفارہ و فدیہ ہونیکے سبب سے تمہارے گناہ ان سب بخشے جاینگے کرکے لکہنا ضرور تہا۔ ویسا
نا لکہکر تیرا ہات پاؤن یا آنکہہ گناہ کا کرنے کا موجب ہو تو اسکو کاٹ دے کرکے لکہنے کا سبب نہ تہا۔ ان ورسون سے
پایا جاتا ہے کہ آدم کا گنہ اسکے اولاد کے لاحق نہین ہوا ہے جو شخص گناہ کریگا۔ وہ اسکی سزا پاویگا ان سب دلایل منقولہ
سے ثابت ہوتا ہے کہ بنی آدم کے گناہ کی معافی کے لئے عیسیٰ فدیہ اور کفارہ نہین ہوے۔ اور بہی عیسویان کہتے ہین کہ آدم
علیہ السلام اور اسکی زوجہ حوا کے گنہ کے باعث انکی اولاد کو موت اور رزق کی تلاش اور محنت اور دردزہ اور سانپ کا کاٹنا
وغیرہ مشقت لاحق ہوئی انتہا۔ ای صاحبو عقل کو بکار کہہ کر غور کیجیے کہ محض بنی آدم کے گنہ کی معافی کے واسطے عیسیٰ
صلیب مین مارے گئے۔ اور کفارہ ہوے سو صحیح ہو تو سب اذیت و تکلیف بنی آدم سے دور اور دفع ہو جانا لازم تہا ویسا
تو دفع نہین ہوئین۔ اس دلیل سے وہ عقیدہ بہی جہوٹا اور بے اصل معلوم ہوتا ہے۔ اور سائنس سمر جیو ہسٹوری کی ۱۴۱ صفحہ
مین لکہا ہے کہ عیسوی مذہب کے موجدین کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسیٰ کا مصلوب ہونا بنی آدم کی نجات کا باعث نہین ہوا انتہا
اور عیسوی کہتے ہین کہ عیسیٰ محض گناہونکی معافی کے واسطے پیدا ہوے اور بہ خوشی تمام موت کو قبول کرکے صلیب مین مارے
گئے انتہا۔ یہ عقیدہ بہی غلط ہے کیونکہ انجیل یوحنا باب ۱۱ ورس ۵۳ و ۵۴ و ۵۷ مین انہون نے یعنے عیسیٰ کو جان سے مارین
۵۴ اسلئے یسوع نے یہودیون مین ظاہر آنہ چلا پر وہان سے بیابان کے نزدیک افراہیم نام ایک مقام مین گیا اور اپنے
شاگردونکے ساتہہ وہان گذران کرنے لگا۔ ۵۷ سردار کاہنون اور فروسیون نے بہی حکم کیا تہا کہ اگر کوئی جانتا ہو کہ وہ یعنے عیسیٰ
کہان ہے دکہاوے تا کہ اوسے پکڑلین۔ اور انجیل لوقا باب ۲۲ ورس ۳۶ و ۳۸ کا خلاصہ یہ ہے کہ عیسیٰ اپنے حواریون سے کہے کہ اپنی
پوشاک بیچ کر تلوار مول لے تب انہون نے کہا کہ اے خداوند دیکہہ یہان دو تلوار ہین عیسیٰ نے ان سے کہا بس ہے انتہا۔ اسی
باب کے ۳ و ۴ و ۵ ورس کا خلاصہ یہ ہے کہ عیسیٰ کے بارہ حواریون مین سے ایک حواری جسکا نام یہودا تہا اسنے سردار کاہنون
سے رشوت کا اقرار کر لیکے عیسیٰ کو بتلا دینیکی تجویز کیا۔ اور انجیل متی باب ۲۶ ورس ۲۴ مین لکہا ہے کہ ابن آدم کی حقیقت عیسیٰ جیسا لکہا ہے
اسکا حال ویسا ہوگا لیکن اس شخص پر جسکے ہات سے ابن آدم پکڑوا دیا جاے۔ افسوس ہے کہ اس شخص کے لئے یہ بہتر تہا کہ وہ پیدا
نہوتا اور اسنے یعنے عیسیٰ پطرس کو اور زبدی کے دو بیٹونکو اپنے سات لیکے غمگین اور دردمند ہونے لگا تب اسنے کہا
میرا دل مرنے تک بہت غمگین ہے تم یہان سے میرے سات جاگتے رہو اور وہ یعنے عیسیٰ تہوڑی دور جاکے اوندہے منہہ گرا اور یہ
کہہ کے دعا مانگی ای میرے باپ اگر ممکن ہو تو اس پیالہ کو یعنے موت کو مجہہ سے گذر نے دے لیکن نہ ایسا کہ مین چاہتا ہون
بلکہ تو جیسا چاہتا ہے تب مریدون کے پاس آیا اور انہین سوتے پاکے پطرس سے کہا کیا تم ایک گہڑی بہی میرے ساتہہ جاگ نہ سکے

جاگو اور دعا مانگو اور پہر وہ دوبارہ گیا اور یہ کہکے دعا مانگنے لگا - اے میرے باپ اگر یہ پیالہ یعنے موت میرے پینے کے سواے مجہہ سے
گذر نہ سکے تو جو تیری مرضی ہے سو ہو - اور وہ پہر آکے انہیں یعنے حواریون کو پہر سوتے دیکہا - انکی آنکہین نیند سے
بہری ہین - اور انہیں چہوڑکر پہر گیا - اور وہی کہکے تیسرے بار دعا مانگی انتہا - ورسہاے مذکور سے ظاہر و ثابت
ہوتا ہی کہ عیسٰی موت کو ڈرکے بہاگے اور فراہم مین جا چہپے اور اپنے کو قتل کرنیکے لئے آنے ہارون کو مارنے واسطے تلوارین
تیار کر رکہے اور اپنے بتلا دینے والے کے حق مین بددعا کئے اور مرنے سے مغموم ہوگئے تہے اور موت اپنے کو نہ آنے کے
لئے تین بار اوندہے گرکے دعا مانگے - اور دعا مانگے سرکیا حواریونکو بہی کہے انتہا - اسطرح سے موت کو ڈرے سو اور
غمگین ہوے سو حالات کو غور کرنیسے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ بنی آدم کے گناہون کی بخشایش کے لیے عیسٰی بخوشی کام
اپنے کو آپ کفارہ نہیں دئے - اور بنی آدم کے گناہونکا بوجہہ اپنے ذمہ پہ نہیں لئے - مگر تم وہ جو کہتے ہو چونکہ
عیسٰی جامع الوہیت اور بشریت کے تہے لہذا اس جگہہ مین اپنی بشریت کو ظاہر کرنے کیلئے وہ سب تصدیع اور
تکلیف اوٹہائی انتہا - یہ عقیدہ بہی مہمل ہے کیونکہ مردہ پرستی پڑہکے جل مرتی ہے سو ہندوانی عورت اور گناہ
کی بخشش کی نیت سے گنگا ندی مین گر مرتے سو ہندوان بہی تو بشر ہین دیکہو وے لوگ بے خوف وخطر کے اور بے
اندیشہ کے ثابت قدم رہکر پہول وصندل لگا خود کو آراستہ کرکے مرتے اور جان دیتے ہین اور گہبراتے نہیں - عیسٰی ان
سب سے کمتر تو نہیں تہے ویسے جناب فی الحقیقت بنی آدم کے گناہون کی معافی کے واسطے فدیہ وکفارہ ہونا چہتے
تو بخوشی تمام ہنستے کہیلتے صلیب مین مارا جاتے ویسا تو نہیں کئے مگر انہون نے موت کو ڈرکے تین بار سجدہ جاکے
دعا مانگنے کے سبب اللہ تعالی انکو دشمنون کے ہاتہہ سے بچالیا - اور آسمان پر اٹہا لیا - اے صاحبو حق سبحانہ تعالی
غفار و ستار ہی آدم وحوا بہت گریہ وزاری وعجز سے توبہ استغفار کرنیکے باعث غفور الرحیم ان کا گنہ بخشا اور وے
معصوم ہوے - دیکہو ۱۴۵ زبور ۱۸ و ۱۹ ورس مین ہے کہ خداوند انکے سب سے جو اسکو پکارتے ہین نزدیک ہے اور ان سب سے
جو سچائی سے اسکو پکارتے ہین وہ ان لوگونکی مراد جو اس سے ڈرتے ہین پوری کریگا - وہی انکی فریاد سنیگا اور انہیں
بچائیگا - ویساہی ۲۰ زبور ورس ۵ مین اور ۳۷ زبور ورس ۴ مین لکہا ہی انتہا - ورسہاے مرقوم الصدر کے موافق
آدم کا توبہ مقبول بارگاہ الہی کا ہوچکا - اور ان کا گنہ بخشا گیا پہر ان کو گنہگار کہنا اور انکا گنہ بنی آدم کو لاحق ہوا
بولنا بیجا ہے - اگر یہ پوچہتے ہو کہ آدم کا گنہ بخشا گیا ہو تو پہر اونکو اپنے مقام عدن مین نہ جاکر دنیا مین اقامت
کرنے کا کیا سبب ہے - ہم کہتے ہین کہ اللہ تعالی کا یہہ ارادہ تہا کہ آدم وحوا کو دنیا مین رکہکر اونکی اولاد ونسل سے
دنیا کو آباد کرے - اسلئے پہر انکو عدن کو نہیں بہیجا - اللہ تعالی عادل وغفار ہے اور جبار وقہار بہی ہے جو شخص

کہ اسکی عبادت کو چھوڑکر غیر کی عبادت و پرستش کرتا ہی یا اسکی وحدانیت و صفات مین غیر کو شریک کرتا ہی یا اُسکو باپ بیٹے یا بیٹے پنے کا عیب لگاتا ہی اسکے حق مین انصاف و عدالت کریگا اور اسکو سزا دیگا - ہرگز نہ بخشے گا - چنانچہ یرمیاہ باب ۱۳ و ۱۰ و ۱۴ - ورس مین ہی کہ یہہ بُرے لوگ جو میرا کلام سننے سے انکار کرتے ہین اور اپنے دل کی سرکشی کے پیرو ہوتے اور بیگانے معبودون کا پیچھا کرکے اُنکی بندگی کرتے اور انہین پوجتے ہین وے اس کمربند کی مانند ہونگے جو کسی کام کا نہین اور مین انہین سے ایک دوسرے پر بیٹون کو اور باپون کو یکسان ڈالونگا - خداوند کہتا ہے مین شفقت نہ کرونگا اور ہرگز رعایت نکرونگا اور رحم نہ دکھاؤنگا بلکہ انہین ہلاک کرونگا - اور انجیل متی باب ۱۲ ورس ۳۲ اور جو کوئی ابن آدم کی بدگوئی کرتا ہی وہ اوسے معاف کیا جائیگا - پر کوئی روح قدس کی بدگوئی کرے وہ اسے معاف کیا نہ جائیگا نہ اس جہان مین نہ اُس جہان مین انتہا - اے صاحبو جو شخص کہ خدا کو وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ جانتا ہے اور اسکی وحدانیت و قدرت مین غیر کو شریک نہین کرتا ہو اور نبی صلعم وغیرہ انبیا پر اور قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے وہ مرتکب گناہان صغیرہ و کبیرہ کا ہوا ہوے - اور صدق دل سے توبہ و استغفار کرے تو یقین ہی کہ ارحم الراحمین اسکے گناہان بخشیگا اسمین شک نہین - متی باب ۱۲ ورس ۳۱ - کہ مین تمسے سچ کہتا ہون کہ لوگون کی ہرطرح کا گنہ اور کفر معاف کیا جائیگا - مگر وہ کفر جو روح کے مقابلے مین ہو آدمی کو معاف کیا نہ جائیگا انتہا - ورسہاے مذکورہ سے ثابت ہوتا ہے کہ خداوند تعالیٰ مشرکون کے حق مین عدل اور انصاف کرکے انکو عذاب دیگا اور گنہگارونکے حق مین رحم کرکے اُنکے گناہان بخشیگا - ایسا سبب ہونے پر بنی آدم کے گناہ کے معافی کیواسطے عیسیٰ علیہ السلام صلیب مین مارے گئے اُنکے گنہ کا کفارہ ہوئے اعتقاد کرنا جہل و نادانی ہے سواے اسکے بندگونکے گناہونکی معافی کے لئے خداوند تعالیٰ نے کئی طریقے وجوہات قرار دئے ہین ان مین سے تہوڑے یہان لکہے جاتے ہین - کتاب احبار باب ۴ - ۲۰ و ۲۱ و ۲۴ و ۲۶ و ۳۱ و ۳۵ اور ۵ باب ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۶ ورسون مین اور کتاب گنتی باب ۱۵ - ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ ورسون مین اور بہی کئی جاگہ مین لکہا ہی کہ جو شخص کہ گناہ کرتا ہے اگر اسنے گنہ کی معافی کے لیے گوسفند یا گاؤ قربانی کیا اور فدیہ دیا یا نذرانہ دیا تو اسکے گناہان بخشے جائینگے انتہا - یقین ہے کہ اسطرح کی قربانی وغیرہ دینے سے کروڑہا عاصیون کے گناہان بخشے گئے ہون اور بخشا یا جاتے ہین - ایسا سبب ہوتے پر بنی آدم کے گناہون کی معافی کے واسطے عیسیٰ علیہ السلام مصلوب ہوکر تین رات تین دن جہنم مین رہکر ماسلف کے گنہگارونکا گنہ بخشا کے جہنم سے نکالے بولنا عین مسخری و ٹھٹھی اس جناب پاک کی ہے - اور کتاب گنتی ۱۴ باب ۱۹ و ۲۰ ورس مین دعا موسیٰ کی یون ہی کہ اب تو اپنی رحمت کی فراوانی سے اس امت کا گناہ بخشدے جیسا کہ تو مصر سے لیکے یہانتک لوگون کو بخشتا رہاہے خداوند نے فرمایا کہ مین نے تیرے کہے سے بخشا انتہا -

اس دلیل سے ثابت ہوتا ہی غفور الرحیم نے اپنے انبیا کی دعا قبول کرکے انکی امت کی عاصیون کی گناہان بخشدیا ہے
یہ سو اسکا کرم و فضل ہے اسی طرح سی غفار الذنوب از راہ کرم و فضل کے ہماری نبی صلعم کی شفاعت وو عاسی اُنکے امت کے
عاصیون کی گناہان بلاشک و شبہہ بخشیگا۔ اور بھی یشعیاہ باب ۴۵ ورس ۲۲ قول خدا کا یون ہے کہ میری طرف رجوع لاؤ
تاکہ تم نجات پاؤ اے زمین کی کنارونکے ساری رہنے والو کہ مین خدا ہون اور میرے سوای کوئی نہین اور کتاب استثنا باب ۵
ورس ۱۰۔ انہین سی جو میرے دوست ہین اور میرے حکمون کو یاد رکھتے ہین ہزارون پہ رحم کرتا ہون انتہا۔ ان دلایل سے
ثابت ہوتا ہی کہ اللہ کی فرمانبرداری اور محبت جو شخص کہ کریگا اور اس سے جو مغفرت چاہیگا۔ اسکے گناہان حق سبحانہ تعالیٰ
معاف کریگا۔ ان تمام راہ نجات کو حواری صاحبان تجویز نا کرکے اللہ تعالیٰ نبی آدم کے گناہون کی معافی کی واسطے
اپنے ایک لوتے بیٹے کو دنیا مین بہیج کر فدیہ و کفارہ دیا بولتے ہین سو مہمل عقیدہ ہے کیونکہ گناہ کی معافی کرنے کو سپند اور
گائی وغیرہ قربانی کئے سر یکا خداوند تعالیٰ کہا ہی سو حکم کافی ہوتی پہ اسنے اپنے بیٹے کو فدیہ و کفارہ کرنی کی حاجت نہین
ای صاحبو از زمانہ آدم تا ایندم عیرونکے بخشایش کے واسطے کوئی شخص اپنے فرزند کو قربان نہین کیا لیکن ابراہیم
خدا کی حکم کے موافق اپنے فرزند اسماعیل ؑ کو اسکے راہ مین قربانی کرنے گئے۔ اسوقت اللہ سبحانہ تعالیٰ نے جبرئیل ؑ کو بہیج
کر انکو بچالیا اُنکے در عوض گوسفند کو قربانی کرا دیا۔ ایسا الرحم الراحمین لوگون کی بخشش کیواسطے اپنے بیٹے کو فدیہ دیا کہنا
بیجا و کفر ہے۔ اس قربانی کی عادت آج تک اہل اسلام مین جاری ہے اور وہ جو عیسویان کہتے ہین کہ ابراہیم قربانی کے لئے اپنے
فرزند اسحاق کو لیگئے تھے یہ صرف جھوٹ ہی۔ اور توریت کی کتب مین سی کسی ایک کتاب مین یا زبور مین ایسا نہین لکھا ہی کہ اللہ
تعالیٰ اسپنے بندون کی بخشایش کے واسطے اپنے فرزند کو قربانی کریگا یا کفارہ یا فدیہ دیگا مثال سلیمان باب ۲۱ ورس ۳ کہ راستی
اور انصاف کرنا خداوند کے نزدیک قربانی کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہی انتہا۔ یہان تک کی بیان سی خوب ثابت ہوچکا ہے
کہ آدم کا گنہ انکی اولاد کو لاحق نہین ہے جو کوئی نیکی کریگا ثواب و جزا پاویگا۔ اور جو گنہ کریگا عذاب و سزا پاویگا۔ و عقیدہ مصلوبی عیسیٰ کی
وہ جو عیسویان کہتے ہین اور عقیدہ رکھے ہین کہ عیسیٰ صلیب مین مارا جاکی جان دئے یہ صرف جہوٹ ہی اگرچہ کذب اسکا
اول کے جواب مین مرقوم ہے۔ سو دلایل منقول و معقول سے ظاہر و باہر ہے تاہم اور بہی چند دلایل کہ جسکے مطالعہ سے
کذب اس عقیدہ کا واضح ہوتا ہی۔ ہم بیان سے لکھتے ہین کہ عیسیٰ مصلوب نہین ہوئی جسوقت یہودان اُنکے گرفت و گیر کا
قصد کرکے گہر کو محاصرہ کئے انکو خدا کے حکم سی فرشتے آسمان پہ پہنچا دئے جو شخص کہ انکو اسیر کرنے کے لئے آپ تشریف
رکہتے تھے سو حجرے مین جرات کرکے گہسا خدا کے حکم سے شکل و شباہت اسکی مانند عیسیٰ کے ہوگئی۔ اسکو یہود پکڑ کے
صلیب مین مارے جب حقیقت اس حال کی یہود پہ ظاہر ہوئی باہر بول نہ سکے ماری شرم کے کہنے لگے کہ عیسیٰ کو ہم مصلوب

کردیئے انتہا۔ لہذا اللہ قرآن کے ۴ ویں سورہ کے ۱۵۶ ویں آیت مین فرماتاہے کہ عیسیٰؑ قتل ہوے نہین مگر ان کا شبیہ قتل و مصلوب ہوا۔ قولہ تعالی۔ وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ترجمہ اور اونکے کہنے پر کہ ہم نے مارا مسیح عیسیٰؑ مریم کے بیٹے کو جو رسول تہا اللہ کا اور نہ اسکو مارا ہے نہ سولی پر چڑہایا ہے لیکن وہی صورت بن گئی اور اونکے آگے جو لوگ اسمین کئے باتین لگاتے ہین وے اسجگہ شبہہ مین پڑے ہین کچہہ نہین انکو اسکی خبر مگر اٹکل پر چلنا اور اسکو مارا نہین بے شک بلکہ اٹہا لیا اللہ نے اپنی طرف اور ہے اللہ زبردست حکمت والا انتہا۔ سوا اسکے ٹیلر تصنیف کیا ہے سو ہسٹوری آف محمدنیزم نامی کتاب کی ۳۴ صفحہ مین اشارہ کیا ہے۔ فرقہ سیرنہ بیر کہتا ہے کہ عیسیٰؑ مصلوب ہوا نہین لیکن دوسرا ایک شخص مصلوب ہوا انتہا اور فرقہ باسلیدی اور دوسٹی اور کارپوکراتس سرنتہی کہتا ہے عیسیٰؑ مصلوب ہوا نہین بیان ان فرقونکا اس رسالے کے فصل دوازدہم مین آیا ہے۔ سوا اسکے سیل کیا ہے سو انگریزی ترجمہ قرآن جو ۱۸۵۰ع مین لنڈن مین طبع ہوا ہے اسکے ۴۲ صفحہ مین لکہا ہے کہ قدیم فرقے والے کرسٹ کے یعنے باسلیدی اور کارپوکراطس کا عقیدہ یہ تہا کہ مسیح مصلوب ہوا نہین مگر اسکا شبیہ یعنے شمعون سرنی مصلوب ہوا۔ اور بہی اسی صفحہ مین لکہا ہے کہ ایک عیسوی فاضل فوٹیس نامی نے اپنی کتاب کے ۱۱۴۔ اور ۲۹۱ صفحہ مین لکہتا ہے کہ مین نے سفر حواریون کے بیان مین ایک کتاب دیکہا نام اوسکا سفر حواریان تہا اسمین الیسا مرقوم تہا کہ مسیح مصلوب نہین ہوا مگر اسکے عوض مین دوسرا شخص مصلوب ہوا اسکو مصلوب دینے والونپر مسیح ہنستا تہا چنانچہ اس ہنسنے کی کیفیت ترلیانڈ نامی فاضل نے اپنی کتاب ناظریس مین مفصل لکہا ہے باوجود اسکے مسیح کے عوض اسکا شبیہ مصلوب ہونیکی بابت مین علماء مسیحی جو الزام محمدؐ پر اور قرآن پر لگاتے ہین سو انکی خطا ہے۔ انتہا۔ اے عیسوی صاحبو تمہاری شریعت مین آیا ہے جو شخص کہ گناہ گار اور خدا کا لعنتی ہے وہی شخص مصلوب ہوگا نہ معصوم و پاک شخص۔ ایسا ہوتے پر عیسیٰؑ جو خدا کے نبی اور پیارے اور پاک ذات تہے ان کو مصلوب ہوے اور لعنتی ہوکر ہم کو گناہونسے چہڑائے کرکے تم رکہتے ہین سو اعتقاد اور پولس گلتیونکو لکہے ہین سو خطا ہے نعوذ باللہ من ہذا الاعتقاد کیونکہ کتاب باب ۲۱ ورس ۲۳ مین ہی ویسا تحریر کئے ہین سو بیان یہہ ہے کہ کتاب استثنا باب ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ ورس مین ہے۔ کہ جو شخص کہ گناہ گار اور واجب القتل ہے درخت پر لٹکایا جاوے اور اسکی لاش کو رات بہر نہ رکہکر نکال کے گاڑ دینا اسلئے زمین ناپاک ہووے اور وہ خدا کا لعنتی ہے۔ انتہا۔ عیسیٰؑ تو

تو واجب القتل اور خدا کی لعنتی نہ تھے پس انکو مصلوب ہوئے بولنا اور لعنتی قرار دینا عین تحقیر اور اہانت ہو اور نیک کی بدلے بدکار کفارہ یا فدیہ دیا جانا سزاوار ہے مگر بدکار کی بدلے نیک کار کو کفارہ دینا بڑا ظلم ہے چنانچہ امثال سلیمانؑ باب ۲۱ ورس ۱۸ شریر لوگ صادقون کے بدلے اور خطا کار راست بازونکے بدلے فدیہ دئے جاینگے انتہا۔ اس ورس کے موافق ایسا پایا جاتا ہو کہ عیسیٰ نیک کار نہ تھے مگر شریر خطا کار تھے لہذا صادقونکے بدلے فدیہ دئے گئے۔ نہ گنہگارونکے لئے اسکے سوا کتاب استثناء ۲۷ باب ۲۶ ورس جو کوئی اس شریعت کی سب باتونپر قائم نہ رہے اور انپر عمل نہ کرے اسپر لعنت سب جماعت کہے آمین انتہا۔ تم کہتے ہو کہ عیسیٰؑ لعنت مین سہ شبانہ روز مبتلا تھے اس صورت مین موافق ورس مذکور کے معلوم ہوتا ہو کہ انہون شریعت پر قایم نہ تھے اور گنہگار تھے اسلئے لعنت مین مبتلا ہوئے تھے ایسے گنہگار کا مصلوب ہونا دوسرے گنہگارونکے نجات کا سبب ہو نہین سکتا برخلاف اسکے عیسیٰؑ لعنتی ہوکر ہمکو لعنت سے چھڑالے کرکے پولس گلتیون کو لکھے ہین سو خط ۳ باب ۱۳ ورس مین تحریر فرماتے ہین سو مین مسخرہے اور وہی پولس نے رومیونکو لکھا ہے سو خط ۸ باب ورس ۳۴ کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا کے سیدھے بازو عیسیٰؑ بیٹھا ہے اور ہماری سفارش کرتا ہے انتہا۔ یہ مضمون رد کرتا ہے اول خط کے مضمون کو کیونکہ اسمین آپ نے صاف لکھدیا کہ عیسیٰؑ لعنتی ہوکر ہمکو لعنت سے چھڑائے وہ سچ ہو تو پھر عیسیٰؑ ہمارے لئے خدا پاس سفارش کر رہا ہے بولنا عبث ہو یہ ہر دو خط ایک دوسری تکذیب کر رہے ہین اب یہان ایک بات سمجھنے کی ہے کہ خدا مختار ہے کہ خواہ عیسیٰ کی اُس سفارش کو قبول لے یا رد کرے ایسی گمانی سفارش پر تکیہ کرنا برخلاف عقل کے ہے اسوا اسکے انجیل متی ۹ باب ۶ ورس کا خلاصہ یہ ہے کہ عیسیٰؑ فرمائے کہ تم جانو ابن آدم کو زمین پر گنہ کے معاف کرنیکا اختیار حاصل ہے انتہا۔ ایسے جناب کہ جنکو گناہونکی معافی کا اختیار حاصل ہے انہون کو امت کی گناہونکی معافی کیواسطے مصلوب ہوئے لعنتی ہوئے اور خدا کے سیدھے بازو بیٹھ کر سفارش کرتے ہین بولنا عقل سے بعید ہے چونکہ پولس حواری نہ تھے واہی تباہی باتین اپنے خطوط مین تحریر کردئے تاکہ لوگون مین اپنی بزرگی ظاہر ہوئے اُن باتونکو عیسویان خدا کا کلام اعتقاد کرتے اور جھگڑتے ہین سو تعجب ہے عیسیٰؑ کی بزرگی اور فضیلت کے انکار کا ارادہ نبی صلعم کو ہوتا تو آپ نے یہودیون کے قول کو ثابت کرکے ایسا فرماتے کہ عیسیٰؑ خدا کی نبی نہ تھے مکار و جادوگر و جھوٹے تھے۔ ویسا تو نہین فرمائے مگر ایسا فرمائے ہین کہ روح القدس کی مدد سے مریم کے بطن سے عیسیٰؑ بے باپ کے پیدا ہوئے اور خدا کی نبی تھے معجزے بھی بتائے ہین اور آسمان پر تشریف لیگئے ہین زمانہ اخیر مین زمین پر نزول فرماینگے دجال لعین کو قتل کرینگے انکو خدا سے کتاب انجیل کی عطا ہوئی تھی انتہا۔ اگر عیسیٰؑ مصلوب ہوئے سو سچ ہوتا تو وہ بھی صاف صاف فرمادیتے ہرگز اسکا انکار نہ کرتے اسکے پوشیدہ کرنے سے

آپکو کچھہ فائدہ نہین تہا۔ اور ظاہر کرنے سے نقصان بہی نہین تہا۔ ایسے ایک نکمی کام کو آپ نے پوشیدہ کئے سمجھنا عقل کی
کوتاہی ہے بقول شخصے۔ عقل کوتی صدا روقی - اگر تم یہ پوچھتے ہو کہ اگر عیسیٰ مصلوب نہوتے تو انکے حواریان اناجیل
مین مصلوب ہونے کو سچ کرکے لکہنے کا کیا سبب تہا ہم جواب دیتے ہین کہ جس وقت یہودیان عیسیٰ کو پکڑنے آئے تب
حاضرین سے پطرس وغیرہ بہاگ گئے وہ نہین دیکہے کہ یہودیان عیسیٰ کو گرفت وگیر کئے یا انکے شبیہہ کو۔ مگر مصلوب
ہوا تہا سو شخص عیسیٰ کی مشابہت والا ہو جسے اسکو صلیب پر حواریان دیکہکر سمجہہ گئے کہ عیسیٰ یہی ہے اور مشہور کئے
اور اپنی انجیلون مین بہی ایسا ہی لکہدئے ان کا یہ لکہنا اکثر جائے ایک دوسرے کی مخالفت رکہتا ہے ہم اس اختلافات مین
سے چند یہان تحریر کرتے ہین دیکہو انجیل متی کے ۲۶ باب ۴۷ ورس سے ۵۳ ورس تک کا خلاصہ یہ ہے کہ یہودا جو
ان بارہون مین سے ایک تہا آیا اور اس کے ساتہہ ایک بڑی بہیڑ اور تلوارین اور لاٹہیان لئے ہوئے سردار کاہنون
اور قوم کے بزرگون کی طرف سے آ پہنچے اور اسکے پکڑوانے والے نے انہین یہ کہہ کے پتہ دیا تہا کہ جسے مین نے چومون
وہی عیسیٰ ہے اسکے پکڑ لینا۔ پہر اسنے یسوع پاس آکر کہا ای ربی سلام اور چوم لیا یسوع نے اس سے کہا کہ ای میان
تو کاہیکو آیا تب یہودیون نے آکر یسوع پر ہات ڈالے اور پکڑ لئے اور یسوع کے ساتہیون مین سے ایک نے ہات بڑہاکر
اپنی تلوار کہینچی اور سردار کاہن کے نوکر پر چلاکر اسکا کان اڑا دیا۔ تب یسوع نے اسے کہا کہ اپنی تلوار میان مین کر کیونکہ
جو تلوار کہینچتے ہین تلوار ہی سے مارا جاوینگے کیا تو نہین جانتا کہ مین ابہی اپنے باپ سے مانگسکتا ہون اور وہ فرشتون کی
فوجون بارہ سے زیادہ میرے لئے حاضر کردیگا۔ انتہا۔ برخلاف متی کے لوقا نے اکثر باتین اپنی انجیل مین کم وزاید تحریر
کیا ہے چنانچہ انجیل لوقا ۲۲ باب ۴۷ ورس سے ۵۳ ورس تک لکہا ہے کہ وہ یہ کہہ رہا تہا کہ دیکہو ایک بہیڑ دکہائی دی
ایک ان بارون مین سے جو یہودا کہلاتا تہا انکے آگے آگے ہوکر یسوع پاس آیا کہ اسکو چومے۔ تب یسوع نے اس سے کہا کہ
ای یہودا کیا تو ابن آدم کو بوسے پکڑواتا ہی انہون نے جو اسکے گردا گرد تہے وہ حال جو ہونے والا تہا دیکہا اس سے
کہا اے خداوند کیا ہم تلوار چلاوین اُن مین سے ایک نے سردار کاہن کے نوکر کو لگائی۔ اور اسکا داہنا کان اڑا دیا تب یسوع
نے جواب مین کہا اتنے پر رہنے دو اور اوسکے کان کو چہوکر چنگا کردیا پہر یسوع نے سردار کاہنون اور ہیکل کے سردارون اور بزرگون کو
جو اس پر چڑہکر آئے تہے کہا کہ تم جیسے چور پکڑنے کو تلوارین اور لاٹہیان لیکر نکلے ہو مین ہر روز ہیکل مین تمہارے ساتہہ تہا
اور تمنے مجہپر ہات نہ ڈالا انتہا۔ اے صاحبو انجیل متی کے عبارت مذکور مین اور انجیل لوقا کی عبارت مین کس قدر
اختلاف ہے سو خوب غور سے دیکہلو سوا ان ہر دو انجیل کی عبارت کے برخلاف یوحنا اپنی انجیل مین لکہے ہین سو عبارت کو
بیان کرتا ہون وہ بہی مہربانی سے مطالعہ کرنا لازم ہے۔ انجیل یوحنا ۱۸ باب ۲ ورس سے ۱۲ ورس تک لکہا ہے

کہ یہودا بھی جسنے اسے پکڑوادیا وہ جگہہ جانتا تہا کہ یسوع اکثر اپنے شاگردون کی ساتہہ وہان جایا کرتا تہا۔ تب یہودا سپاہیون کا ایک غول اور سردار کاہنون اور فریسیون سے پیادہ لیکے مشعلون چراغون اور ہتیارون کے ساتہہ وہان آیا اور یسوع نے سب کچہہ جو اسپر ہونے والا تہا جان کے آگے بڑہا اور ان سے کہا کہ تم کسے ڈہونڈتے ہو انہون نے اسے جواب دیا یسوع ناصری کو تب یسوع نے انہین کہا کہ مین ہون اسوقت یہودا بھی جسنے اسے پکڑادیا انکے ساتہہ تہا۔ اور جونہین اسنے انہین کہا کہ مین ہون وے پیچھے ہٹے اور زمین پر گر پڑے تب ان سے پہر پوچہا کہ تم کسے ڈہونڈتے ہو وے بولے یسوع ناصری کو۔ یسوع نے جواب دیا کہ مین نے تمہین کہا کہ مین ہون پس اگر تم مجھے ڈہونڈتے ہو تو انہین جانے دو یہ اسلیئے ہوا تاکہ وہ کلام جو اسنے کہا پورا ہو کہ جنہین تو نے مجھے دیا مین نے انمین سے ایک کو بھی گم نہ کیا۔ تب شمعون پطرس نے تلوار جو اس پاس تہی کہینچی۔ اور سردار کاہن کے نوکر پر چلائی اور اس کا داہنا کان اڑا دیا اس نوکر کا نام ملکہوس تہا۔ تب عیسیٰؑ نے پطرس سے کہا اپنی تلوار میان مین کر کیا وہ پیالہ جو میرے باپ نے مجھکو دیا مین نہ پیون تب سپاہی اور صوبیدار اور یہودیون کے پیادون نے ملکے یسوع کو پکڑا اور باندہا انتہا۔ ای صاحبو جو تم کہتے ہو کہ یہودیان وغیرہ عیسیٰؑ کو گرفت وگیر کرکے لے گئے انتہا۔ وہ غلط ہے اگر وہ سچ ہوتا اور اس حالت کو متی وغیرہ حواریان دیکھے ہوتے تو البتہ وہ کیفیت انہون اپنے اپنے انجیلون مین بغیر اختلاف کی ایک ہی طور پہ لکہے ہوتے کیونکہ وہ بچشم خود نہین دیکھے تھے لہذا جو جو حواری جیسا جیسا خارج سے سنا تہا ویسا ہی اپنی انجیل مین لکھدیا انکا لکہنا اعتبار کی قابل نہین۔ سوائے اون اختلافات کے دوسرا بڑا اختلاف یہہ ہی کہ اسی باب کے ۱۰ ورس سے ظاہر ہے کہ عیسیٰؑ کو پکڑنے کی وقت پطرس حاضر تہا اور اسنے نوکر پہ تلوار چلائی کہتے ہین۔ برخلاف اسکے انجیل متی باب ۲۶ ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ ورس سے ثابت ہوتا ہی کہ پطرس خود قسمیہ اقرار کیا ہے کہ عیسیٰؑ کو نہین جانتا۔ اس صورت مین اس دسوین ورس کی کیفیت جو بالا مذکور ہوی صریح جہوٹی پائی جاتی ہے۔ سوائے اسکے اسی ۲۶ باب کے ۵۷ ورس سے ۶۲ ورس تک لکہا ہی کہ جنہون نے یسوع کو دستگیر کیا تہا وے سردار امام قیافا پاس جہان کاتب اور مشایخ جمع ہوئے تہے اسے لیگئے تب سردار امام اور مشایخ اور مجلس نے یسوع پر جہوٹی گواہی طلب کی تاکہ اوسے قتل کرین پر کوئی نہ ملی آخر کو دو جہوٹے گواہ آکے بولے کہ اوسنے کہا کہ مین خدا کی عبادتگاہ کو ڈہا کے تین دن مین پہر بنا سکتا ہون تب سردار امام نے اٹہکر اس سے کہا تو جواب نہین دی تجہپہ کیا گواہی دیتے ہین لیکن یسوع چپ رہا پہر سردار امام نے اٹہکر اس سے کہا کہ مین تجہے زندہ خدا کی قسم دیتا ہون کہ اگر تو سچ مسیح خدا کا بیٹا ہی تو تو ہم سے سچ کہہ۔ یسوع نے اس سے کہا۔ تو نے آپہی کہا۔ تب سردار امام نے اپنے کپڑے پہاڑ کی کہا یہ کفر کہہ چکا ہے اب ہمین اور گواہون کا کیا درکار ہے

دیکھو اب تم نے اسکا کفر بکنا سنا اب کیا سوچتے ہو۔ وے جواب مین بولے وہ قتل کے لایق ہے تب انھون نے اوسکے
منہہ پر تھوکا اور گھونسے ماری انتہا۔ اور انجیل متی ۲۷ باب ورس ۱۲ کہ جب سردار امام اور مشایخ اوسپر فریاد کر رہے
تھے وہ کچھہ جواب نہین دیتا تہا ۱۳ تب پلاط نے اوس سے کہا کیا تو نہین سنتا کہ وے تجھپر کیا کیا گواہی دیتے ہین
پھر اوسنے جواب مین ہرگز ایک بات نکی چنانچہ حاکم نے بہت تعجب کیا ورس ۱۷ جسوقت وے اکٹھے تھے پلاط نے
انسے کہا تم کسکو چاہتے ہو کہ مین تمھارے لئے چھوڑون براباس کو یا یسوع کو۔ ۲۶۔ تب اوس نے براباس کو اون کے
لئے چھوڑ دیا اور یسوع کو کوڑے مارکے صلیب پر کھینچنے کیلئے انکو سونپا انتہا۔ برخلاف اسکے انجیل لوقا باب ۲۲
ورس ۵۴ مین ہے کہ تب وے اوسے یعنے یسوع کو پکڑکے لے گئے اور سردار امام کے گھر لے آئے ۶۳ وے مرد جن کے
حوالے یسوع تہا اوسے ٹھٹھون مین اڑاتے اور مارنے لگے باب ۲۳ ورس ۱ کہ ساری جماعت اوٹھکے یسوع کو پلاط
پاس لیگئے ۶۔ جب پلاط نے جلیل کا نام سنا تو پوچھا کیا وہ جلیلی آدمی ہے۔ ۷ جب اوس نے جانا کہ وہ ہیرود کی
رعیت مین سے ہے تو اوسے ہیرود کے پاس جو اوسوقت یروسلیم مین تہا بھیج دیا۔ ۱۰۔ سردار امامون اور کاہنون نے
کھڑے ہوکے اوسپر بہت سی نالشین کین۔ ۱۱۔ تب ہیرود اور اوس کے لشکر نے اوسے حقیر کرکے ٹھٹھا کیا اور اوسے شاہانہ
لباس پہناکے پلاط پاس پھر بھیجا۔ ۱۳۔ پلاط نے سردار امامون اور فریسیون اور لوگون کو اکٹھے بلاکے کہا
۱۴۔ تم اس شخص کو لوگون کا گمراہ کرنے والا کہتے ہوئے میرے پاس لائے ہو۔ اور دیکھو مین نے تمہارے سامنے اوسے
آزمایا اور اس مین جن باتون سے تم نے اوسپر نالشین کی تہین میرے پاس کچھہ ثابت نہ ہوئی۔ ۱۵۔ اور نہ ہیرود
کی پاس کہ مین نے تمھین اسکے نزدیک بھیجا تہا اور دیکھو اوسنے ایسا کچھہ نہ کیا کہ قتل کے لایق ہو۔ ۱۶۔ پس مین اوسے
سزا دیکے چھوڑ دیتا ہون انتہا۔ ای صاحبو عیسیٰ کی گرفتاری کا حال جو متی اور لوقا لکھے ہین وہ بیشک ایک دوسرے کی
تکذیب کرتا ہے اور باہم بہت اختلاف رکھتا ہے اس مین کس کا جھوٹ اور کسکو صحیح جاننا۔ ہمارے پاس تو دو آیات
قرانی کے جو اس باب مین نازل ہوئی ہین ان ہردو کا لکھنا جھوٹا اور دروغ معلوم ہوتا ہے۔ ان ہردو انجیل کے
برخلاف انجیل یوحنا باب ۱۸ ورس ۱۳ مین ہے کہ پہلے اوسے حنا پاس جو قیافا کا سسر تہا لیگئے الخ۔ ۱۴
یہ وہی قیافا ہے جس نے یہودیونکو صلاح دی کہ لوگون کے لئے ایک شخص کا مرنا بہتر ہے انتہا۔ ایسے ایسے جھوٹی
باتونکو خدا کا کلام اور سچ جاننا عقل سے بعید ہے۔ رد عقیدہ زندہ ہونا عیسیٰ کا۔ وہ جو عیسویان کہتے ہین
اور کامل عقیدہ رکھتے ہین کہ یسوع فرماتے تھے کہ یونسؑ جیسا کہ تین رات دن ماہی کے شکم مین تھے ویسا ہی مین بھی
تین رات اور تین دن زمین کے اندر رہونگا۔ الغرض ویسا ہی یسوع مصلوب ہوکے موئے اور تین رات دن قبر مین رہکے

پہر زندہ باہر تشریف لائی انہا - یہ عقیدہ صرف غلط ہی یسوع نہ مصلوب ہوی اور نہ موئے اسکے ثبوت کی دلایل
اسکے آگے کے عقیدہ کی جواب مین گذر گئے اب ہم وہ دلیل بیان کرتے ہین جن کے مطالعہ سے مدفون ہونا یسوع
کا پہر زندہ باہر آنا انکا قبر سے جہوٹا ثابت ہو جائیگا - دلیل اول یوحنا باب ۲۰ ورس ۱ - ہفتے کے پہلے دن مریم
مگڈولی نے تڑکے ایسا ہنوز اندہیرا تہا قبر پر آئی اور پتھر کو قبر سے ٹلا ہوا دیکہا - ۱۱ ورس لیکن مریم باہر قبر
پر روتی کہڑی رہی اور روتی ہوئی جبکہ قبر مین جہکے نظر کی ۱۲ ورس تو دو فرشتے سفید پوشاک مین ایک کو
سرہانے دوسریکو پائنتانے جہان یسوع کی لاش رکہی گئی تہی بیٹہے دیکہے - ۱۳ - جنہون نے اسے کہا اے عورت
تو کیون روتی ہے اسنے انہین کہا اسلئے کہ وہ میرے خداوند کو لیگئے اور مین نہین جانتی کہ انہون نے اسے کہان
رکہا - اور متی ۲۸ باب ورس ۱ سبت کی بعد جب ہفتے کی پہلے دن پو پہٹنے لگی مریم مگڈولی نے اور دوسری مریم قبر کو
دیکہنے آئین - ۲ - دیکہو ایک بڑا بہونچال آیا تہا کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اترکے آیا اور اس پتہر کو قبر
سے ڈہلکا کے اس پر بیٹہہ گیا - ۳ اسکا چہرہ بجلی سا اور اسکی پوشاک سفید برف کی سی تہی - ۵ پس فرشتے نے
مخاطب ہوکر ان عورتون سے کہا تم مت ڈرو مین جانتا ہون کہ تم یسوع کو جو صلیب پر کہینچا گیا ڈہونڈتی ہو - ۶
وہ یہان نہین ہے - انجیل مارک باب ۱۶ ورس ۱ جب سبت کا دن گذر گیا مریم مگڈولی نے اور یعقوب کی مان مریم
اور سلومی نے خوشبو کی چیزین مول لین تاکہ آن کر اوسپر ملین - ۲ - ہفتے کے پہلے دن بہت سویرے سورج
نکلتے ہوئے قبر پر آئین - ۵ قبر مین جاکر انہون نے ایک جوان کو سفید پوشاک پہنے داہنے طرف بیٹہے ہوئے دیکہا -
اور گہبرا گئین - ۹ ہفتے کے پہلے دن وہ یعنے یسوع سویرے اٹہکر پہلے مریم مگڈولی کو جس مین سے اسنے سات
دیو نکالے تہے دکہائی دیا - ۱۰ - اسنے جاکے اسکے ساتہیون کو جو اسکے لئے غمگین اور روتے تہے خبر دی - ۱۱ وے
یہ سنکے کہ وہ جیتا ہے اور اسے دکہائی دیا ہے یقین نہ لائے - ۱۲ - اسکے بعد وہ دوسری صورت مین ان مین سے
یعنے دو حواریونکو جسوقت کہ وے پیدل چلتے تہے اور دیہات کی طرف جاتے تہے دکہائی دیا - ۱۳ - انہون نے بہی
باقی لوگونکو خبر دی مگر ان پر وے بہی یقین نہ لائے - لوقا باب ۲۳ ورس ۵۵ - اور وے عورتین بہی جو اسکے ساتہ
جلیل سے آئین تہی پیچہے پیچہے چلین اور قبر کو اور اسکی لاش کو کہ کسطرح رکہی گئی ہے دیکہتی تہین - ۵۶ - اور
پہر کے خوشبوئیان اور مرہم تیار کیا - لیکن شرع کے موافق سبت کی دن آرام کیا - باب ۲۴ ورس ۱ - اور وے اتوار
کی دن بڑے تڑکے ان خوشبوئیون کو جو تیار کئین تہی لیکے قبر پر آئین اور انکے ساتہ اور کتنی بہی تہین - ۲ -
اور انہون نے پتہر کو قبر سے ڈہلکایا ہوا پایا - ۳ - اور اندر جاکے خداوند یسوع کی لاش نہ پائی - ۴ - اور ایسا ہوا

کہ جدوی اس بات سی حیران تہے دیکہو دو شخص جہلملی پوشاک پہنے انکے پاس کہڑے تہے ۵ جب وے ڈرتے اور اپنے سر زمین پر جہکاتے تہین انہون نے انسے کہا تم کیون زندے کو مردون مین ڈہونڈہتیان ہو۔ ۶ – وہ یہان نہین ہے بلکہ اٹہا ہے۔ ۷ – یاد کرو کہ ہنوز جلیل مین تہا تم سے کیا کہا تہا کہ ضرور ہی کہ ابن آدم گناہگارونکی ہاتہہ مین حوالہ کیا جاے اور صلیب دیا جاے اور تیسرے دن اٹہے۔ ۱۰ – مریم مگدولی نے اور یوحنا اور مریم یعقوب کی مان اور دوسری عورتین جو ساتہہ تہین انہون نے رسولونسی یہ باتین کہین۔ ۱۱ – پر انکی باتین انہین کہانی سی بیہودہ سمجہ پڑین اور انکا اعتبار نکیا۔ ۱۲ – تب پطرس اٹہکے قبر کی طرف دوڑا اور جہککے دیکہا کہ صرف کفن پڑا ہے اور اس ماجرے سے تعجب کرتا ہوا اپنے گہر چلا گیا انتہا۔ اور ایک حیرت افزا کیفیت یہ ہی کہ مارک باب ۱۶ ورس ۱۴ – کہ آخر وہ یعنے یسوع ان گیارونکو جب وے ہی کہانے بیٹہے تہے دکہائی دیا انتہا۔ اور پولس جو قرنتیون کو لکہا ہی پہلے خط کی ۱۵ باب ۳ ورس مین لکہا ہے کہ مسیح ہماری گناہونکے واسطے موا۔ ۴ – اور گاڑا گیا۔ اور تیسری دن کتابونکے موافق جی اٹہا۔ ۵ کنیعا کو اور اسکے بعد بارہ نکو دکہائی دیا انتہا۔ ان ہر دو ورس کا مضمون ایک دوسریکی تکذیب کرتا ہی کیونکہ یسوع کی بارہ شاگردون مین سے ایک شاگرد یہودا نامی یسوع مصلوب ہونے کی آگے پہانسی لیکے مرگیا تہا وہ بہی ان مین تہا لہذا محض غلط ہے۔ مخفی مبادکہ شنبہ کو سبت کا دن کہتے ہین آگے کا دن جمعہ کا ہوتا ہی اور ہفتے کا پہلا دن یکشنبہ ہوتا ہی چنانچہ انجیل لوقا جو مرزا پور مین ۱۸۷۰ سنہ ع مین طبع ہوئی ہے اسکے باب ۲۳ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ ورس کی عبارت سی پایا جاتا ہے کہ شام کے چہہ گہنٹونکے قبل یسوع صلیب مین مارا گیا۔ اور متی ۲۷ باب ۵۷ ورس سے ۶۰ ورس تک مرقوم ہی سو عبارت سی یوسف نامی ایک شخص نے یسوع کی لاش کو شام کی وقت لیکر کفنایا اور دفنایا انتہا۔ ان صاحبو نامی ورسہاے مرقوم الصدر کے مضامین کو غور سے دیکہین تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع جمعہ کی دن تیسرے پہر کے وقت مصلوب ہوئے۔ اور اتوار کی صبح کو قبر سے نکلکے باہر آئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہی کہ انہون تین دن تین رات زمین کے اندر نہین رہے مگر دو رات ایکدن قبر مین تہے۔ چنانچہ پولس قرنتیون کو لکہا ہی سو پہلا خط باب ۱۵ تین چار ورس مین ہے کہ مسیح ہمارے گناہونکے واسطے موا اور گاڑا گیا تیسرے دن جی اٹہا انتہا۔ اس عبارت سی بہی ظاہر ہے کہ یسوع تین رات تین دن قبر کے اندر نرہے۔ یہ دلیل عیسویونکی اس عقیدہ بہلہ کو جو مذکور ہوا باطل کرتی ہے تنبیہ متی باب ۲۷ ورس ۵۹ – یوسف نے یسوع کی لاش کو لیکے دفنا دیا۔ ۶۰ بہاری پتہر قبر کے دروازے پر ڈہلکاکے چلا گیا ۶۶ انہون نے یعنی یہودیون نے جاکی پتہر پر مہر کرکے نگہبانون کو مقرر کرکے قبر کی نگہبانی کروائی انتہا۔ ای صاحبو بالا مرقوم ہی سر یکا محافظت کی ساتہہ مدفون تہے سو لاش کو دیکہنے جانیکی طاقت و قدرت مردونکو نتہی بلکہ کوئی مرد وہان گیا

بہی نہین ویسی خوفناک جگہہ مین اندہارے کی وقت عورتونکا جانا غیر ممکن ہے اس بابت مین اور لاش کو دیکہنے کے
باب مین اناجیل اربعہ کی عبارت باہم بہت اختلاف رکہتی ہے یہ حال بالا مذکور مین سوا قوال سے اگرچہ ظاہر ہے
لیکن ناظرین کی سہل فہمی کے لئے ان سب اختلافات کو انتخاب کرکے ذیل مین ہم لکہتے ہین یعنے یوحنا کی عبارت
سے صاف پایا جاتا ہے کہ مریم مگدلینی تن تنہا صبح کی ترکی اندہیرا رہتے پر یسوع کی قبر پر آئی اور پتہر کو قبر سے ٹلا ہوا
اور اس قبر مین دو فرشتے سفید پوشاک پہنے ہوئے ایک سرہانے دوسرا پاینتی بیٹھے ہوئے دیکہی۔ برخلاف اسکے
متی کی تحریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ مریم مگدلینی اور دوسری مریم صبح کی پو پہٹنے کے وقت قبر کو دیکہنے آئین اور
وہان دیکہی کہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اتر کے آیا اور اس پتہر کو قبر سے ڈہلکا کے اسپر بیٹہہ گیا اسکا چہرہ بجلی سا
اور پوشاک سفید برف سی تہی اس نے کہا یسوع یہان نہین ہے۔ برخلاف اسکے مرقس یعنے مارک مین مرقوم ہے
کہ وہی مریم مگدلینی اور یعقوب کی مان مریم اور سلومی خوشبو مول لین اور ہفتے کے پہلے دن بہت سویرے سورج نکلتے
ہوئے قبر پر آئین اور ایک جوان سفید پوشاک پہنے ہوئے دہنے طرف بیٹہا ہوا دیکہا۔ برخلاف اسکے اسی مرقس مین ایسا
لکہا ہے کہ ہفتے کے پہلے روز یسوع سویرے اٹہکر اسی مریم مگدلینی کو دکہائی دیا۔ برخلاف اسکے لوقا کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے
کہ وہی مریم مگدلینی اور یوحنا اور مریم یعقوب کی مان اور دوسری عورتین جو ساتہہ تہین دو شخص جھلگی پوشاک پہنے
انکے پاس کہڑے تہے اور کہے کہ یسوع یہان نہین ہے انتہا۔ اے صاحبو مریم مگدلینی وغیرہ عورات یسوع کی قبر
پاس گئے سو صحیح ہوتا تو وہ کیفیت ایک انجیل مین مرقوم ہے سو ویسا دوسری انجیل مین بہی بلا تفاوت لکہی جاتی ویسا
تو لکہی گئی نہین بلکہ ایک کا بیان دوسری انجیل کی کیفیت کو جہٹلاتا ہے ایسی ایسی جہوٹی بات پر عورات کی ایمان لانا اور
اسکو عقیدہ گردانا عقل سے بعید ہے۔ دلیل دوم۔ یسوع تین رات دن زمین کے اندر رہکر پہر زندہ باہر آنے کا
اقرار کئے کرکے عیسویان جو کہتے ہین وہ چند وجہ سے صرف غلط ہے — پہلا وجہ یہ ہے۔ اگر وہ صحیح ہوتا تو
مگدلینی مریم فرشتون سے ایسا نہ کہتی کہ میرے خداوند کو لے گئے مین نہین جانتی ہون کہ انہون نے اسے کہان رکہا ہے
بلکہ ایسا کہتی کہ میرا خداوند جیسا کہتا تہا ویسا ہی جی اٹہا ہے لیکن مین نہین جانتی ہون کہ اسنے کہان تشریف لیگیا ہے
دوسری وجہ یہ ہے۔ جبکہ مگدلینی مریم جا کر اسکے یعنے یسوع کے ساتہیون کو خبر دی کہ یسوع کو مین نے زندہ دیکہا اور
وہ مجہہ سے ملاقات کی انتہا۔ اس باتون کو وہ صاحبان قبول لیتے ہین اور ہرگز اسکا انکار نہین کرتے —
تیسری وجہ یہ ہے۔ انجیل مرقس باب ۱۶ ورس ۱۳۔ دو مرد جب باقی لوگون کے پاس جا کر خبر دئے کہ ہمنے یسوع
کو زندہ راہ مین دیکہے اس بات کو وہ لوگان قبول کر لیتے ہرگز اسکا انکار نہ کرتے — چوتہی وجہ یہ ہے۔ مگدلی مریم

اور یوحنا اور یعقوب کی مان مریم اور دوسری عورتین حواریون کے پاس جاکر خبر دئیین کہ یسوع کی قبر پاس دو شخص
جگمگی پوشاک پہن کہڑے ہوے ہم نے دیکہی اور وے ایسا کہے کہ کیون زندے کو مردون مین ڈہونڈتیان ہو
یسوع یہان نہین ہے اٹہکر چلا گیا ہے انتہا حواریان وہ کیفیت بھی سُنکر باور نہ کئے اور بیہودی باتین سمجہے —
پانچوین وجہ یہ ہے۔ پطرس اٹہکر قبر کی طرف دوڑا اور جہکر دیکہا کہ کفن پڑا ہے یسوع وہان نہین۔ اس ماجرے سے
اسنے تعجب کیا انتہا۔ پس اسکو لازم تہا کہ یہ سمجہین کہ یسوع فرماتے تھے سو ریکا جی اٹہے اور قبر سے نکلکر چلے گئے ویسا نا
سمجہکر اس ماجرے سے ویسے اسکو تعجب کرنے کا سبب نہ تہا۔ ایضا جیوان سب وجوہات سے خوب ثابت ہوتا ہی کہ
یسوع زندہ قبر سے باہر آنے کا اقرار ہرگز نہین کئے۔ اگر ویسا اقرار کئے ہوتے تو حواری صاحبان اس کیفیت کو یاد
رکہتے اور ہرگز فراموش نکرتے یسوع جی اٹہنے کی خبر سُنکر خوش ہوتے اسکا انکار نہ کرتے کیونکہ وی صاحبان عقلمند
وخبردار تھے نہ کہ دیوانے ونادان واہی بر عقل ودانش عیسویان خود پسند۔ وی صاحبان دنیوی امورات مین رکہتے
ہین سو عقل وفراست دینی ملت کی کامون مین رکہین تو عاقبت بخیر ہونگے — وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق۔

فصل نہم

در جوابات اعلان ضروری — مخفی مبادکہ ایک مرتد یوسف ہاڈلی نے دس سوال بنام استفسارات کے لکہکر مدراس
مین طبع کیا ہی اور نام اعلان ضروری قرار دیا ہے اور ان کے جوابات اہل اسلام سے چاہا ہے اسلئے بفضل الٰہی
وجیہہ جوابات انکے معہ ہر ایک استفسار کے ہم ذیل مین تحریر کرتے ہین۔ بغض وحسد دور کرکے چشم انصاف سے
ملاحظہ کرنے والے ناظرین کو صداقت وراستی ہر ایک جواب کی بخوبی روشن ہوگی **استفسار اول**۔ دین
محمدی کے منجانب اللہ ہونیکی کیا دلیل ہے۔ دلایل عقلی ونقلی سے ثابت ہونا چاہیئے۔ **جواب** دین محمدی
من جانب اللہ ہونے پر صدہا دلیل ہین اُن مین سے ایک دو بطور نمونہ کے مرقوم ہوتے ہین پہلی دلیل یہ کہ
قران مجید خود اسکی صداقت پر ناطق ہے اور سورہ مائدہ مین ہے۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ
وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ یعنے آج مین پورا دے چکا تم کو دین
تمہارا اور پورا کیا تم پر احسان اپنا اور پسند کیا مین تمہارے واسطے دین مسلمانی۔ اور سورہ نصر مین ہے
اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا۔ یعنے جب
پہنچ چکی مدد اللہ کی اور فیصلہ اور تو نے دیکہے لوگ داخل ہوا اللہ کے دین مین فوج فوج انتہا۔ پس دین محمدی

من جانب اللہ ہونے پر آیات مذکور گواہان عادل ہین اور بیہ دین حق اور صاحب دین ظاہر ہونیکی بابت مین اکثر انبیا علیہم السلام پیشگوئیان کئے ہین چنانچہ کتاب یشعیاہ ۴۲ باب ورس ۱ قول خدا کا یون ہی کہ دیکھو کہ میرا بندہ جسے مین سنبھالتا ہون میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے مین نے اپنی روح اسپر رکہی وہ قومون کے درمیان عدالت جاری کریگا ۔ ۳ ۔ وہ عدالت کو جاری کریگا کہ دایم رہے انتہا ۔ اور اسی کتاب کے ۲۸ باب کے پہلے ورس سے ۴ ورس تک کے مطلب کا خلاصہ یہہ ہے ۔ دیکہو خداوند کو ایک زبردست زور آور ہے وہ آکر شراب خوارون کو اور ان کے نشہ کو پائمال کریگا اور اسی کتاب کے ۶۰ باب کے پہلے ورس سے ۸ ورس تک کا خلاصہ یون ہی کہ اُٹھ روشن ہو خداوند کا جلال تجھ پر طلوع کیا ہے دیکھہ تاریکی زمین پر چہا جائیگی اور قومین اور شاہان تیری روشنی مین چلینگے اور قیدار کے سارے بہیڑین یعنے لوگ تیرے پاس جمع ہو دینگے اور نبیط کے مینڈے تیری خدمت مین حاضر ہونگے انتہا ۔ ان پیشگوئیان سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا ہونا اور دین محمدی کا من جانب اللہ ہونا خوب ثابت ہوتا ہے اسلئے کہ آنحضرت دنیا مین پیدا ہوکے اس دین متین کی ذریعہ سے عدالت اور نصفت جاری کئے وہ عدالت آج تک قایم ہے اور دایم جاری رہیگی اور شراب و نشہ کو حرام اور پائمال کئے اور نبیط حضرت اسماعیل کے بڑے فرزند کا اور قیدار دوسرے فرزند کا نام ہے اور اس قیدار کی اولاد مین نبی صلعم پیدا ہوے ہین انکی بہیڑیئے اور مینڈے یعنی لوگ اور اولاد آنحضرت کی پاس جمع آئے اور ایمان لائے ان مین کوئی شخص عیسیٰ کی پاس گیا نہین سوای اسکے آنحضرت کا دنیا مین پیدا ہونا اور دین محمدیکا من جانب اللہ ہونا عیسیٰ کی پیشگوئیون سے بہی خوب ثابت ہوتا ہے دیکہو انجیل یوحنا ۱۶ باب ۷ و ۸ و ۱۳ ورس قول عیسی کا یون ہے ۔ لیکن مین تمہین سچ کہتا ہون کہ تمہارے لئے میرا جانا اچہا ہے کیونکہ اگر مین نجاؤن دلاسا دینے والا تمہارے پاس نہ آئیگا پر اگر مین جاؤن مین اوسے تمہاری پاس بہیجونگا ۔ ۸ ۔ وہ جب آویگا تو جہان کو گنہ سے پاک اور راستی اور حکم سے ملتزم کریگا ۔ ۱۳ ۔ لیکن جب وہ آوے تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگا اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچھہ کہ وہ سنیگا سو کہیگا ۔ انتہا ان کی دوسری پیشگوئی یہ ہے کہ مکاشفات یوحنا دوسرا باب ورس ۲۶ کہ وہ جو غالب ہوتا ہی اور میری کامونکو آخر تک حفظ کر رکہتا ہے مین اوسے قومون پر اختیار دونگا ۔ ۲۷ ۔ وہ لوہے کی عصا سے انپر حکومت کریگا کہ وے کمہار کی برتنون کے مانند چکنا چور ہو جاینگے ۔ ای صاحبو یہان تک جو بیان ہوے سو دلایل قرآن سے اور دلایل توریت و انجیل سے دین محمدی کا اور صاحب اس دین کا من جانب اللہ ہونا جب کہ ثابت ہوچکا اب ہم بیان سے چند دلایل عقلی دین محمدی من جانب اللہ ہونے پر بیان کرتے ہین معلوم باد کہ آدم کی زمانے سے حضرت محمد رسول اللہ صلعم

کی وقت تک بہت دین و ملت قرار پائے انہیں سوای دین محمدی کے باقی کے تمامی دین و ملت کفر و شرک سے
بھرپور ہین - دیکھو ہندوؤن مین سے سیوَن کے مذہب والی سیوَن کی اور وشنو کے مذہب والی وشنو کی - اور
بدّہ کی مذہب والے بُدّن کی - اور آتش پرست کی مذہب والے آتش کی پرستش کرتے ہین اور یہودیان عیسیٰ
کو بد بولتے ہین اور عیسوی مذہب والے عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہتے اور باپ بیٹا روح القدس کو ایک خدا جانتے ہین اور
ان مین سے فرقہ رومن کاتلک بت پرستی بھی کرتے ہین الغرض جب دنیا مین شرک و کفر حد سے زیادہ ہوگیا اور بت
پرستی ہر کہین پھیل گئی - اور اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی وحدانیت پوشیدہ ہوگئی اور اسکا نام پاک بولنے والا جہان مین
نہ رہا پس خالق برحق نے چاہا کہ ایسا ایک نبی دنیا مین پیدا کرے کہ بشیر و نذیر یعنے اللہ کی رحمت سے خوشخبری
دینے والا - اور عذاب سے ڈرانے والا ہووے - اور اپنی عبادت اور وحدانیت کی تعلیم و ہدایت خلایق کو کرے
اور انکے مراتب انکو سکھلاوے یہ اسلئے حضرت محمد صلعم کو پیدا کیا اور یہ پیشگوئی اس حال پر دلیل کافی ہے -
دیکھو کتاب حبقوق - ۳ باب ۳ ورس خدا تیمان سے وہ جو قدوس ہے کوہ فاران یعنے کوہ مکہ سے آیا اسکی
شوکت سے آسمان چھپ گیا اور زمین اسکی حمد سے معمور ہوئی انتہا - اس پیشگوئی سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ ایک
نبی کا اور اسکے دین کا ظہور ہونا برحق ہے سو وہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم ہین - کیونکہ ان کے سوای مکہ مین کوئی
نبی جن و انس کیلئے ظاہر و مشہور نہین ہوا - اسکے سوا اور ایک دلیل عقلی یہ ہے کہ اہل اسلام مین بہت سے
فرقے ہوئے ہین وے سب کے سب اس بات پر متفق ہین کہ خدا ایک ہی اسکا کوئی شریک نہین آن حضرت اسکے رسول
برحق ہین اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا خاص کلام ہے کہ اس بات مین کسی ایک کو شک و شبہہ نہین جیسا کہ عیسائیون
کو انکے ملت و ایمان مین خلاف ہے - اس دین محمدی مین جیسا کہ توحید خاص آلہی اور استرداد اقسام کے
شرک ذاتی و صفاتی کا اور ہر قسم کے کفر و بدعت کا ہے سلف کی انبیا علیہم السلام کی ادیان سے کسی ایک دین مین
نہین تہا - **استفسار دوم** - آیا دین محمدی کا من جانب اللہ ہونا محمد صاحب کی رسالت و نبوت پر موقوف
ہی یا قرآن کی رو سے - ثبوت نبوت مقدم ہے یا قرآن - اگر نبوت مقدم ہی تو اسکی ثبوت مین کیا سند ہے اور قرآن
مقدم ہی تو قرآن کی صداقت کی کیا سند ہی - یا دونو باہم بلا قید تقدیم و تاخیر ثابت ہین اور ایک دوسرے
کی تصدیق کرتے ہین اس صورت مین دلایل عقلیہ سے ثابت کرنا چاہیے کہ انکا دعوی از روی برہان عقلی حق
و درست ہی - **جواب** مخبر صادق حضرت محمد مصطفےٰ صلعم فرماتے ہین کان اللہ ولم یکن معہٗ
شیئًا یعنے خدا تہا اور کوئی چیز ساتھ اسکے نہ تھی انتہا - انجیل یوحنا پہلا باب پہلا ورس ابتدا مین کلام تہا

اور کلام خدا کی ساتھہ تہا اور کلام خدا تہا - ۲ - یہی ابتدا مین خدا کی ساتھہ تہا - ۳ - سب کچھہ اس سے پیدا ہوا - اور جو شئے پیدا
ہوئے اُن مین سے ایک چیز بغیر اسکے پیدا نہوئی - ۴ - زندگی اسمین تہی اور وہ زندگی آدمیون کا نور تہا انتہا - تشریح اسکی
یہ ہے ازل مین ذات بحت خدا کی تہی اور سب کچھہ اس مین تہا یعنے کلام و نبوت و لبصارت و قدرت و علم وغیرہ صفات
اس مین تہے بلا قید تقدیم و تاخیر کے مگر خلقت عالم مین قید تقدیم و تاخیر کا لگا - اور ایک دوسری کے بعد ظہور پکڑا
چونکہ نبی صلعم کے بعثت کی بعد قرآن دنیا مین نازل ہوا اسلئے نبوت مقدم اور قرآن موخر ٹہرا یہ بات اظہر من الشمس
ہی پس ان دلایل سے ثابت ہوچکا ایک وجہ سی کلام اللہ اور نبوت بلا قید تقدیم و تاخیر کی ہین - اور ایک وجہ سی تاخیر
قرآن کی نبوت سی پائی جاتی ہی اس صورت مین دین محمدی کا من جانب اللہ ہونا اُن ہر دو سے یعنے نبوت و قرآن
سے ثابت ہی - اسلئے ان ہر دو کی تعلیم و تلقین ایک ہی طور کی ہے نہ جدی جدی دلایل نقلی سے ثابت ہی سو بابت
کی صداقت کی واسطے دلیل عقلی بیان کرنے کی حاجت و ضرورت نہین تہوڑے بیان پر اسکو ہمنے واگذاشت کیا -
یعنے معجزہ انکا دکہلانا اور توحید کامل کا سمجہانا اور شرک و کفر اٹہا دینا ہی صلعم کی ثبوت نبوت و رسالت پر دلیل کافی و وافی ہے
اور آج تک تحریف و الحقات کا نہونا اور فصاحت و بلاغت مین لاثانی رہنا اور صداقت پر امت مرحومہ کا متفق
علیہ رہنا قرآن مجید اللہ کا کلام خالص ہونے پر حجت ساطع و برہان قاطع ہے **استفسار سوم** - وہ کون
سی خصوصیات ہین کہ جنکے روسے دین محمدی کی فضلیت اور فوقیت بمقابلہ دیگران ادیان و مذاہب کی ثابت ہوتی ہے
اور بحالت ان خصوصیات کی مذاہب غیر پر اوسے ترجیح دیجاتی ہے - بعض مسلمان یہ دعوی کرتے ہین کہ دین
محمدی مین توحید ذات واجب تعالی کا ذکر مذکور ہی حالانکہ یہ ترجیح بلا مرجح و تخصیص بلا مخصص ہے - اسلئے
کہ توحید ذات واجب تعالی کا ذکر چند اور مذاہب مین بہی پایا جاتا ہے - حکمای فلسفہ و فضلای سلف نے بہی توحید
باریتعالی کو تسلیم کیا ہی ہندؤن کی ویدون مین بہی توحید کا ذکر ہے یہودی بہی توحید کو مانتے ہین پس یہ کوئی وجہ خصوصیت
دین محمدی کی مطلق نہین قرار پاسکتی اسلئے خاص وجہ خصوصیت دین محمدی کی بیان کرنا چاہئے اور اگر کوئی وجہ
خصوصیت کی دین محمدی مین نہین پائی جاتی ہے تو اسکی صداقت و حقیقت بمقابل دیگر ادیان کچہہ بہی نہین ہے
جواب جواب اسکا دو تنبیہون مین لکہا جاتا ہے - پہلی تنبیہ - اے صاحبو جو جو مسایل اور احکام عقاید کے اور
عبادت الہی کے اور صوم و صلوات کی و زکات اور حلال و حرام کے اور اکل و شرب کی اور نکاح اور طلاق کی اور
رضاعت کی حدود و طی و زنا و شہادت کی حلف و دروغ و شراب و سود خواری و سرقت و دزدی و رہزنی و غارتگری
کے و بیع و فروخت و رہن کے اور وکالت و قضاوت کے اور ودیعت کی اور عاریت کی اور ہبہ کی اور وصیت کی اور تقسیم

ورثہ اور غصب المال کے اور حق الشفعہ اور قتل اور قصاص کے اور خون بہا کے اور بیع کے اور قربانی کے اور عید بقری
و بحری کے جس قدر ضبط و نسق کے ساتھ شرع محمدی کے عقائد و فقہ مین مرقوم و مشہور مروج ہین وہ کسی ایک دین
و ملت مین موجود و مذکور نہین یہ احکام وہ ہین جو اہل حکومت انگریزی قاضی صاحبان و مفتی صاحبون
کے توسل سے تعلیم انتظام معاملات کی و انفصال مقدمات کی پائے ہین - ہنود ایک مذہب الٰہی بموجب اپنے
احکام ملت کے بت پرستی کرتے اور خدا کی ذات و صفات مین غیر کو شریک کرتے ہین اور جنم کے معتقد ہین اور
انبیا علیہم السلام کا اور کتب سماوی کا اور بعث و نشر کا انکار کرتے ہین - اور ستر عورت تو بالکل نہین ہے
جائے ضرور کے وقت ایک دوسرے کے پس پشت بیٹھتے ہین اور گائی کا پیشاب پینے کو موجب ثواب کا جانتے ہین اور
شاستر مین انکے یون ہے چار بہائیون مین سے ایک بہائی شادی کیا تو وہ عورت باقی کے تین بہائیون
کے لئے کفایت کرتی ہے اور عورت کو رہن کرنا بھی جائز ہے - رہن چھڑانے کے وقت تک جو بچہ کہ پیدا ہوتا ہے اسکو
رہن گیر اٹھا لیتا ہے انکے سوا اور بہی چند بدکام ہنود مین مروج ہین ناگفتہ بہ اور یہودیون کا دین و ملت
یہ ہے کہ عیسیٰؑ کے نبوت و رسالت کے منکر ہین اور انا جیل کے قایل نہین اور آنحضرت کو دغاباز اور جہوٹے نبی کہتے ہین
اور بی بی مریم پر تہمت زناکاری کی لگاتے ہین سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ - آتش پرست کا
دین و مذہب تو ہر ایک خورد و بزرگ پر خوب روشن ہے حاجت بیان نہین - عیان را چہ بیان - عیسوی
صاحبون کا دین و ملت عجیب و غریب ہے دنیا کے تمامی ادیان کا مخالف ہے یہ دین و مذہب الٰہی خدا کو بندہ بندہ کو
خدا قرار دیتے ہین خدا کو ذو ولد کہتے ہین - اور مسئلہ تثلیث کو اصل ایمان جانتے ہین - اور وحدت فی التثلیث
و تثلیث فی الوحدت جانتے ہین اور کامل اعتقاد رکھتے ہین کہ عیسیٰؑ مصلوب ہو کر جان دئے اور خدا کی لعنت مین
گرفتار ہو کر تین رات تین دن قبر مین رہے نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا الْاِعْتِقَادِ - اور اسکو موجب نجات
اخروی کا جانتے ہین - اور بچے کی اصطباغ یعنے نجات کے لئے مری ہوئی حاملہ عورت کی فرج مین شراب بہری
پچکاری چلاتے ہین اور عشاء ربانی یعنے ٹکڑے روٹی توڑ کے اسکو عیسیٰ کا گوشت اور شراب کا پیالہ لیکے اسکو
عیسیٰ کا خون اعتقاد کرکے کہاتے پیتے ہین اور کہتے ہین کہ تمامی انبیا علیہم السلام چوران تہے اور عاصی تہے معصوم
نہین اور بی بی مریم کو یوسف نجار کی عورت قرار دئے ہین چنانچہ اسکو عیسیٰ کے سوا اور چار بیٹے اور چند بیٹیان
پیدا ہوئے فرماتے ہین اور کہتے ہین کہ خدا کے سیدہے بازو عیسیٰ بیٹھا ہے - اور اکل و شرب مین حلال و حرام
کا تہا انا جیل مین مطلق نہین جسکا جی جو چاہے سو کہائے اور حکم ختنہ کا جو ابراہیم کے [illegible]

بلکہ اوسکے بعد بہی جاری تہا اٹہادیئے ہین حال آنکہ عیسٰی کا ختنہ ہوا ہے اور ناچنے اور جوا کہیلنے اور شراب پینے کی-
ممانعت اناجیل مین نہونے سے مرد وزن مرتکب ان افعال شنیعہ کے ہوتے ہین اور طہارت ظاہری و باطنی ان
مین ہرگز نہین حالت جنابت وحیض ونفاس مین بھی گرجون کو یعنے دیویلون کے اندر جاتے اور اناجیل ہات
مین لیکے تلاوت کرتے ہین عند الضرورت مقعد کاغذ سے پونچتے ہین — اور مرد وزن کہڑے کہڑے پیشاب کرتے ہین
پیشاب لگے ہوئے کپڑون سے اور بدن سے اپنی عبادت مین مشغول ہوتے ہین انکے سوا اور بہی بہت اقوال و افعال
مروج ہین بطور اختصار کے دس صفات حمیدہ مرقوم ہوے — ای صاحبو انصاف سے دیکہو اور کہو اس دنیا
مین مروج ہین ادیان وملل مین کونسا دین افضل واکمل ہے پس خوب ظاہر ہو جائیگا کہ دین محمدی بہ نسبت
دوسرے ادیان کے سیکڑون درجہ فضیلت وفوقیت رکہتا ہے — بی ادب تنہا نہ خود را داشت بد +
بلکہ آتش درہمہ آفاق زد + تنبیہ دوم + اس کچھ عیسوی صاحب کو توحید کیا ہے سو معلوم نہین
اگر اسکو سمجہے ہوتے تو اس استفسار مین یون نہ لکہے ہوتے کہ ہندؤن کے ویدون مین بہی توحید کا ذکر ہے
اس بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ لوگ جو کہتے ہین خدا ایک ہے اسی بات کو انہون نے توحید سمجہہ لیا ہے وہ سو غلط ہے
اگر علم توحید سے وقفیت رکہتے تو ہرگز مذہب عیسوی اختیار نہ کرتے — ای صاحب علم توحید وہ ہے جو خوب جان
لیوین کہ خداوند تعالی گنج مخفی مین کس حیثیت سے تہا اور کون سا مرتبہ کس مرتبہ مین ظہور کیا اسکا نتیجہ کیا ہوا
اب کیونکر ہے پہر کیونکر ہوگا — اسکی حقیقت کی پہچانت ہو وقفیت سوای نبی صلعم کے اور آپکی امت کے مشائخین
اور علما کے دوسرا کوئی مذہب وملت والیکو نہین — اسی سبب سے سعدی فرماتے ہین **بیت** درین رہ بجز مرد
داعی نرفت + گم آن شد کہ دنبال داعی نرفت + توحید الہی کے علم ورمز کو خوب پائے ہین سو بزرگان مثل حضرت
شیخ عبد القادر محی الدین جیلانی اور شمس تبریز رضوان اللہ تعالی علیہم وغیرہ نے حضرت موسیٰ وعیسیٰ ع
وغیرہ انبیا علیہم السلام کے معجزات کے برابر ومقابل کرامات وتصرفات کر بتائے ہین چنانچہ مردون کو
زندہ اور نابینا کو بینا اور بہرے کو شنوا کئے ہین اور بیمارون کو شفا بخشے ہین اور شمس تبریز رح آب دریا پر
چلے گئے ہین اور نبی صلعم علماء دین محمدی کے حق مین فرمائے ہین کہ — **علماء امتی کانبیاء**
بنی اسرائیل بہلا اب فرمائے کہ حکما و فلسفہ مین یا یہودیون مین یا ہندؤن مین کون سا توحید
دان ویسی کرامات وتصرفات کر دکہلایا ہے اگرچہ ان مین بہی توحید الہی کا بیان آیا ہے مگر بطور اجمال ونقصان
کرنہ کمالیت وجامعیت کے ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست + کہان یہ اور کہان وہ ان مین آسمان وزمین

کا فرق ہو اور جامعیت فضیلت رکہتی ہے اوپر اجمال کر یہ نا سمجہکر واہی تباہی بکدینا تفاوت ازلی ہے **بیت**

تقدیر کے لکہے کو امکان نہین دہونا ؎ تقصیر نہین دلکی قسمت کا بُرا ہونا

استفسار چہارم ـ محمد صاحب نے دعوے نبوت و رسالت کا کیا تہا ان کی اس دعوی کی دلیل کیا ہے اس زمانے مین شہر کلکتہ مین ایک شخص مسمّی باپو کیشیب چندرسین صاحب نے یہہ دعوی کیا ہے کہ مجہپر الہام اور وحی ہوتی ہے اور خدا کی طرف سے فرشتہ مرے ساتہہ ہم کلام ہوتا ہے اور انکی ظاہری وضع ازروی گفتار و رفتار بہی نہایت نیک و پرہیزگارانہ تہی انکا چال و چلن عام پسند تہا ان کی بول چال زبان انگریزی مین ایسی فصیح و پرتاثیر تہی کہ ہزارہا اشخاص تعلیم یافتہ بنگالی و ہندوستانی قدیمی بت پرستی اور واہیات رسمیات کو ترک کر کے انکے تابع و پیرو ہو گئے تہے اور ابتک ان کے پیرون کا شمار ملک ہند مین بڑہتا جاتا ہے علیٰ ہذا القیاس محمد صاحب نے بہی دعوی کیا کہ اُن کو پاس فرشتہ وحی لاتا ہے ہزارہا آدمی محمد کے پیرو ہو گئے ـ باپو صاحب مین اور محمد صاحب مین یہ فرق ہے کہ محمد صاحب نے اپنی دین کی ترقی بذریعہ جہاد اور تیغ کشی کے کر دکہائی باپو صاحب نے فصاحت کلامی اور بلاغت بیانی سے اپنی قوم کو بڑہایا محمد صاحب نے معجزے دکہلانے سے انکار کیا اور صاحب معجزیت ہونا انکا قرآن سے ثابت نہین ہوتا جیسا کہ ہم ذیل مین ذکر کرینگے اور قرآن اور محمدیون کا یہ دعوی کہ خود قرآن ازروے فصاحت و بلاغت یہ خاص معجزہ ہے تو اس صورت مین بہی باپو صاحب ممدوح کو فوقیت ہے اسلیئے کہ قرآن زبان عربی مین ہے اور محمد صاحب کی خاص زبان عربی تہی اگر انہون نے گاہ بگاہ فقرات فصیح کہے ہی تو جائے تعجب نہین ہے کیونکہ اُنکی وہ مادری زبان تہی مگر باپو صاحب زبانی انگریزی مین ایسے فصیح الکلام اور بلیغ البیان تہے کہ اہل زبان نے انکی فصاحت و بلاغت کو تسلیم کیا اور انکی حاضر جوابی اور زبان آوری کا ہر ایک شخص کو اقرار ہے کہ جنہون نے باپو صاحب کی لیکچر اور وعظ و نصایح سنی ہین اگر قرآن ازروی فصاحت و بلاغت معجزہ قرار دیا جاوے تو اس سے زیادہ باپو صاحب کی لیکچرون کو معجزہ ماننا اور انکے کل دعونکو قبول کرنا پڑیگا ـ پس ان امورات مین جسطرح آپ محمدی صاحبان باپو صاحب کی تکذیب کرینگے انہین دلایل سے ہم محمد صاحب کی رسالت و نبوت کو رد کرینگے کیونکہ ہمارے نزدیک دونو صاحبونکا دعوہ ایکسان ہے محمد صاحب کے دعوی کو کیشپ چندرسین کے دعوے سے ہم نے اس واسطے تشبیہ دی ہے کہ جسطرح محمد صاحب نے دعوی کیا ہے اسی طرح باپو صاحب نے بہی دعوی کیا ہے باپو صاحب نے بلا غرض لوگونکو تاریکی اور کفر و جہالت سے نکالا محمد صاحب نے بیت المال اور خزانہ کو مال غنیمت سے بڑہایا ـ باپو صاحب نے ایسے افعال کو صریح گناہ ٹہرایا محمد صاحب نے

اسکو مفصل عمل بیان کیا **جواب** حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ثبوت نبوت و رسالت پر انبیاء سابق
کی پیشگوئیان اور آنحضرت کی معجزے اور عیسیٰ کے حواری برنبا کی انجیل اور کفار قریش کا مسلمان ہونا دلالت
کرتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تفصیل دلایل مذکورہ کی ہم جوابات مین استفسار پنجم کے تحریر کرینگے۔ اے صاحبو
جہاد کچہہ بد کام نہین وہ سو فرمان الٰہی ہے جو شخص کہ اسکو بجالانے سے منہہ پھیریگا وہ کافر ہے اور جہاد دشمنان
خدا کو زیر کرنے کی لئے خوب ہے اور اکثر انبیا مثل یوشع بن نون و داؤد و موسیٰ علیہم السلام دشمنوں سے اور کفار سے
جنگ و جہاد کئے ہین۔ اور خون انکا بہائے اور مال لوٹ لئے اور شہرون کو تاراج کئے اور زن و فرزند ونکو انکے
اسیر کرکے باندی غلام بنائے اور جہاد کے لئے تیغ زنی نہ کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہے ان سب پیغمبرون کے
جہاد کا احوال اس رسالے کے فصل دہم کے دسن وین سوال کے جواب مین مفصل مرقوم ہوگا دیکہلو۔ چونکہ
عیسیٰ کو جہاد کا حکم نہ تہا اور قوت اور قدرت بہی جہاد کی نتہی اسلئے وہ ثواب سے اسکے محروم رہے اور یہودیون
کی ہات سے مار کہائے۔ اے کرسٹ صاحب جہاد کا کرنا بڑے جوانمردونکا کام ہے اور ایمان دارونکی صداقت
کی امتحان کے لئے کسوٹی ہے۔ جہاد کرنا ہر ایک مشرک و نامرد کا کام نہین۔ پاپو تو مشرک تہا اسکا نام اس کے
شرک و کفر پر دلالت کرتا ہے مشرکونکے ملت و مذہب مین جہاد منع آیا ہے۔ ویسا مشرک مشرک لوگون کو شرک
و بدعت سے باز رکہا کہنا صرف جہوٹ ہے ع باطل ست انچہ مدعی گوید ٭ اگر وہ کیفیت سچ ہوتی تو البتہ
مدعی بیان کیا ہوتا کہ اس کا دین اسطرح کا تہا اور فلان مذہب و ملت رکہتا تہا۔ ویسا تو نہین کیا۔ مگر دل مین
آئے سو بکا واہی تباہی بکدیا ع ولیکن قلم در کف دشمن است ٭ طفل مکتب بہی اسکو قبول نہ کریگا
اور وہ جو مدعی نبی صلعم پر اور قرآن کی فصاحت پر پاپو کے کلام کو ترجیح دیا ہے یہ اسکی بدبختی ہے اس
استفسار چہارم سے ظاہر ہوا نہین کہ فلان کتاب پاپو صاحب سے تصنیف ہوئی ہے۔ یا فلان فلان لیکچر
فصیح تر ہے۔ اگر اسکو لکہا ہوتا تو قلعی اسکی کہلجاتی بے سند لکہنا اسکا مانند گوز شتر کے ہے۔ کسی نے اسکی فصاحت
کی تعریف کیا نہین الا اس مدعی نے ٭ بعض اہل لسان انگریزی کہتے ہین کہ دنیا کے فصیحون مین ہارن جو مفسر
توریت وانا جیل کا ہے کلام اسکا بہت فصیح و بلیغ ہے اور اکثر علماء عیسوی کہتے ہین کہ فصاحت و بلاغت
کلام لوتہر صاحب کا جو مجتہد اور امام فرقہ پروٹسٹنٹ کا تہا لاثانی ہے۔ اب ہم کسکے کلام کو فصیح جانین
اور کسکو غیر فصیح۔ اسطرح کا تعارض و تناقض جس کلام مین ہو وہ فصیح نہین۔ دیکہو آج تک قرآن مجید کا
تعارض کوئی کلام ہوا ہی نہین۔ اور قیامت تک ہوگا بہی نہین اس کلام مقدس کو کلام فصیح و کلام معجز نظام

بولنا سزاوار ہے فصاحت کی حقیقت ولطافت کو نہ سمجھکر قرآن کے مقابل مین باپو کے کلام کو بیان کرنا تعصب وحسد ہی سے ہمیر تا بہی ای حسود کین رنجیست بمیر کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان رست - اور وہ جو مدعی کہتا ہے کہ خدا کا فرشتہ باپو پاس آتا اور ہم کلام ہوتا یہ صرف جہوٹ ہی وبندش ہے اَلْکُفَّارُ لَا اِعْتِبَار - شاید کہ شیطان نے آکر اسکو ورغلایا ہوگا - چونکہ باپو کو فرشتے اور شیطان کی تمیز نہین - اسلئے اُسنے اس شیطان کو فرشتہ قرار دیا ہوگا شاید کہ وہ مکار تہا وحی کے نازل ہونے کا اور فرشتے کی ہم کلامی کا دعوی کیا اور لوگون کو فریب دیا ہوگا اور وہ باپو کتاب استثنا کی ۱۳ باب پہلے ورس سے ۵ ورس تک کی مضمون کی موافق قتل ہونے کے لایق ہے - **استفسار پنجم** - محمد صاحب کی رسالت ونبوت ازروی معجزات ثابت ہوتی ہے یا بدون اظہار معجزات اگر معجزات کی روسے انکی رسالت ثابت ہوتی ہے تو وہ کون سی معجزات ہین کہ جو محمد صاحب سے سرزد ہوئے آیا ان کا ذکر قرآن مین ہی یا کتب احادیث مین اگر قرآن مین مذکور ہے تو وہ کون سی مقامات ہین کہ جہان انکا ذکر آیا ہے - حالانکہ قرآن مین کئے مقامات ہین کہ جہان سے واضح ہوتا ہی کہ محمد صاحبکو قدرت معجزہ دکہلانے کی تہی نہین اور انہون نے معجزہ دکہایا بعضے محمدی دعوی کرتے ہین کہ محمد صاحبنے معجزہ دکہاے کہ جنکا ذکر کتب احادیث مین ہے مگر یہ بیان اُنکا صرف نہ ہمارے انکار کی تردید کرتا ہے بلکہ قرآن کے انکار کی بھی تردید کرتا ہے - اسلئے کہ قرآن مین محمد صاحبکے معجزات کی نفی مرقوم ہے جس حال مین قرآن مین نفی مذکور ہی تو بہ مقابلہ قرآن کتب احادیث کو زیادہ معتبر سمجہنا چاہئے - پس جب کہ کتب احادیث اس بارے مین قرآن سے معتبر جانے جاوینگی تو اسوقت محمد صاحب کو صاحب معجزات قرار دینا قرین قیاس ہوگا - اسلئے ہم منفیات مرقومہ قرآنی کو نقل کرتے ہین انتہا - اے صاحبو عبارت مذکورہ کی ذیل مین صاحب استفسار نے چار ۴ نفی آیات قرآن سے درباب عدم قدرت معجزہ نبی صلعم کی تحریر کیا ہے ہم اُن چہار نفی معجزے سے ایک ایک کو علحدہ کرکر جواب کی ساتہہ لکہتے ہین تا کہ ناظرین کو مطالب ان کے بہ آسانی معلوم ہوجاوین جواب نفی اول اسمین چہار دلیل ہین - دلیل اول - حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت آپ کی معجزات سے اور موسی وعیسی وغیرہ انبیا علیہم السلام کی پیشگوئیون سے ثابت ہی باوجود اسکے مدعی کا سوال از راہ عناد وشرارت کیا پایا جاتا ہے کیونکہ نبوت محض معجزے دکہلانے پر منحصر نہین ہے اگر ہوتی تو کتاب استثنا ۱۳ باب پہلے ورس سے ۵ ورس تک ایسا نہین لکہتا یعنے اگر تمہارے درمیان کوئی نبی یا خواب دیکہنے والا ظاہر ہو اور تمہین کوئی نشان یا معجزہ دکہلا دے اور اس نشان یا معجزے کی مطابق جو اسنے تمہین دکہلایا واقع

ہووے ہرگز اس نبی یا خواب دیکھنے والے کی بات پر کان مت دھرو وہ نبی یا خواب دیکھنے والا قتل کیا جائیگا۔
تمہاری صداقت وایمانداری کی آزمایش کرنے وہ مبعوث ہوا ہے انتہا۔ اور متی ۲۴ باب ۲۳ و ۲۴ درس مین
قول عیسیٰؑ کا یون ہی کہ اگر کوئی اسی وقت تم سی کہے دیکھو مسیح یہان یا وہان ہی یقین مت لاؤ کیونکہ جہوٹے مسیح
اور جہوٹے نبی ظاہر ہونگے۔ اور ایسے بڑے معجزے اور کرامتین دکہلاینگے اگر ممکن ہوتا تو وی برگزیدگون کو بھی گمراہ
کرتے انتہا۔ ان دلایل کتب توراۃ وانجیل سے ثابت ہوچکا کہ نبوت کا ثبوت منحصر معجزہ دکہلانے پر نہین ہی کیونکہ
جہوٹے نبیان بہی معجزہ بتلا سکتے ہین اور دجال لعین بہی اکثر کرامات بطور معجزے کو دکہلائیگا **تنبیہ** اب جاننے کہ دنیا کی
عادت کی خلاف جو کام کہ اظہار نبوت کرنے انبیا سے وقوع مین آتا ہے اسکو معجزہ کہتے ہین اس امر کی کامل قدرت
انبیا کو حاصل نہین اگر ہوتی تو یعقوبؑ راحل کو بچہ ہونے کا معجزہ بتلائے ہوتے ہرگز ایسا نفرماتے کہ کیا مین خدا
کی جگہہ پر ہون کہ جسنے تجہے بچہ دینے سے باز رکہا ہے سوا اسکے یوحنا ۱۱ باب ۴۱ و ۴۲ درس مین مذکور ہی سو مردے کو عیسیٰ نے
اپنی قدرت سے زندہ نکیا مگر اسکے واسطے درگاہ الٰہی مین عجز وانکساری سے دعا کی دلایل مذکورہ سے ثابت ہوتا ہی
کہ معجزہ کی قدرت دست قدرت مین خدای عزوجل کے ہے نہ انبیا کے **دلیل دوم** عیسیٰؑ کے اجداد مثل
یعقوبؑ و اسحٰق علیہم السلام وغیرہ نے کسی طرح کا معجزہ بتلائے نہین چنانچہ کتاب پیدایش باب ۳۰ ا و ۲ درس مین راحل
یعقوبؑ کو بولی کہ مجھے بچہ ہووے سر نہ کر تب اسنے غصہ سی کہا۔ کیا مین خدا کی جگہہ پر ہون کہ جسنے تجہے بچہ دینے سے
باز رکہا ہی انتہا۔ چونکہ یعقوبؑ نبی تہے معجزہ دکہلانا انکو لازم تہا پس کسلئے انہونے راحل کو بچے سے ہونے کا معجزہ
نہ دکہلایا۔ ای یار دوات فرمائیے کہ معجزہ نہ بتلانیکے سبب سی یعقوبؑ کی نبوت مین کیا نقصان آیا **دلیل سوم**
عیسیٰؑ نے بہی اکثر بار معجزہ دکہلانے سی انکار کیا ہے بلکہ اسکے طالبون کو دشنام دیئے ہین متی ۴ باب ۳ درس تب
آزمایش کرنے والے نے اُس پاس یعنے عیسیٰؑ کے پاس آکے کہا اس پتھر کو روٹی بنا انتہا۔ اسنے نہ بنایا۔ درس ۵
و ۶ تب شیطان اسے مقدس شہر مین اپنے ساتھہ لے گیا اور ہیکل کے کنگورے پر کہڑا کرکے اس سی کہا کہ اگر
تو خدا کا بیٹا ہے تو اپنے تئین نیچے گرا دے انتہا۔ پس نہ گرایا ۱۲ باب ۳۸ و ۳۹ درس تب بعضے فقیہون
اور فریسیون نے جواب مین کہا کہ اے استاد ہم تجہہ سے ایک نشان دیکہا چاہتے ہین اسنے انہین جواب دیا
اور کہا کہ اس زمانے کے بد اور حرام کار لوگ نشان ڈہونڈتے ہین متی ۱۶ باب ۱ و ۴ درس۔ فریسیون
اور صدوقیون نے آکے آزمایش کے لئے اس سے چاہا کہ ایک آسمانی نشان ہمین دکہلائے۔ اسنے جواب
مین ان سے کہا بد اور حرام کار لوگ نشان ڈہونڈتے ہین الخ۔ پس کوئی معجزہ نہین بتلائے [illegible] باب

۴۲ ورس وسیؔ اورون کو بچایا۔ پر آپکو نہین بچا سکتا۔ اگر اسرائیل کا بادشاہ ہو تو اب صلیب پر سے اُتر آوے تو ہم اُسپر ایمان لاوینگے انتہی۔ پس نہ اُترا۔ انجیل یوحنا۔ ۶ باب ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ ورسون کا خلاصہ یہ ہے کہ چند شخص عیسٰیؑ سے کہے کہ کونسا نشان یعنی معجزہ ہمکو دکھلاتا ہے سو دکھا۔ تاکہ ہم دیکھکر تجھپر ایمان لاوین انتہی۔ پس عیسٰیؑ انکو کوئی معجزہ نہین دکھائے لوقا ۲۳ باب ۸ و ۹ ورس ان ورسونکا خلاصہ یہ ہے کہ ہیرود بادشاہ نے عیسٰیؑ سے کرامات یعنی معجزے چاہا۔ انتہی۔ اونہون نے اوسکو کوئی معجزہ نہین دکھایا۔ ای صاحبو یہانتک جو دلایل بیان ہوئے اون سے ثابت ہو چکا کہ عیسٰیؑ معجزہ دکھلانے سے اکثر بار انکار کئے ہین اور طالبونکو گالیان بہی دئے ہین پس صرف بعض اکثر بار معجزے بنانے سے انکار و کراہت کی ہے سو عیسٰیؑ کی نبوت کا اقرار کرنا اور شاذ و نادر اوقات معجزہ نہ بتلانے سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا انکار کرنا ضلالت و گمراہی ہے۔

دلیل چہارم

ہمارے نبی صلعم نے حد سے زیادہ معجزے بتلائے ہین چنانچہ شق القمر کا معجزہ قران سے ثابت ہے اور غروب ہوئے سو آفتاب آپکے حکم سے پہر طلوع ہوا ہے اور مرے بچونکو جابرؓ کے زندہ کئے ہین اور بخت ور بز کے گوشت کہا چکے تہے سو کر کی ہڈیان جمع کروا کر اسکو زندہ کئے ہین اور انگشتان مبارک سے اتنا پانی بہائے جسکو ہزار آدمی و مواشی سے زیادہ پئے ہین اور چاہ انس مین اپنا لعاب دہن ڈالکر اس کے شور آب کو شیرین کئے ہین چنانچہ اس چاہ کا پانی آجتک شیرین ہے درختان اور سنگریزے و گھوڑ بہوڑ آپ کی رسالت پر گواہی دئے ہین اور بیابان مین خشک ہین پر ایڑی سے مار کے ابو طالب کے واسطے پانی بہائے ہین اور بیمارون کو شفا اور اندہون کو بصارت بخشے ہین گنگے کو گویا اور شیطان کو دفع کئے ہین۔ انکے سوا اور بہی آن حضرت کے اور معجزے ہین جو نبوت پر آپکے دلالت کرتے ہین۔ تفصیل ان سب کی مدارج النبوۃ مین اور فوائد بدریہ وغیرہ کتب سیر مین مرقوم ہے دیکہلو۔ ای صاحبو بالا بیان ہوے سو معجزے اور ہین اور آیات منقبیات مرقوم الصدر مین مندرج ہین سو معجزے دیگر ہین ان ہر دو مین بڑا فرق ہے۔ اسکی حقیقت نا جانکر ان ہر دو قسم کے معجزون کو باہم ملا دیکے جہوٹے جہوٹے اشکال کرنا جہل و نادانی ہے الہی کہہ پڑھی اونڈا و بیان۔ اب ہم ان ہر دو قسم کے معجزات کا فرق بیان کرتے ہین یعنے وہ معجزے جو بالا مرقوم ہوے ہین فقط احادیث ہی سے نہین بلکہ بچشم خود دیکہکر ایمان لائے سو بزرگون کی روایات صحیحہ سے بہی ثابت ہوے ہین بیان اسکا صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ کتب احادیث مین آیا ہے دیکہلو۔ وہی احادیث مخالف آیات قرآن مجید کی نہین اس باب مین عیسوی صاحبان چند اعتراض کرتے ہین۔ اولاً یہ کہ اگر وے معجزے وقوع مین آئے سو صحیح ہو تو جیسا کہ عیسٰیؑ کے معجزون کا بیان اناجیل مین آیا ہے ویسا ہی ان معجزون کا ذکر البتہ قرآن مین آیا ہوتا تہا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ قرآن شریف احکام الہی کا مجموعہ ہے نہ کہ معجزات

کو افعال و اقوال کا۔ اسلیئے ذکر انکا قرآن مین آیا نہین۔ اگر وہ بیان قرآن مین آتا تو حضرت کا کلام قرار پاتا نہ
کہ خدا کا کلام چونکہ اناجیل مروجہ اصل انجیل یا خدا کا کلام نہین ہے اور وے اناجیل عیسیٰؑ آسمان پر گئے
سو کئی سال کے بعد حواریون اور غیر حواریون سے لکھے گئے ہین اسلیئے عیسیٰؑ کے معجزے انکا بیان اناجیل مین آیا ہے
اور وے اناجیل بطور کتب سیر کے ہین نہ کلام الہی کے اگر قرآن مجید بھی کتاب سیر ہوتا تو البتہ اُس مین نبی صلعم
کے معجزے تحریر ہوئے ہوتے انتہا۔ دوسرا اعتراض یہ کہ قرآن مجید خدا کا کلام ہو تو اس مین شق القمر کے معجزے
کا اور بعض معجزے جنکی نفی قرآن مین آئی ہے اونکا ذکر قرآن مجید مین آنے کا کیا سبب ہے انتہا۔ اسکا جواب یہ ہے
کہ عرب کی اشرار اور بدکارون نے اکثر بار آنحضرت کی معجزے دیکھکر ایمان نلائے اور بطور شرارت اور تمسخر ی
کی نقل سوالات کیئے تب وہ آیات نفی معجزات کی خدا سے نازل ہوے اسی سبب سے قرآن مین داخل ہوے
اور شق القمر کے باب مین آنحضرت کی دعا مقبول بارگاہ حق تعالے کی ہو تیسے چند آیات جو نازل ہوے بھی
داخل قرآن ہوے + تیسرا اعتراض یہ کہ اس استفسار پنجم مین مندرج ہین سو آیات قرآنی معجزے نہ دکھلانے
پر آنحضرت کی دلالت کرتے ہین بر خلاف اسکے احادیث معجزے بتلانے پر آنحضرت کے دلالت کرتے ہین۔
اس صورت مین قرآن کے آیات کو صحیح سمجھین تو احادیث جھوٹے ٹھہرتے ہین اور اگر احادیث کو صحیح جانین
تو وے آیات جھوٹے ٹھہرتے ہین۔ پس کسکو صحیح اور کسکو جھوٹے جانین انتہا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ وے آیات
مخالف احادیث کی نہین اسلیئے کہ وے آیات مخصوص اُن معجزون کے حق مین نازل ہوے ہین جو منافقون
اور اشرار نے طلب کیئے تھے نہ تمامی عام معجزون کے باب مین یہ معجزے دوسرے ہین اور وے
معجزے دوسرے ہین باہم مخلوط نہین سہ ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد + گر حفظ مراتب نکنی زندیقی۔
اسی استفسار پنجم مین پانچ نفی معجزہ نہ بتلانے پر نبی صلعم کے جو مرقوم ہین انکا بیان یہ ہے نفی اول از سورۃ
نبی اسرائیل۔ مَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ یعنے کوئی سبب
ہم کو مانع نہین ہوا کہ تجھکو ہم معجزات کی ساتھ بھیجتے مگر یہ کہ اگلے پیغمبرون کو جھٹلایا ساتھہ اونکے انتہا
معلوم ہو کہ کفار قریش نے نبی صلعم سی سوال کیا کہ مکہ کی زمین کو چوڑی کرنا اور کوہ صفا کو طلائی بنا دینا انتہا
چونکہ انکا یہ سوال از رہ حسد و مسخرے پن کی تہا نہ کہ ایمان لانے کے عقیدت و ارادت سے تب آیت مذکور نازل
ہوئی اس سے خوب ثابت ہوتا ہے کہ معجزے بتانیکی قدرت آنحضرت صلعم کو تھی چونکہ اگلے پیغمبرون کے معجزے لوگ
دیکھکر جھٹلاے اور ایمان نہین لائے ان لوگون کے مانند وہ طالبان معجزہ بھی جھٹلانے والے تھے

حکم الٰہی ہوا کہ یہی امر جکا معجزہ دکہلانے سے منع کرتا ہی انتہا۔ آیت مذکورہ معجزہ نہ دکہلانیکی قدرت و طاقت پر دلالت کرتی ہے نہ عدم قدرت پر۔ ویسی آیت کو عدم قدرت پر سند گردانا کمال حماقت و جہالت ہی۔ اس آیت مین اگلے پیغمبرون کا ذکر جو آیا ہے وہ اشارہ ہی قوم ثمودیان سے کیونکہ وے لوگ معجزہ ناقہ کا صالح پیغمبر سے دیکہکر بہی ایمان نہ لاے اور جہٹلاے ۔ اور یہی اشارہ ہی طرف عیسیٰ کے۔ اسلئے کہ انہون نے اکثر شہرون مین معجزے دکہلاے لیکن وہان کے باشندگان نے توبہ کئے اور نہ ایمان لائے۔ دیکہو انجیل متی ۱۱ باب ۲۰ ورس اور اشارہ ہے طرف فرعون کے کیونکہ اسنے موسیٰ کے معجزے دیکہا پر ایمان نہ لایا

نفی دوم وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا الخ درجوابش قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا۔ کہ جسکا خلاصہ یہ ہی کہ مخالفین نے محمد صاحب سے معجزہ طلب کیا اور کہا کہ اگر آپ ہمین معجزہ دکہاوین تو بیشک ہم آپ پر ایمان لاوینگے۔ آپ نے اونکے جواب مین فرمایا کہ پاک ہی میرا رب مین کون ہون مگر ایک آدمی ہون اوسکا بہیجا ہوا۔ اول آیت مین نفی مطلق ہی دوم ان کی عجز پر دلالت کرتی ہے کہ وہ معجزہ دکہانے پر قادر نہین تہے

جواب کفار شقاوت شعار جنہون نے نبی صلعم کے اکثر بار معجزے دیکہکر ایمان نہ لائے اور ہرگز ایمان لانے والے نہ تہے۔ شرارت و عداوت سے جناب عالی مین مہمل سوالات کئے۔ یعنے تم ہمارے لئے زمین مین ایک چشمہ روان کرنا۔ یا ایک باغ کہجور کا و انگور کا تیار کر دینا۔ اور انکے بیچ نہرین بہانا یا آسمان کو گرانا یا اللہ کو اور فرشتون کو روبرو لانا۔ یا اپنے واسطے ایک گہر روپیے کا تیار کرانا اور آسمان پر چڑہ جانا اور اسکی ثبوتی کے لئے ایک نوشتہ حاضر کرنا تب آپکو ہم مانینگے انتہا۔ اسوقت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو فرمایا تو کہہ دے پاک ہے اللہ میرا نہین ہون مین۔ مگر ایک آدمی بہیجا ہوا اسکا انتہا۔ یہ سوالات و جوابات ان آیات قرآنی مین مندرج ہین یعنے۔ وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعًا أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ۔ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ۝۔ اسکے مطالعہ سے ناظرین کو خوب معلوم ہوجائیگا کہ ان کفار کے سوالات محض شرارت اور حرامزادگی کے تہے نہ مستفسدانہ۔ اسلئے خداوند تعالیٰ سے وہ فرمان آیا جو بالا مذکور ہوا ہے اشرار کفار کی بابت مین نازل ہوئی ہے سو آیت مذکور کو سند گردان کے معجزہ دکہلانے کی قدرت آنحضرت صلعم کو نہین تہی کہنا جہل مرکب ہی وابلہ فریبی ہے **تنبیہہ** اس آیت نفی دوم مین مدعی نے بڑے دغابازی و چالاکی کیا ہے یعنے اس آیت مذکورہ کو تمام و کمال نہ لکہکر اکثر اسکا چہوڑ دیا ہے اس ارادہ سے کہ اسکے تمام و کمال لکہنے سے

اپنا مقصد یہ نہ آویگا - اور اعتراض اپنا مہمل ہو جاویگا - انتہا ہم نے ناظرین کے مطالعہ کے لیئے تمام وکمال وہ آیت بالا
لکھدیتے ہین **نقل سوم** سورہ انعام مین مرقوم ہے وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَہْدَ اَیْمَانِہِمْ لَئِنْ
جَآءَتْہُمْ اٰیَۃٌ لَّیُؤْمِنُنَّ بِہَا قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰہِ وَمَا یُشْعِرُکُمْ اَنَّہَا اِذَا جَآءَتْ
لَا یُؤْمِنُوْنَ ترجمہ - قسم کہائے انہون نے ساتھہ سخت قسمون اللہ کے کہ اگر کوئی معجزہ دیکہین ایمان لاوینگے
- کہہ اے محمد کہ معجزات خدا کے پاس ہین اور تم نہین جانتے ہو اگر معجزہ ہوگا تب بھی ایمان نہ لاوینگے - اس نقل سے
ظاہر ہے کہ محمد صاحب نے صاف کہدیا طالبان معجزہ کو کہ معجزات خدا کے پاس ہین اور ان کا یہ بیان کہ بعد دیکہنے
معجزے کے بہی وے ایمان نہ لاوینگے - محض انکا حیلہ تہا کیونکہ اسی آیت قرآن سے واضح ہوتا ہے کہ طالبان معجزات
نے قسم کہائی کہ بدون دیکہے معجزہ ہم ایمان نہ لاوینگے - پس بمقتضای انصاف واجب تہا کہ انکو معجزہ دکہایا ہوتا
تاکہ انپر حجت پوری ہوتی **جواب** بہت لوگ معجزہ نادیکہکر بہی ایمان لائے ہین لیکن اشرار وبدکارون کی
عادت تہی کہ معجزہ دیکہکر بہی ایمان نہین لاتے اور جہٹلاتے تہے پہر معجزہ طلب ہوتے تہے - اس قبیل کے کفار
بے اعتبار تہے جو قول وفعل مین اپنے صادق نہ تہے از روے نفاق ولاف زنی کے قسم کہائے اور نبی صلعم سے
معجزے طلب کیئے تب قادر برحق نے اُس آیت مذکورہ کو نازل کیا مقصود اس سے یہ تہا کہ وے معجزہ دیکہے پر
بہی ایمان نہ لاوینگے کیونکہ اپنے قول مین سچے نہ تہے اور انکی قسم کا اعتبار نہین تہا - چنانچہ اس بیان پر - اِذَا
جَآءَتْ لَا یُؤْمِنُوْنَ - کا جملہ جو اس آیت مین ہے دلالت کرتا ہے نہ عدم قدرت پر معجزہ نہ لا سکیے - یہ سو کلام
الٰہی ہے نہ آنحضرت کا حیلہ - اسکو آنحضرت کا کلام سمجہنا اور حیلہ قرار دینا ضلالت ہے اور ہر ایک کام خداوند عالم کی دست
قدرت مین ہے نبوت ہو یا غیر نبوت یہ بات ہر ایک ذیشعور پر روشن ہے - انبیا علیہم السلام جبکہ طالب معجزہ کو شریر
اور نااہل سمجہتے اسکو معجزہ دکہلانے سے انکار کرتے تہے یہ عادت سلف کے پیغمبرون کی تہی چنانچہ یعقوب علیہ السلام
کو معجزہ دکہلائے نہین اور عیسیٰ اکثر بار معجزہ دکہلانے سے انکار کیئے ہین بلکہ دشنام دیئے ہین بیان اسکا اس استفسار
کے اوایل مین گذر چکا - اب فرمایئے معجزہ نہ دکہلانے سے عیسیٰ کی نبوت ورسالت مین کیا نقصان آیا اپنے پیغمبر کے
حال سے بیخبر رہنا اوروں پر مہمل اعتراض کرنا تعصب وگمراہی ہے **تمثیل** ایک حکیم حاذق کے پاس -
کسو نے از روی شرارت کے کچہہ دوا چاہا تب اسنے اپنے خاوند کے حکم کے موافق بولا کہ دوا دینے مین کچہہ مانع نہین لیکن
اول بعضون نے دوا لیکے اسکو عمل مین نہین لاے - اسواسطے تمکو دوا نہین دیتا پہر چند بد کار نے بدارادے اور
مسخری سے اسی حکیم سے دوا چاہے - انکو بہی ویسا ہی فرمایا - اب غور کرو آیا وہ جوابات مخصوص دوا طلب کے

سو اشرار سے علاقہ رکہتے ہین یا اس حکیم پاس دوا مانگ کہاتے آتے ہین سو تمامی بیمارون سے متعلق ہین
تب معلوم ہوجائیگا کہ وہ جواب مخصوص شریر طالبان دوا کے حق ہین ہین نہ کہ دوسرے دوا کہانے وارون کے
حق مین۔ ان جوابات پر نظر کرکے کوئی نادان بہی ایسا نہ کہیگا کہ اوس حکیم کو طبابت معلوم نہین۔ یا اسکو دوا دینے
کی قدرت نہین۔ اسی قبیل سے ہے نبی صلعم کا معجزہ نہ تبلانا تہا۔ اور وہ آیات جو معجزہ نہ دکہلانے کی بابت مین نازل
ہوئے ہین مخصوص ان معجزات کی ساتہہ علاقہ رکہتے ہین جو اشرار بد کردار معجزہ طلب ہوتے تہے نہ عام معجزون کے ساتہ
ای مومن بہائیو نبی صلعم کی ثبوت نبوت و رسالت پر سوای دلایل مرقوم الصدر کے اور بہی بے حساب دلایل عقلی و نقلی
ہین۔ دل کا جوش و خروش اسقدر دلایل پر جو مذکور ہوئے اکتفا نہ کرکے کشان کشان اور بہی چند دلایل کے بیان کرنے
پر لایا لہذا ہم بیان اونکا ذیل مین کرتے ہین۔ طوالت کلام کی باعث رنجیدہ خاطر مت ہونا۔ مہربانی کرکے
انکو بہی دیکہلو۔ کیونکہ وے قابل دیدنی و شنیدنی ہین۔ اگر آنحضرت کو معجزے بتلانیکی قدرت نہوتی تو آپ کے
امتیون مین سے اکثر اولیا مثل حضرت سید عبد القادر محی الدین جیلانی اور حضرت شمس تبریز اور حضرت عین القضاۃ
اور حضرت شاہ عبد الحمید قادر ولی وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم جو مردون کو زندہ کئے اندہون کو بصارت بہرون کو سماعت اور
بیمارون کو شفا دئے ہین سو کیونکر دیتے وہ کرامت و ولایت انہون کو کہان سے ملی یقین ہے۔ کہ ہمارے نبی مکرم
کی پیروی و مطابعت سے ان کو ان کرامات کا مرتبہ و قدرت حاصل ہوئی۔ کرامت ولی کی عین معجزہ ہے اس نبی
کا جس کا وہ پیرو ہے چنانچہ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین نظم۔ خرق عادات از نبی و ولی +
ہست بر فضل شان دلیل جلی + اگر اظہار آن میان امم + ہست با دعوی نبوت ضم + باشد آن معجزہ بفخر امام
ورنہ آمد کرامت آنرا نام + از ولی خارقی کہ مسموع است + معجزہ آن نبی متبوع است + اور عیسوی لوگ کہتے ہین اور فخر و ناز کرتے ہین کہ عیسی نے
بہت سے معجزے دکہلائے ہین انہا۔ بہلا بیان کرو کہ عیسی نے کون کون سے بڑے معجزے کب اور کہان کہان بتلائے ہین
اسکا بیان اناجیل مین کہین پایا جاتا نہین مگر یہ کہ اکثر بیمارون کو تندرست کئے ہین اور مردون کو زندہ یہ تو تعجب کی بات
نہین کیونکہ جس جس شہر کے باشندون کو اپنے ہنر و صنعت پر فوقیت و فضیلت کا دعوی تہا ان کو عاجز و مغلوب
کرنے کے لئے حق سبحانہ تعالی نے وہان مبعوث ہوے سو انبیا کو اس ہنر و صنعت پر فوقیت و فضیلت کا معجزہ
عطا فرمایا تہا۔ چنانچہ موسی کے زمانے مین تہے سو جادوگران اپنے جادوگری و افسون گری کا غرور کرتے تہے
انکو عاجز کرنے کے لئے اللہ تعالی نے موسی کو عصا کا معجزہ بخشا تا کہ جادوگرون کے کامون کو خراب کرے ویسا ہی
عیسی کے وقت مین یونانی حکیمان اور اطبار اپنے حکمت کا بڑا دعوہ اور لاف زنی کرتے تہے انکی حکمت پر فضیلت

رہنے کے لئے بیمارون کو صحت وشفا دینے کا معجزہ عیسیٰؑ کو اللہ نے بخشا اور نبی صلعم کے زمانے مین فصحای عرب اپنے اپنے کلام وفصاحت کا بڑا دعوی وغرور کرتے تھے۔ لہذا اللہ تعالی نے ان سب کے کلام سے فصیح تر اور بلیغ تر کلام کا معجزہ یعنے قرآن مجید عنایت فرمایا۔ جسکے ایک چھوٹے سے سورہ کے کلام کے موافق فصحای عرب سے کسو فی عبارت نہ بنا سکا انتہا۔ چونکہ عادت الٰہی وقت کے موافق انبیا کو معجزہ عطا کرنے کی تھی ویساہی بیمارون کو شفا کرنیکا اور مردیکو زندہ کرنیکا معجزہ اللہ تعالی نے عیسیٰؑ کو بخشنا تہا۔ مگر عیسویان کہتے ہین کہ عیسیٰؑ مردیکو زندہ کئے سرسیکا کوئی نبی زندہ نہین کیا وہ غلط ہے اسلئے کہ فوائد بدریہ مین مذکور ہے کہ جابرؓ کے موئے ہوئے دو فرزندون کو نبی صلعم نے زندہ کئے ہین اور ایکدن جابرؓ نے ایک بکری کو ذبح کیا اور اسکا گوشت پکا کر نبی صلعم اور دیگر صحابہؓ وغیرہ کو کہلایا آنحضرتؐ اُس بکری کی ہڈیان جمع کروا کے اسکو زندہ کئے یہ معجزہ فضیلت رکہتا ہے عیسیٰؑ کے معجزہ پر **نظم** عیسیٰ مسیح پہر ادیا مردے مین روح وجان یہ نہین عجب کہ رکہتا تہا وہ جسم واستخوان ؛ بکری کا گوشت کہا کے جو باقی رکہے ہڈان ؛ منگوا رسول اسکو عطا کی ہے جسم وجان ؛ اور بہی فوائد بدریہ مین لکہا ہے کہ جب نبی صلعم بتون کی مذمت اور اہانت اور اسلام کی دعوت شروع کئے تب کفار قریش کے سرداران جمع ہوکے آنحضرتؐ سے عرض کئے اگر جناب کو مال ومتاع کی خواہش ہو تو جسقدر چہتے ہو ہم دیتے ہین اگر سرداری کی آرزو ہو تو ہم اپنا سردار بناتے ہین اگر عورات کی تمنا ہو تو خوبصورت صاحب جمال عورات حاضر کرین لیکن ہمارے بتون کی مذمت واہانت مت کرو اور ہمکو اسلام کی دعوت کرنیسے باز آؤ تب آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے کسی چیز کی خواہش نہین مگر بتون کی پرستش سے اور شرک وکفر سے تمکو چہوڑا کر اسلام سے مشرف کرنے کیلئے مین اللہ سے بہیجا گیا ہون تم خدای واحد کی وحدانیت پر ایمان لاؤ اور اوس خالق برحق کی بندگی کرو تو بس ہے انتہا۔ اس گفتگو سے خوب ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت نبی برحق ہین۔ اگر آپ جہوٹے نبی یا مال ومتاع کی خواہش والے ہوتے تو مال اور اچھے اچھے عورات لیکر اور ان سبا کی سرداری کے فراغت سے رہتے ویسا تو نہین کئے اسلام کی ترقی کے لئے انواع واقسام کی تکلیف وتصدیع اٹہائے۔ کچھہ مال ومنال جمع نہین کئے اور تحایف اور نذرانے کے طور سے جو کچھہ کہ بادشاہون کے پاس سے یا غازیون کے جہاد سے جنس و مال آتا تہا وہ سب غریبون اور فقیرون کو تقسیم کر دیتے تہے اور خاص اپنے لئے کچھہ اسمین سے کچھہ نہین رکہتے تہے۔ فاقہ کشی سے گذران کرتے تہے۔ نہ اچھے بستر پر سوتے تہے نہ اچھا کہاتے پیتے تہے۔ یہ سب نیک خصائل دلالت کرتے ہین آن حضرت کی ثبوت نبوت پر۔ اور آنحضرت صلعم کے احوال تقدس مآل مین ایک کتاب زبان اردو مین عیسویون سے تحریر ہوکے بالم کوٹے کے چرچ مشن پریس نامی مطبع مین

۱۸۵۶ء؁ عیسوی مین طبع ہوئی ہے اسکا نام محمد سر تیرم رکہا گیا ہے۔ اسکے دسوین بارہوین صفحہ کا مطلب یہ ہے کہ اوائل مین اسریہ کا راجہ سکنا سار ہیبت یعنے مصر کا راجہ سی شاک اور بابلون کا راجہ سینوکات نیچار اور فاسیہ کا راجہ کیروس اور یکی تو نیا کا راجہ الکزانڈر اور روم کا بادشاہ پومپیی ۔ دیرسب ایک کی بعد ایک ملک عرب لینے کیواسطے اور عربون پر فتحیاب ہونیکے لیے بہت کچھ کوشش کیئے کچہہ فائدہ نہوا اسواہ اسکے عیسیٰؑ کی پیدایش کے بعد عربون نے اپنے بیابانون سے نکلکر بڑی جماعت جنکے روم کی سلطنت کے جنوبی شہرون مین جاکر بہت تاراج کیا اور نقصان پہنچایا انکو سزا دینے کیلیئے اور انکی حکومت کو تباہ کرنے کے ارادہ سے روم کے راجگون مین سے اول بار تیرا ہن بعدہ سیویرس نے کمال جوانمردی اور بہادری کے ساتہہ ملک عرب کے طرف جاکی اسقدر جنگ وجدال کیئے کہ خون کے نالے بہے آخرش وی بڑی آفت ومصیبت مین گرفتار ہو کے اپنے ارادے سے باز آکے چلے گئے انتہا۔ الغرض نبی صلعم کی پیدایش تک روم کے اور پارسیون کے پادشاہان عربون سے ڈرتے اور گہبراتے تہے نہ کہ عربان ڈرتے انتہا۔ ای عیسوی صاحبو نبی صلعم تمان باپ نہین سو یتیم و بیسیر تہے مال ومتاع ولشکر و یاور ومددگار نہین رکہتے تہے غریب تہے باوصف اسکے بادشاہان اور راجگان کی متابعت وفرمانبرداری نہین کیئے سو اور بادشاہون سے بڑی بہادری وجوانمردی کے ساتہ جنگ وجدال کیئے سو سخت وجاہل عربان پشت بہ پشت پرستش کرتے ہوئے تہے سو اپنی پیاری بت پرستی اور شرک کو ترک کرکے آنحضرتؐ کی فرمانبرداری اختیار کرنے کا اور معتقد ہونے کا اور اللہ اور رسول پر ایمان لانے کا سبب کیا تہا کرکے تم غور کروگے تو صاف ظاہر ہوگا کہ قادر ذوالجلال نے آنحضرتؐ کو اپنا رسول ونبیؐ گردان کے اور بزرگی دیکر معاون ومددگار ہونیکے ہی باعث سو ویسے سخت عرب انکے مطیع وفرمانبردار ہوئے کرکے ظاہر ہوگا۔ سوائے اسکے عیسیٰؑ کے اور صحابی تہے سو برنبا نے اپنی انجیل مین لکہا تہا کہ احمد نامی ایک نبی پیدا ہوگا۔ اوسکے اوصاف فلان فلان ہین انتہا۔ وہ برنبا بڑے اعتقاد وعقیدہ سے مذہب عیسوی کا وعظ کرتے تہے اور اپنے مذہب مین بہت خبردار تہے۔ ابوالحواری کرکر مشہور تہے۔ ان کی بعد کی عیسویان حسد سے اس انجیل کو توراۃ وانا جیل کے مجموعہ یعنے بیبل مین داخل نہ کرکے خارج کردیتے اور اسمین بہی تحریف وتبدیل کیئے ہین۔ اس انجیل کے مطالعہ سے بہی محمدؐ صلعم کا نبی برحق ہونا ثابت ہوتا ہے ای عیسوی صاحبو دیکہو کہ موسیٰؑ اپنے امتیون کو چہوڑکے کوہ سینا پر جاکے چالیس دن تشریف رکہے تہے اس قلیل عرصہ کی اندر آپکے امتیان دین موسوی کو چہوڑکر مشرک ہوگئے اور طلائی گوسالہ بناکے اسکی

پرستش کرنا شروع کئے اسی طرح سی کتاب خروج ٣٢ باب ۴ و ٧ و ٨ ورس مین ہے - اور اینتک رومن کاتھلک عیسویون مین بت پرستی جاری ہے - شکر خدا کا کہ نبی صلعم کے روز وفات سی آجتک ١٣٠٠ سال کا عرصہ ہوتا ہی باوجود اسکے آنحضرت کی امتیان بت پرست ہوئے ہین اور اللہ تعالی کی وحدانیت یا قدرت مین یا صفات مین غیر کو شریک کرتے نہین اور آنحضرت کو نبی برحق سمجھتے ہین اور خدائے واحد کی عبادت کرتے آتے ہین اور یہود و عیسویون کے مانند قرآن مین ایک لفظ کو بھی تبدیل و تحریف نہین کئے اور نبی صلعم کی رسالت و نبوت کا انکار بھی نہین کئے یہ بھی آنحضرت کا ایک معجزہ ہے - اس جوابین مذکور مین سو سوالکے دلایل منقول و معقول سے ثابت ہی کہ محمد رسول اللہ صلعم اللہ تعالی کے نبی برحق ہین انتہا -

نفی چہارم سورہ انعام مین ہے - ماعندی ما تستعجلون به ان الحکم الا لله یقص الحق وهو خیر الفاصلین قل لو ان عندی ما تستعجلون به لقضی الامر بینی و بینکم ترجمہ یعنے معجزہ جسکے لئے تم جلدی کرتے ہو نہین ہے میری پاس کیونکہ حکم خدا کی طرف سی ہے - اور وہی حق کو ظاہر کریگا اور وہ سب حاکمون مین بہتر و برتر ہے کہدی محمد وہ چیز یعنے معجزہ جسے تم چاہتے ہو کہ جلد ظہور مین آجاوے اگر میرے پاس ہوتا تو میرا تمہارا جھگڑا فیصل ہو جاتا یہان سے بھی صاف ظاہر ہے کہ محمد صاحب نے اپنی عدم معجزات کا اقبال کیا پس یہ چہار منفیات محمد صاحب کے عدم معجزات پر دلالت کرتے ہین اب جو شخص کتب احادیث سی محمد صاحب کا معجزات کرنا ثابت کرے تو ان اربعہ منفیات کی صداقت سی ہاتھ دھو دے - یا بہ مقابل قرآن کتب احادیث کو معتبر قرار دیوے انتہا - **جواب** ای مومن بھائیو خبردار ہو قول و فعل کو عیسویون کو ہرگز اعتبار مت کرنا کیونکہ وی عوام اسلام کو فریب دینیکے لئے جھوٹے اعتراضات اور مہمل اشکالات ہمارے نبی صلعم پر اور دین اسلام پر کرتے ہین سوائے اسکے قرآن کی آیتون کا صحیح معنی چھوڑ کر جھوٹا معنی بیان کرتے ہین **بیت** به نطق آدمی بہترست از دواب ٭ دواب از تو بہ گر نہ گوئی صواب ٭ اب غور سی دیکھو کہ قریش کے کافرون سے بعضون نے جھگڑا کیا اور عذاب نازل ہونیکی جلدی کیے فقط - چونکہ خدای عالم الغیب خوب جانتا تہا کہ ان کفار کی اولاد ایمان و اسلام سے مشرف ہو کر دین محمدی کی امداد و اعانت کرینگے - اسلئے عدم عذاب کی بابت مین آیات مذکور، نازل کیا نہ معجزے کے باب مین ان مین لفظ ما تستعجلون کا جو بیان ہوا ہی مراد اس سے عذاب ہے نہ معجزہ - چنانچہ تفسیر حسینی اور تفسیر کبیر مین اور دوسری کتب تفاسیر مین

ماتستعجلون سے مراد عذاب لئے ہین۔ پس ماتستعجلون سے معجزہ مراد لینا جہالت و ضلالت ہے
اس بدعتی نے ما تستعجلون سے معجزہ مراد لیا ہے سو بے سند ہی بات ہے کسی تفسیر مین ویسا مذکور نہین اور مدعی نے
دہوکا دینے کے لئے ان دو آیات مذکورہ مین سے دوسری آیت کے اخیر مین جو کلام کا فقرہ تہا چہوڑ دیا ہے
وہ یہ ہے واللہ اعلم بالظالمین انتہا۔ عبارت مذکورہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ احکم الحاکمین زیادہ
جاننے والا ہے ستمگارون کو اور عذاب دینیوالا ہے اُن کو اگر عذاب دینیکی قدرت آنحضرت صلعم کو ہوتی تو البتہ
عذاب دینے اور ہلاک کر ڈالتے ستمگارون کو۔ اور خلاصی پاتے اور جہگڑا فیصل ہو جاتا۔ اسی یا روآیت
مذکورہ سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہی عذاب کی بابت مین نازل ہوئی ہین نہ معجزے کے باب مین۔

لعنۃ اللہ علی الکاذبین **استفسار ششم** محمد صاحب معصوم ہین یا عاصی

شق اول۔ ان کی عصمت قرآن سے ثابت نہین ہوتی ہے اگر کوئی آیت قرآنیہ اُن کی عصمت کے باب
مین منقول ہو تو پیش کرنا چاہیئے۔ شق ثانی۔ بہ حالت معصیت شفیع المذنبین نہین ہو سکتے ہین کیونکہ
گنہگار گناہ گار کا شفیع نہین ہو سکتا ہے اسلئے وہ خود شفیع کا محتاج ہے۔ پس محمد صاحب شفیع مذنبین
نہین ہو سکتے ہین چنانچہ قرآن کے چند مقامات ان کی معصیت پر دلالت کرتے ہین اور اول سورہ محمد
مین۔ فاعلم انہ لا الہ الا اللہ واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات
یعنے پس معلوم کر تو اے محمد کہ تحقیق ہے وہ اللہ کہ نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے اور تو بخشش مانگ اپنے
گناہون کی اور مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کے گناہون کی۔ دوم سورہ فتح مین لکہا ہے
انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر
ویتم نعمتہ علیک ویہدیک صراطا مستقیما یعنے تحقیق فتح دیا ہمنے
تجھکو فتح ظاہر۔ البتہ بخشیگا اللہ تیرے گناہون کو جو تو نے آگے پیچھے کئے ہین۔ اور تمام کریگا اپنی
نعمتون کو تجھپر اور ہدایت کریگا تجھے سیدہی راہ پر۔ سوم سورہ مومن مین لکہا ہے فاصبر ان
وعد اللہ حق واستغفر لذنبک وسبح بحمد ربک بالعشی والابکار
ترجمہ پس صبر کر اے محمد کیونکہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور اپنے گناہون کی معافی مانگ اور صبح و شام اپنے
خدا کا شکر کر چہارم سورہ قتال مین ہے۔ واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات
ترجمہ اور معافی مانگ اے محمد اپنی گناہون کے لئے اور مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کی گناہون کیلئے

پنجم سورهٔ والضحیٰ مین ہی ووجدک ضالا فهدی یعنے ای محمد پایا تجھے گمراہ پس ہدایت کی تیری انتہا - ان خطابات خمسہ مرقومہ بالا سے صریح واضح ہوتا ہی کہ محمد صاحب گناہون کی معافی کے محتاج تھی اسلیئے ثابت ہوا کہ وہ شفیع المذنبین ہرگز نہین ہوسکتے ہین کیونکہ گناہ گار دوسری گناہ گار کا شفیع نہین ہوسکتا کہ وہ خود شفیع کا محتاج ہی قطع نظر اسکے قران مین ایک آیت بھی نہین ہی جو ان کی عصمت کی باب مین دلیل ہو - اور نہ کوئی ایسی قطعی نص قران مین پائی جاتی ہے کہ جس سے یقین حاصل ہو کہ محمد صاحب کو گناہون کی معافی ہو چکی **جواب** آیہ اول وثانی وسوم وچہارم کا - شفیع المذنبین رسول رب العالمین لاریب معصوم ہین - کبیرہ وصغیرہ گناہ سے مبرہ ومنزہ ہین - ان کی عصمت وعفت مین شک وشبہ نہین - ہر کہ شک آرد کافر گردد - نعوذ باللہ - چونکہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہر ایک عیب ونقص وزوال سے پاک ہی دوست رکھتا ہی پاکون کو نہ عاصیون اور گنہگارون وبدکارونکو اسلیئے کہ بدکار کو دوست رکھنا بھی بد ہے - اگر نبی صلعم گنہگار ہوتے تو وہ سبحانہ تعالیٰ آپ کو دوست نہ کہتا آن حضرت کے نیک ذات وحمیدہ صفات ہونے سے آپکو کل انبیاء پر فضیلت دی اور دوست گردانا - اکثر مقامات مین قران مجید کی اپنے نام کے ساتھہ نام پاک آنحضرت کا بھی بیان کیا ہی - اور سورهٔ والضحیٰ مین فرمایا ہی - ورفعنا لک ذکرک یعنے بلند کیا ہمنے واسطے تیرے ذکر تیرا - اور سورهٔ فتح مین - انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا یعنے ہمنے تجھکو بھیجا گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا - اور بھی فرمایا ہے لتومنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ وتسبحوہ بکرۃ واصیلا یعنے ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور اسکی مدد کرو اور اوسکا ادب رکھو اور اسکی پاکی بولو صبح اور شام - اور بھی فرمایا ہی - ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ یعنے جو لوگ ہاتہہ ملاتے ہین تجھسے وہی ہاتہہ ملاتے ہین اللہ سے - اور سورهٔ انبیا مین فرمایا ہے - وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین یعنے اللہ جل شانہ تعالیٰ آپ کو عالم کے حق مین رحمت قرار دیا ہے اور فرمایا ہے - ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی ان سب دلایل سے ثابت ہوتا ہی کہ آن حضرت اللہ کے حبیب تھے اور رحمت عالم کے اور معصوم تھے اور پاک معصیت سے تھے نہ کہ عاصی وگنہگار - پس آنحضرت کو عاصی وگنہگار سمجھنا شقاوت ازلی یعنے بدبختی ہے - اور وہ سبحانہ تعالیٰ بڑی حکمت والا ہے - اسکی حکمت مخلوق کے ادراک وفہم سے خارج ہی دیکھو کسو نے جنگلی ہرن کو شکار کرتا ہی تو والا اپنے سدہی ہوی اور سنگی ہرن کو چھوڑ کر

اسکے وسیلے سی جنگلی ہرن کو دام مین لاتا ہے - آدمی کی حکمت ایسی ہو تو اس حکیم مطلق کی حکمت کو کیا پوچھنا
چاہیئے **بیت** توان در بلاغت بسحبان رسید ٭ نہ در کنہ بیچون سبحان رسید اسلیئے کافہ بشر پر
بشر کو رسول و نبی بناکر بہیجا نہ فرشتے یا روح کو **بیت** کر دبعث محمد عربی ٭ تا شود خلق را رسول و نبی -
اسلیئے کہ ہم جنسیت کی سبب سی وہ مالوف اسکا ہو کے اس کا دین و ملت قبول لے اور دنیا مین جیسا باپ
چلتا ہی ویسا بیچے بہی چلتے ہین اور بادشاہ کے رویہ کو رعایا بہی اختیار کرتے ہین - **الناس علی دین
ملوکھم** - اس لحاظ سے اوس حکیم مطلق نے نماز و روزہ و حج و زکات کا و استغفار کا حکم نبی صلعم کو کیا
تاکہ آنحضرت کے رویہ پر امت بہی عمل پیرا ہووین اور ان آیات کو جو سورۂ مومن و سورۂ محمدؐ و سورۂ قتال مین
مذکور ہوئے ہین نازل کیا وہ سب محض امت کی تعلیم و ہدایت کے واسطے نازل ہوئے ہین نہ کہ آنحضرتؐ کے
واسطے الغرض جو حضرتؐ کی امت مین بہت بندے گناہ کبیرہ و صغیرہ کے مرتکب ہوتے ہین - ان مین سے
کسی ایک کی طرف اللہ سبحانہٗ تعالیٰ خطاب کرکے حکم استغفار کا نہ کیا مگر آنحضرتؐ کو فرمایا کہ اپنے گناہون کی اور
مومن مردان اور مومن عورتون کے گناہون کی بخشش مانگ انتہا - یہ حکم محض گنہگارون کی تعلیم کو لئے
آنحضرتؐ پر نازل ہوا مقصد اس سے یہ ہی کہ آنحضرتؐ کو دیکھکر امت بہی استغفار کرے اور بخشش مانگے دیگر نہ
آنحضرتؐ کو بخشش مانگنیکا حکم کرنا اور دوسرے کسی کو نہ کرنا کچہہ بات نہین اس رمز و حکمت کو نا جان کر
ان آیات کو سند گردان کے آنحضرتؐ کو عاصی ٹہرانا حماقت و جہالت ہی دوسرا یہ کہ خطاب ایک کی طرف ہوتا ہے
اور مقصد دوسرے کی طرف رہتا ہی ایسی باتین توراۃ و انجیل مین بہت آئے ہین دیکہو کتاب یسعیاہ ۴۲ باب
۱۱ ورس - حکم خدا کا یون ہی کہ بیابان اور اسکے بستیان اور قیدار کے آباد دیہات اپنی اپنی آواز بلند کرینگے
اور انجیل متی ۱۱ باب ۲۰ ورس پہر وہ یعنے عیسیٰ نے شہرون کو جن مین اسکے بہت سی معجزے ظاہر ہوئے
ملامت کرنے لگا - کیونکہ انہون نے توبہ نہ کی تھی انتہا - کتاب پیدایش ۱۸ باب ۲۰ ورس قول خدا کا یون
ہی سدوم اور عمورا کا چلانا بلند ہوا اور انکا جرم نہایت سنگین ہوا - انتہا - یہ جائے غور کی ہے کہ یعنے دیہات
کو ہو یا شہرونکو ہو یا شہر سدوم و عمورا کو ہو نہ تو جسم ہی نہ قوت بیان اور زبان - پہر کیونکر وہ بیابان آواز بلند
کرینگے یا شہران توبہ کرینگے یا چلاوینگے مقصد ان حکمون سے وہان وہان کے باشندون سی ہی نہ بیابان
و دیہات و شہرون سی - یہی مقصود ہی ان سب آیات کا جو استغفار اور بخشش کے باب مین نازل ہوئے
ہین یعنے وہ آیات صرف آن حضرتؐ سی خصوصیت رکہتے نہین مثال اوس کا یون ہی کوئی ایک بادشاہ اپنے

وزیر کو حکم کرتا ہی کہ تو اپنے زن و فرزند کیواسطے ایک عمارت تعمیر کرا نتہا اس حکم پر غور کرو کہ وزیر نہ معمار ہے نہ نجار۔ پس وہ کیونکر بذاتہ عمارت تعمیر کریگا۔ یعنے ہرگز نہ کرسکیگا۔ مرادی معنی اوسکی یہ ہی کہ معمار وغیرہا سے تعمیر کرواتا ہی۔ نہ کہ وزیر اپنی ذات سے تعمیر کرے۔ بفضل الٰہی وجیسے چونکہ سورۂ محمد و سورۂ مومن و سورۂ قتال کی آیات مذکورہ کے نازل ہونیکا سبب او در جواب مرقوم ہوچکا اب ہم اس آیت کا جواب جو سورۂ فتح مین درباب معافی گناہ کی نازل ہوئی ہے تحریر کرتے ہین۔ تعصب چھوڑکے چشم انصاف سے ملاحظہ کرین تو وہی سب صحیح اور راست نظر آوینگے باللہ التوفیق **جواب نفی دوم**۔ جانئے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم بےشک وشبہہ معصوم ہین کبھی گناہ کبیرہ یا صغیرہ کئے نہین۔ اور اگر وہ کئے ہوتے تو البتہ اسکا ذکر قرآن مجید مین مذکور ہوتا جیساکہ آدمؑ و حواؑ کی ذلت کا و اصحاب فیل وغیرہ کے گناہون کا ذکر قرآن مجید مین آیا ہی۔ قطع نظر اسکے کتاب گنتی ۲۰ باب ۱۲ ورس قول خدا کا یون ہے کہ پھر خداوند نے موسیٰؑ و ہارونؑ کو فرمایا۔ اسلئے کہ تم مجھپر اعتقاد نہ لائے الخ اور ۲۷ باب ۱۲ ورس سے ۱۴ ورس تک ہی کہ خدانے فرمایا کہ جب جماعت نے مجھ سے جھگڑا کیا تو تم نے یعنے موسیٰؑ و ہارونؑ نے بھی دشت سین مین سرکشی کیا۔ اور کتاب خروج ۳۲ باب ۲ سے ۱۲ ورس تک دیکھو خدانے مرتکب ہونا موسیٰؑ کے بھائی حضرت ہارون کا گناہ مین پرستش گوسالہ کے مفصل کہدیا ہی انتہا ان سب کا گناہ اور جرم جیساکہ خداوند تعالیٰ نے اپنی کتابون مین بیان کیا ہی ویسا تو نبی صلعم کے گناہ کا کوئی کام قرآن مجید مین بیان نہین کیا۔ اگر آنحضرت مرتکب کسی گناہ کے ہوئے ہوتے تو البتہ اس مین بیان کردیتا ہرگز نہ چھوڑتا۔ خدانے محض آنحضرت کی دلاسے کرنے کے لیئے فرمایا۔ **لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ** کیونکہ موافق **الایمان بین الخوف والرجا** کے ہرایک نبی و ولی کے دل مین خدا کی رحمت کی امید اور اس کی غضب اور غصے کا خوف مدام رہتا ہی وہ خوف اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلعم کی خاطر مبارک سے دفع ہونیکے اور تسلی کے لئے نازل فرمایا نہ اثبات وقوع گناہون کیلئے ایسی مبشر آیت کو سند گردان کے آنحضرت کو عاصی بولنا ابلہ فریبی اور احمقی ہی۔ اور تفسیر حسینی مین مرقوم ہی کہ حضرت ابو اللیث رح نے اگلے گناہون سے مراد طرف آدمؑ کے اور پچھلے گناہون سے مراد طرف امت مرحومہ کی لیا ہی **واللہ اعلم بالصواب** **جواب نفی پنجم** مدعی نے نبی صلعم کی معصیت کی ثبوت پر اپنے اس استفسار ششم مین آیت **وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ** کو بیان کیا ہے اور لفظ **ضالا** سے گناہ مراد

لیا ہی۔ یہ سو اسکی نادانی ہے اور احمقی کیونکہ تمامی مفسرین قرآن کا اتفاق اس بات پر ہی کہ ضالا کے معنی راہ بہولنے کو ہین نہ گناہ کی چنانچہ ایک مفسر قرآن اس آیت کی تفسیر ہین یون لکہتا ہی کہ نبی صلعم جو دس سال تہے سو وقت پہاڑون کے دامن ہین راستہ بہولکے جاتے تہے تب ابو جہل دیکہکر آپکو اونٹنی پر بٹہا کے ابو طالب کے پاس لا چہوڑا اور بولا ہم نہین جانتے کہ تیری بیٹے سے ہمکو کیا کچہہ پہونچیگا عبد المطلب نے پوچہا کیون تب بولا کہ ہین نے اس لڑکے کو فلانے درے ہین راستہ بہولا ہوا بہٹکتا پایا اور اس کو اٹہاکر پہلے اپنی پیٹہ کے پیچہے سوار کر لیا سو اونٹنی ہر گز نہ چلی بیٹہ بیٹہ جاتی تہی جب اسکو اپنے آگے بٹہلایا تب یہ اونٹنی اٹہکر چلنے لگی انتہا۔ فی التفسیر فتح العزیز۔ اگر مدعی تفاسیر قرآن سے خوب واقف ہوا ہوتا تو ہر گز لفظ ضالا سے گناہ مراد نہ لیتا اور اپنے کو ضلالت ہین نہ ڈالتا۔ مخفی مباد آیت مذکورہ خالق برحق کے احسان کو ظاہر کرتی ہے اور وہ سو کلام مجیبانہ ہوا اسکو آنحضرت کی معصیت پر دلیل گردانتا ہیو قوفی ہے بیت تا چہ خواہی خریدن ای مغرور ٭ روز درماندگی بہ سیم دغل — استفسار ہفتم — خدا کی ذات محدود بجہات ستہ ہی یا بسیط اور خارج از جہات ستہ ہو اگر محدود ہی تو کس جہت ہین ہی اگر محدود نہین ہے تو دلایل عقلیہ سے ثبوت چاہئے حالانکہ قرآن ہین کئی مقامات سے ثابت ہوتا ہے کہ ذات باری محدود بجہات ستہ ہی چنانچہ سورۂ حدید ہین لکہا ہوا ہے

الذی خلق السموات والارض فی ستة ایام ثم استوی علی العرش

ترجمہ اللہ وہی ہے کہ جس نے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو چہہ دن ہین پہر بیٹہہ گیا عرش پر۔ استوا بمعنی۔ استقرار۔ قرآن کے چند مقامات سے ظاہر ہوتا ہے اور مفسرین قرآن نے بہی استوا سے استقرار مراد لئے ہین چنانچہ صاحب مدارک و معالم نے لکہا ہی من شاء فلیرجع الیہ۔ اور عرش کی نسبت سورۂ مومن ہین لکہا ہی الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون بحمد ربہم۔ انتہا۔ یعنے وہ لوگ جو عرش کے حامل اور جو اوسکے گرد ہین پاکی بولتے ہین اور تعریف کرتے ہین اپنے رب کی ان دونو آیات سے ظاہر ہے کہ خدا عرش پر مستقر ہے اور فرشتے اس عرش کو لادے ہوئے ہین۔ پس خدا کا وجود مجسم ہونا اور محدود ہونا قرآن سے ثابت ہوا اسلئے کہ جسم کے لئے مکان لازم ہی اگر خدا جسم سے پاک ہی تو اس کو عرش کی کیا ضرورت ہی اور فرشتون کا عرش کو اوٹہانا کیا معنی رکہتا ہی

جواب اللہ سبحانہ تعالی کی ذات پاک ہی بے مثل و بے مثال ہے نہ محدود ہے نہ معدود و نہ اسکو جسم ہی

اور نہ صفات جسم اور نہ زمان و مکان ہی پاک پاکیزہ ہی ہر ایک نقص و زوال سی اور محیط ہی جہات ستہ و زمان و مکان
پر مگر وی محیط نہیں اسپر **بیت** محیط است علم ملک بر بسیط ✤ قیاس تو بر وی نگردد محیط ✤ اور بلند تر ہی
ہر ایک بلند سی اور ہر ایک مافوق پر فوقیت رکھتا ہی — عرش جو ہی — فوق السماوات ہی — نہ تحت السماوات و
شش جہت کا علاقہ تحت السماوات کی ہے نہ فوق السماوات — پس جو کچھہ کہ عرش پر مستقر ہوا اسکے سات
جہات ستہ کو کچھہ علاقہ و ربط نہیں اور وہ جہات سی مبرا ہے — نظر برین ہی تو جو بات استقرار اللہ سبحانہ تعالی
کا عرش پر جہات ستہ سی منزہ و مبرا ہی اگر کوئی بے ایمان کہے کہ عرش جہات سی علاقہ رکھتا ہی وہ ہم پر حجت نہوگا
کیونکہ بعض ذات خدا کو معدوم اور نیست جانتے ہین — وہیون کی بولا بولی غلط ہی اور اسکو یقین جاننا کفر ہے
اور استقرار اللہ جل شانہ کا عرش پر بے کیف و بی مثال ہے — جیسا کہ ذات پاک اوسکی بے چون و بے چگون ہے
مراد استقرار سی وہ فوقیت ہی جو لایق شان اس پروردگار کی ہے — نہ اس معنی سے ہی جو از لوازم مخلوقات
کی ہے — یا معہ اجزای جسمانی کے یا قد و قامت کی پس وہ استقرار خارج از حدود و جہات ستہ کی ہے دیکھو وہ
خدای عز و جل کلیم ہی — کلام اسکا نہ از حلق و زبان کی ہے اور سمیع ہی سماعت اوسکی نہ از راہ گوش کے ہی اور بصیر ہے
بصارت اسکی نہ بواسطہ چشم کے ہی — بدستور استقرار اس کا نہ از جسم و وجود کی ہے چنانچہ اس معنی کے یعنے استوا علی
العرش کے بہت فقرے تورات و انجیل مین بہی آئے ہین اجی کچھے کرسٹ صاحب ملاحظہ کرو اور شرماؤ —
۲ زبور ۴ ورس — وہ جو آسمان پر تخت نشین ہے ہنسیگا اور خداوند انہیں ٹھٹھون مین اڑائیگا — اور ۹۹ زبور پہلا ورس
— کہ خداوند سلطنت کرتا ہی امتین کانپین وہ کروبیون کی اوپر تخت نشین ہے زمین لرزے — اور کتاب یسعیاہ ۶ باب
پہلے ورس کہ جس برس کہ عزیز بادشاہ مر گیا مین نے خداوند کو ایک بڑی بلندی پر اُن کے تخت کی اوپر بیٹھے دیکھا
اور مکاشفات یوحنا ۴ باب ۲ ورس تب مین انہیں روح مین شامل ہو گیا پہر کیا دیکتا ہون کہ آسمان پر ایک
تخت دہرا ہی اس تخت پر کوئی بیٹھا ہی ۱۰ ورس تب وی چوبیس بزرگ اسکے سامنے جو تخت پر بیٹھا ہے گر پڑتی
ہین اور اس کو جو ابد تک زندہ ہی سجدہ کرتے ہین اور اپنے تاج یہ کہتے ہوئے اوس تخت کی آگے ڈالتے ہین —
۱۱ ورس — ای خداوند تو ہی جلال و عزت اور قدرت کی لایق ہے — کیونکہ تو ہی نے ساری چیزین پیدا کئین اور
وے تیری ہی مرضی سے ہین اور پیدا ہوئے ہین — انجیل متی ۵ باب ۳۴ ورس مین قول مسیح کا یون ہے
کہ پر مین تمہین کہتا ہون ہرگز قسم نا کہانا — نہ تو آسمان کی کیونکہ وہ خدا کا تخت ہی ۳۵ ورس مین ہی نہ زمین
کی کیونکہ وہ اسکے پاؤن کی چوکی ہے اور کتاب یسعیاہ ۶۶ باب پہلا ورس — کہ خداوند یون فرماتا ہی آسمان میرا

تخت ہو اور زمین میرے پاؤں رکھنے کی چوکی ہے وہ گھر کہاں ہے کہ میرے واسطے بنایا چاہتے ہو اور میرا آرام
گاہ کہاں ہے انتہا۔ ایسا ہی اعمال رسول کے ۷ باب کی ۴۹ ورس میں ہے مارک ۱۱ باب ۲۵ ورس میں ہے
اور جبکہ تم دعا کیلئے کھڑے ہوتے ہو اگر تمہیں کسی پر کچھہ شکایت ہو تو اوسے معاف کرو تاکہ تمہارا باپ بھی جو آسمان
پر ہے تمہارے قصوروں کو معاف کرے۔ ۸۰ زبور پہلا ورس اے اسرائیل کے گڈریئے تو جو یوسف کو گلے کی
مانند لے چلتا ہی اور کروبیم کے اوپر تخت نشین ہے جلوہ گر ہو۔ دلایل مرقوم الصدر سے بخوبی اس خالق برحق کا آسمان
پر رہنا اور تخت پر بیٹھنا۔ اور کروبیان کا حاملان عرش ہونا ثابت ہو چکا اب بے دیان جو اعتراض آیت
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ .. اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ پر کرتے ہیں شتا و ستاز ہیچ
بیت ای ہنرہا نہادہ برکف دست + عیبہا را گرفتہ زیر بغل۔ **استفسار ہشتم**
مسلمان دعوی کرتے ہیں کہ بہ نزول قرآن کتب سابقہ توریت و انجیل منسوخ ہو گئی ہیں اور دین محمدی
ناسخ ادیان سابقہ کا ہی۔ اس دعوی کی دلیل قرآن سے نہیں ملتی ہے اور نہ قرآن کا دعوی ہی کہ کتب
سابقہ منسوخ ہو گئے ہیں بلکہ قرآن اُن کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور اُن کی حقیقت و صداقت کا اقبال کرتا ہے
چنانچہ چند شواہد اس قسم کے قرآن سے نقل کئے جاتے ہیں اول سورہ آل عمران میں لکھا ہی قُلْ فَاْتُوْا
بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ یعنے ای محمد کہہ توان کو یعنے یہود کو لاؤ توریت
کو اور پڑھو اگر تم سچے ہو انتہا۔ یہ گواہی اس بات کی ہے کہ توریت زمانہ محمدی میں بدون تنسیخ و تحریف موجود
تہی۔ اگر منسوخ ہوتی یا اصلی نہوتی تو محمد صاحب ان سے صاف کہہ دیتے کہ تمہاری توریت منسوخ و محرف ہے
چنانچہ بخاری میں لکھا ہی کہ توریت محمد صاحب کے سامنے لائی گئی اور جس مسئلہ کی نسبت نزاع تھی وہ فیصل ہوا
اور محمد صاحب کا فتوی برقرار رہا ثانیاً سورہ مائدہ میں لکھا ہے وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ
التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ یعنے اور کس طرح تجھکو اپنا حاکم بناوینگے جس حال میں ان کے پاس توریت
ہی جس میں خدا کا حکم ہے۔ اس گواہی سے واضح ہوتا ہی کہ توریت زمانہ محمد صاحب میں کامل بلا نسخ و تحریف
اہل یہود کے پاس موجود تہی کہ جسکا اقرار قرآن سے واضح ہوتا ہی۔ ثالثاً سورہ مائدہ میں مذکور ہی اِنَّا
اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا
لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ
وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ۔ ترجمہ تحقیق ہم نے اوتاری توریت اسمیں ہدایت ہے اور روشنی ہے

اس پر حکم کرتے تھے درویش اور عالم۔ اسواسطے کہ نگہبان ٹھرائی تھی اللہ کی کتاب پر اور اسکی گواہ تھی۔ اس گواہی سے یہ ثابت ہوا کہ توریت پر کل انبیا رسابقہ عامل تھے اور توریت پر ہدایت اور روشنی ہے اور جو کوئی اس پر عمل نہین کریگا۔ وہ مخالف ہدایت اور روشنی ہوگا۔ اور یہ بہی ثابت ہوا کہ وہ عالمون اور درویشون کی محافظت مین محفوظ تہی جو لوگ اسکے برخلاف چلتے ہین وہ انبیاؤن کے طریق کے برخلاف ہین اور ان کا مذہب پیغمبران سلف کے مخالف ہے۔ رابعاً اسی سورہ مین ہے وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنجِيلِ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ترجمہ اور نبیون کے پیچھے بہیجا ہمنے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو سچ کرتا ہوا توریت کو جو آگے سے تھی اور اسکو دی ہمنے انجیل جسمین ہدایت اور روشنی ہے اور سچ کرتی ہوی اپنے آگے کی توریت کو اور ہدایت اور نصیحت کرتی ہوئی پرہیزگارون کو اور چاہئیے کہ حکم کرین انجیل والے اس چیز پر جو اتارا اللہ نے اسمین اور جو حکم نہ کرے اسپر جو اتارا اللہ نے پہر وہی لوگ فاسق ہین۔ اس گواہی سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح اور انجیل کتاب توریت کی مصدق ہین کہ دونو کتاب مقدس کی تصدیق و تائید کرتے ہین۔ پس چار گواہیون کے سوا اور بہت سے مقامات قرآنی کتب مقدسہ کی بابت تصدیق کرتے ہین۔ بطریق اختصار اس پر ہی ہمنے کفایت کیا اگر یہ کتابین حسب دعا مسلمانان محرف و منسوخ ہوتین تو قرآن مین ان کی تصدیق و توثیق ہرگز نہین ہوتی اسلئے مسلمانون کا دعویٰ بلا دلیل ہے قابل اعتبار کے نہین **جواب** توریت و انجیل کے عدم منسوخی پر اور انکی عدم تحریفی پر اس استفسار مین چہار آیت مذکور ہین اور وے سب مدعی کے دعویکے ثبوت کے مفید نہین اور ان مین سے ایک آیت مین بہی لفظ منسوخ یا غیر منسوخ کا اور تحریف یا عدم تحریف کا موجود نہین۔ محض عوام مومنین کو گمراہ کرنیکے ارادیسے ان آیات کو تحریر کیا ہے۔ اول آیت سے اور بخاری کی تحریر سے اتنا ظاہر ہوتا ہے کہ نبی صلعم کے حکم کے موافق یہودیان توریت کو حاضر کئے اور اس کے دیکہنے سے آنحضرت کا فرمان صحیح و راست نکلا انتہا۔ مدعی اس آیت کے ذیل مین اپنی رائے یون لکہتا ہے کہ اگر توریت و انجیل منسوخ یا محرف ہوتے ہوتے تو آنحضرت ویسا فرمائے ہوتے۔ اسوقت ویسا نا فرمانا آنحضرت کا توریت و انجیل کے غیر تنسیخ و تحریف پر دلالت کرتا ہے انتہا۔ یہ تاویل مدعی کی ہیچ و پوچ ہے۔ چونکہ مباحثہ

اسوقت تنسیخ وتحریف کا نہ تہا - پس آنحضرت اس باب مین کچہہ فرمائی نہین - اور اگر اس بات کا مباحثہ ہوا
ہوتا تو البتہ فرما دیتے - آیت دوم سے اسقدر پایا جاتا ہی کہ توریت یہودیون کے پاس تہی اسمین حکم خدا
لکہا ہوا تہا - یہ سچ ہے مگر وہ جو توریت نبی صلعم کے زمانے مین کامل موجود تہی منسوخ یا تحریف ہوئی نہ تہی کہ جو
مدعی نے ذیل مین اس آیت کی تحریر کیا ہی سو سراپا جہوٹ ہی - اسلئے کہ یہ کیفیت اس آیت مین ہرگز
مذکور نہین - آیت سوم سے ظاہر ہی کہ توریت مین ہدایت وروشنی ہی اس پر انبیا سابق اور درویشان
اور عالمان حکم کرتے تہے انتہا - یہ سچ ہی مگر وہ لوگ جو اسکے برخلاف چلتے ہین وہی انبیاؤن کی طریق کی برخلاف
ہین اور ان کا مذہب پیغمبران سلف کی برخلاف ہی کہ اس آیت کی ذیل مین مدعی لکہا ہی سو اس کی دل کی تراش
ہی اور غلط ہی - اور یہ اس آیت کا مضمون نہین - اور وہ حکم امت موسیٰ یعنے یہودیون سے متعلق ہے نہ دوسرے
مذہب والون سی اگر وہ حکم دوسرے مذہب والون سی بہی علاقہ رکہتا ہے کہ فرض کرین سو صورت مین اولا عیسویان
فاسق ہوتے ہین - اسلئے کہ اکثر احکام برخلاف توریت کی مثلاً موقوفی ختنہ کی اور ذبح کی اور حرمت سور کی اور
سبت کی دور کر یا بدلانے کی انجیل مین آئی ہے - اچہی صاحبان عیسویونکا مذہب احکام توریت کی برخلاف ہونے مین اور
سلف کی پیغمبرون کی مخالف ہونے مین کچہہ شک وشبہہ نہ رہا - اس طور کی اختلافات اناجیل مین ہوتے پر
دوسرے مذہب کی حقیقین بطور طعن کے اعتراض کرنا حماقت ہی - آیت چہارم سے اسقدر ظاہر ہوتا ہی کہ اللہ
تعالی نے عیسیٰ کو انجیل دیا تہا - اور وہ سچ کرتی ہے توریت کو - اور حکم کرین انجیل والے اس چیز پر جو اتارا
اللہ نے اسمین - اور جو حکم نکرین اسپر وہی لوگ فاسق ہین انتہا - لیکن عدم منسوخی یا غیر تحریفی اس آیت چہارم سے
ثابت نہین ہوتی اور اللہ تعالی سے عیسیٰ کو دی گئی تہی سو اصل انجیل مفقود ونابود ہے مگر آنحضرت آسمان پر
عروج کئے سو کئی سال کے بعد حواریون وغیر حواریون سے تالیف کئے گئے سو انجیلان اور خطوط وغیرہ موجود
ہین یہ بہی تحریف سی خالی نہین - الغرض اناجیل پر عمل کرنا اور خلاف اسکا نا کرنا محض عیسویون پر واجب ہے
نہ کہ محمدیون پر - اسکا بیان تنبیہ ذیل مین لکہا جائیگا - اب ہم یہان سی ادیان سابقہ اور توریت وانجیل
منسوخ ہونیکے دلایل عقلی ونقلی تحریر کرتے ہین - دلیل عقلی یہ ہے کہ قرآن مجید مجموعہ ہی احکام الہی کا اسمین
احکام مفروضہ وغیر مفروضہ اور اوامر ونواہی جو لوازمہ بشر ہین مذکور وموکد ہین - اور بعض ان مین سی ناسخ ہین
چند احکام تورات کی مثلاً حلیت شتر کی جو توریت مین حرام ہے - اور بعضے ناسخ ہین چند احکام اناجیل کی مثلاً
حرام ہونا شراب کا اور خوک کا جو انجیل مین حلال ہے - الغرض قرآن مجید حاوی ہے تمامی طرح کی احکام کا پس

حاجت توریت و انجیل کے دیکھنے کی نرہی وے سب مانند تقویم پارینہ کے یعنے تقویم سال گذشتہ کے از کار رفتہ
و معطل ہو چکے۔ اسلئے کہ تقویم سال حال موجود ہوتے پر حاجت تقویم سال گذشتہ کی نرہی۔ یہی حال ہے
توریت و انجیل کا مقابل مین قرآن مجید کے۔ دلیل نقلی یہہ ہے۔ اللہ تعالی سورۂ ال عمران مین فرماتا ہے
وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ یعنے اور جو کوئی چاہے سوای اسلام کے
دوسرا دین تو اس سے ہرگز قبول نہوگا دین صحیح اور مقبول اللہ کے پاس دین اسلام ہے اسکے سوا اور دین
جو تھے منسوخ ہوے اللہ کے پاس۔ اب مقبول نہین۔ کیونکہ اللہ تعالی جس دین کا حکم کرے اور اس سے راضی
ہو وہی دین صحیح ہے وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔ اور وہ شخص آخرت مین خراب ہے
یعنے اسکو ثواب نہ ملیگا۔ اور اسکو عذاب ہوگا۔ فی التفسیر فیض الکریم۔ اور تفسیر رؤفی و تفسیر حسینی مین بھی لکھا ہے
جو شخص کہ سوای اسلام کے دوسرا دین طلب کریگا وہ زیان کارون سے ہوگا یعنے آخرت مین عذاب پاویگا اور
ثواب نہ پاویگا انتہا۔ دلایل مذکورہ سے ثابت ہو چکا کہ اسلام سے دین موسیٰ و عیسیٰ و غیرہ انبیا سلف کا منسوخ
ہو گیا۔ پیروی انکی باطل و عاطل ٹھہری جب ادیان سلف منسوخ ہو چکے پھر اس دین کی کتب اور اس کے احکام منسوخ
ہونے مین شک و شبہہ نرہا **بیت** نہ از لات و عزی بر آورد گرد * کہ توریت و انجیل منسوخ کرد *
ایسا ہوتے پر قرآن مجید مین کوئی آیت منسوخیت مین توریت و انجیل کے نہین آئی ہے اور روی کتب بلا نسخ
و تحریف کے حضرت نبی صلعم کے وقت تک کامل تھے بولنا محض احمقی ہے **ع** دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست
اب صاحب استفسار پر واجب ہے کہ معصیت سے اپنے توبہ کرے اور اسلام سے مشرف ہووے یہانتک بیان
ہوئے سو دلایل عقلی و نقلی سے ثابت ہو چکا کہ استفسار ہشتم مین چہار آیت جو درباب عدم منسوخیت توریت
و انجیل کے مرقوم ہین ان سے عدم منسوخیت ان کتب کی ثابت نہین ہوتی بلکہ آیت وَمَنْ يَبْتَغِ
غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا سے منسوخ ہونا انکا ثابت ہوتا ہے **تنبیہ** آیت چہارم مذکورہ مین اللہ
تعالی فرماتا ہے کہ انجیل والے حکم کرین اس چیز پر جو اتارا اللہ نے اسمین اور حکم نکرے اسپر وہی فاسق ہین
اور انجیل متی ۵ باب ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ ورس مین قول عیسیٰ کا یون ہے۔ یعنے یہ گمان مت کرو کہ مین توریت اور نبیونکی
کتابون کو منسوخ کرنے آیا ہون۔ مین منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ پورا کرنے آیا ہون اسواسطے مین سچ کہتے
کہتا ہون جس وقت تک کہ آسمان اور زمین نیست نہو ایک نکتہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز منسوخ نہوگا
جب تک سب پورا نہووے پس جو کوئی کہ ان حکمون کے چھوٹے سے چھوٹے ایک حکم کو سست کرے اور ویسا ہی

آدمیون کو سکہاوی - آسمان کی بادشاہت مین چہوٹا کہلائیگا انتہا موافق مضمون درسہای مذکور کی اور
آیت مرقوم الصدر کی عمل عیسیویون کا نہین ہے بلکہ بر خلاف اسکے ہے اسلیئے کہ احکام طلاق دینے کی اور زنا
کار کو رجم کرنیکے اور ایک مرد ایک عورت سی زیادہ عورتون کو شادی کرنیکے اور کفار سے جہاد کرنیکے جو تورات
مین جاری ہین وے سب احکام اور بہی اکثر احکام اوسکے اناجیل سے منسوخ ہوگئے ہین اور جناب پولس نے
توریت کو بے زور جانکے منسوخ کر دیا - چنانچہ اسنے عبرانیون کو لکہا ہے سو خط ۷ باب ۱۸ و ۱۹ ورس مین لکہا ہے
پس اگلا قانون یعنے توریت اسلیئے کہ کمزور اور بیفائدہ تہا اوٹہہ گیا یعنے منسوخ ہوگیا - اور جناب موصوف گلتیون کو
لکہے ہین سو خط ۳ باب ۱۳ ورس فرماتے ہین کہ مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی یعنے توریت کی زحمت سے چہڑا دیا
کہ وہ ہمارے بدلے مین لعنت ہوا - کیونکہ لکہا ہے جو کوئی کاٹہہ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہوا - انتہا - اس فقرے سے ثابت ہوتا ہے
کہ بسبب لعنتی ہونے عیسیٰ کے شریعت کی یعنی توریت کی حاجت نرہی اور عبرانیون کے خط مذکور کی ۱۸ و ۱۹ ورس
سے ثابت ہوتا ہے کہ توریت بے زور ہونے سے منسوخ ہوگئی - الغرض اختلافات مذکورہ کے سبب سے عیسیویان فاسق
اور جہوٹے ٹہرتے ہین علاوہ بران اینکہ وہ لوگ سبت کا روز جو از روی توریت کی شنبہ کا تہا بدلکے اسدن
مین کار و بار دنیوی مین مشغول ہونیکے سبب سے کتاب خروج ۳۵ باب ۲ ورس کی موافق واجب القتل ہین ——

استفسار ہفتم مسلمانون کا یہ دعوی کہ توریت و انجیل مین تحریف واقع ہوئی ہے اور وہ کتابین اصلی
نہین بلکہ جعلی ہین - اس دعوی کی دلیل کیا ہے - حالانکہ قرآنی شواہد سے منقول ہوچکا ہے کہ زمانہ محمدی
مین یہ کتابین کامل بلا تحریف موجود تہین - اگر موجود نہوتین تو محمد صاحب انکی تصدیق ہرگز نہ کرتے اور تصدیق
محمدیہ سے ثابت ہوا کہ چہہ سو سال تک وے کتابین بحالت اصالت موجود تہین اور ہر ایک ملک و قوم کے درمیان
منتشر ہوچکی تہین مختلف زبانون مین انکا ترجمہ ہوکر جاری ہونا اس بابت کی دلیل ہے کہ اسکی تحریف خیال محال
ہے کیونکہ ہر ایک ملک کی لوگون کا اسکے بدل ڈالنے مین اتفاق کرنا غیر ممکن امر تہا - کیونکہ تحریف کا ہونا دو صورتون سے
ممکن ہے قصداً یا سہواً - دونون صورتون مین غیر ممکن ہے کیونکہ لاکہون کروڑون کا سہو مین پڑنا دشوار تہا

جواب وہ جو مدعی دعوی کرتا ہے کہ توریت و انجیل کی کتابین ترجمہ ہوکے ہر ایک ملک و قوم کے درمیان
منتشر ہوچکین تہین اسلیئے ان مین تحریف کا واقع ہونا غیر ممکن تہا انتہا - یہ دعوی اسکا غلط ہے اور بے اصل
کیونکہ عیسیٰ کے اور نبی صلعم کے زمانے مین تورات کے کتب یہودیون سے محرف ہوئے ہین اور تبدیل و تغییر پائے ہین
اور لاسیما کہ عیسیٰ کی خصومت و عداوت کے سبب سے توریت کے اکثر مقامات یہودیون سے تحریف و تبدیل پائے ہین

اس بات پر بڑے بڑے عالمان دین مسیح کے متفق ہین اگر مدعی کو اس بات سے وقفیت ہوتی تو ہرگز ان کتب کے عدم تحریفی کا دعوی نکرتا۔ انکے تحریف ہونے کا احوال اس رسالے کے فصل پنجم و ششم مین مفصل تحریر ہوا ہے دیکھ لو۔ لیکن ناظرین کی تشفی کے لیے تھوڑا بیان یہی لکھا جاتا ہے چنانچہ آگسٹائین جو بڑا عالم اور مفسر ہے اپنی تفسیر مین لکھتا ہے کہ یہودیون نے بلا شک تواریخ واردات مندرجہ عہد عتیق مین نسخہ عبری مین مسیح کی دشمنی واسطے اور یونانی ترجمہ کو غیر معتبر کرنیکے لیے تحریف کئے ہین اور وارڈ اپنی کتاب کے اغلاط نامیکے مقدمے کے ۱۷ و ۱۸ صفحہ مین لکھا ہے کہ ڈاکٹر جمفری صاحب نے اپنی کتاب کے ۷۸ صفحہ مین لکھا ہے کہ یہودیونکو رسم ذلیل جاعہد عتیق کی کتابون کو ایسا خراب یعنی محرف کیا ہے کہ پڑہنے والا اسکو سہولت سے معلوم کر لے سکتا ہے پہر لکہتا ہے کہ یہود کے عالمون نے بشارت مسیح کو بہت بری طرحسے بگاڑ ڈالا ہے۔ اور واٹسن کی تیسری جلد کے ۲۸۳ صفحہ مین لکھا ہے کہ مدت ہوئی کہ ارجن ان اختلافات کی شکایت کرتا تھا اور انکو مختلف سببون کی طرف نسبت کرتا تھا مثل تغافلی اور بدذاتی اور بیباکی کاتبونکی انتہا۔ دلایل مرقوم لصدر سے ثابت ہو چکا کہ عیسیٰ کے زمانے مین اور بعد اسکے بھی یہودیون سے توریت تحریف ہوتی آئی ہے۔ اب فرمانے کہ ہم انکو جو سمجہین یا تمہاری عالمون کو ع چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد * ثانیاً یہ کہ نبی صلعم کے زمانے مین یہودیان روم و شام و جزایر عرب مین کثرت سے تہے اور دوسرے ملکون کم یاب ان مین اکثر نصاریٰ بہی شامل تہے اور نصاریٰ کے عالمون کے پاس کتب انجیل کے اور یہودیون کے عالمون کے پاس کتب توریت کے تہے ان ہر دو فریق مین عالم بہت نہ تہے مگر کم تہے چنانچہ سورہ مائدہ کی آیت۔ اِنَّآ اَنزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ کے درمیان وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِن كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ کا جملہ جو آیا ہے دلالت کرتا ہے کمی عالمان اور مشایخان پر۔ اور فخر الرازی نے بھی اس آیت کی تفسیر مین ایسا ہی ذکر کیا ہے انتہا۔ وے عالمان اپنے اپنی کتابون سے ماہر و خبردار تہے۔ لیکن عام یہودیان اور عام نصاریٰ کو کتب مذکورہ کے احکام سے کچھ خبر نہ تہی جیسا کہ اس دین و ملت کے عالمان فرماتے تہے۔ اس پر عمل کرتے تہے حق و باطل کی تمیز ہرگز انکو نہ تہی جسوقت کہ نبی صلعم نے اسلام کی دعوت شروع کی اور یہود و نصاریٰ کو اسلام مین طلب کئے تب ان ہر دو فریق کے عالمان آنحضرت کے دشمن ہوئے اور آنحضرت کے صفات حمیدہ اور خصایل پسندیدہ جو ان کتب مین مذکور تہے انکو چہپانے اور تحریف کرنے اور عوام کو فریب دینے اور ضلالت مین ڈالنے لگے چونکہ اس زمانے مین کوئی شخص حافظ توریت کا یا انجیل کا نہ تہا اور عوام لوگ احکام توریت و انجیل سے بے بہرہ و بیخبر تہے اور چہاپے کا رواج بہی نہ تہا اور توریت و انجیل کی جتنی کتابین تہین وے سب دستی اور قلمی تہین۔ اور عوام یہود و نصاریٰ بوجہ

مذہب کے عالمون کی تابعدار اور فرمانبردار تھے۔ اور جو کچھہ کہ عالمان فرماتے تھے اسکو مانند وحی آسمانی کے جانتے تھے۔ پس وے سب اپنے عالمون کی تحریف و تبدیل کو صحیح جاننے لگے اور دوسرے جزایر وغیرہ مقامات مین جو یہود و نصاری کے رہتے تھے وے لوگ مدینے کے علماء یہود و نصاری کی قول و فعل کو ہر اسلات یعنے خطوط سے آگہی پاکے اسکے موافق اپنی کتابون مین بہی تحریف و تغیر کرنے لگے۔ اسطرح کی تحریف سب ملک و جزایر مین ہونے لگی۔ سبب اسکا صرف خصومت و عداوت دلی ہے اور پاس داری اپنے مذہب و ملت کی کیونکہ ہر ایک شخص اپنے دین و ملت کو جان و مال سے عزیز و پیارا جانتا ہے۔ اور جان و مال کو دین پر سے نثار کرتا ہے اس صورت مین اپنے خاص دین کی فضیلت کے لئے غیر دین کے نبی کے نام و نشان و صفات کو تحریف و تغیر کرنا کچھہ بڑا کام نہین بلکہ موجب ثواب کا ہے سب ملکون مین اور جزایر مین تھے سو توریت و انجیل مین تحریف واقع ہونیکا بہی سبب تہا جو مذکور ہوا دیکہو کتاب استثنا کا ۳۳ باب اسکا سب تحریفی ہے کہ تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین مرقوم ہے اور وہ باب سب کا سب پورا ہر ایک ملک و قوم کے درمیان مختلف زبانون مین ترجمہ ہوکر منتشر ہین سو سب کتب استثنا مین لکہا گیا ہے اب فرمائیے ان سب جگہات مین باب مذکور کیونکر داخل ہوا۔ اور منتشر ہوا۔ اس ہماری دلیل سے دعوی عدم تحریفی کا جس نے جو کیا ہے صرف غلط ہے۔ اور انجیل مین بہی الحاقی اور تحریفی فقرے اکثر جاے واقع ہین اور علماء مسیحی بہی اسکو قبول لیتے ہین چنانچہ متی ۶ باب ۱۳ درس مین یہ جملہ کیونکہ بادشاہت و قدرت اور جلال ہمیشہ ہی الحاقی ہے۔ رومن کاتلک اسکو الحاقی بتلاتے ہین اور وارڈ اپنے اغلاط نامے کے ۱۸ صفحہ مین لکہتا ہے کہ یہ جملہ الحاقی ہے اور ارازمس نے اسکو ناپسند کیا اور بلنجر نے کہا ہے کہ یکبارگی تو نہیں پیچھے سے جوڑا گیا ہے معلوم نہین کہ اسکے جوڑنے والا کون ہے انتہا۔ اور ہارن اپنی تفسیر کی دوسری جلد کے ۳۲۱ صفحہ مین لکہتا ہے کہ بہت سے اسطرح کے الحاق بسبب خیال اصلاح کے اعمال حواریون مین ہین اور جہان کوئی حال مکرر ذکر ہوا ہے اسمین واقع ہوئی ہین کاتبون نے اوران سے زیادہ مترجمون نے ذکر ناقص مین دوسری جاے سے لیکے بڑہا دیا ہے انتہا۔ اور قرآن مجید سے بہی تحریف ہونا کتب مذکورہ کا ثابت ہوتا ہے چنانچہ سورۃ النساء مین ہے مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ یعنے بعضے یہود بدل دیتے ہین کلمون کو انکے ٹہکانون سے انتہا۔ اس آیت کے بیان مین تفسیر فیض الکریم مین بعد تہوڑے بیان کے مرقوم ہے کہ یہودیون نے توریت کے لفظون کو بدلا کے دوسرے الفاظ اسکی جگہہ مین دہرا کرتے تھے چنانچہ یسعیاہ کی قدیم کتاب کے ۴۲ باب مین نبی صلعم کا ذکر یون ہے یعنے احمد اسمہ اسکے بعد ۱۸۱۱ع مین عربی ترجمہ جو ہوا ہے اسمین اس لفظ کو بدلکے تتعجل بہا لکہا ہے بعد ۱۸۴۴ع مین ترجمہ جو ہوا ہے اسمین اس جملے کو نکال ڈالا ہے ایسے بہت سے تغیرات عمل مین آئے ہین

اصل کتاب کو رکہکے دیکہیے توان کا تبدل و تغیر ظاہر ہوگا ۔ اصل کتاب کا سراغ ملتا نہیں اور سورۂ بقر مین ہی فویل
للذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ ۔ یعنے خرابی ہی انکی
جو لکہتے ہین کتاب کو اپنے ہاتہہ سی پہر کہتے ہین کہ یہ ہی اللہ کے پاس سی ۔ اور سورۂ ال عمران مین ہی ۔ یا اھل
الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل یعنے ای کتاب والو کیون ملاتے ہو صحیح مین غلط کو انتہا
اسکا بیان تفسیر فیض الکریم مین یون ہی کہ یہود اور نصاری کو معلوم تہا کہ محمدؐ رسول اللہ صلعم اللہ کی رسول ہین
اور انکا دین حق ہے لیکن ظاہر مین اسکا انکار کرتے تہے اور لوگون کو شک و شبہہ مین ڈالتے تہے پہر توریت کی عبارت
مین اپنی طرف سی کچہہ ملا دیکے لوگون کو سنا دیتے تہی انتہا ۔ یہانتک بیان ہوے سو آیات قرآنی سے اور مفسرین توریت
وانا جیل کی اقوال سے تحریف ہونا توریت و انجیل کا ثابت ہوتا ہی باوجود اسکے وہی ہر دو قسم کی کتابان نبی صلعم
کے زمانے تک بلا تحریف کی کامل موجود تہے بولنا مفسدی ہے **بیت** خندہ می آید بحال تو کہ نیست ؛
حق و باطل رانمی دانذ کہ چیست — **استفسار دہم** ۔ ماہرین قرآن اور کتب مقدسہ پر مخفی نہین ہے
کہ اکثر مضامین کتب مقدسہ سی قرآن مین نقل ہوئے ہین عیسائی دعوی کرتے ہین کہ وہی مضامین کتب مقدسہ
سابقہ سے اخذ کئے گئے ہین اور قرآن مجموعہ کتب سابقہ کا ہی ۔ دلیل انکی یہ ہی کہ کتب مقدسہ سابقہ قرآن سے
پہلے تہی ۔ اور ملک عرب مین یہودی اور عیسائی آباد تہے کہ جنکے پاس کتب مقدسہ موجود تہے محمدؐ صاحب نے انکی
صحبت سی حاصل کئے تہے ۔ انہین کو قرآن مین داخل کرکے دعوی وحی کا کیا ۔ اور محمد صاحب نے ملک شام کا سفر کیا
اور عیسائیون اور یہودیون سے یہ باتین سنی تہین اب دریافت طلب ہے کہ جو تعلیم قرآنیہ علاوہ کتب مقدسہ کی
مین اسکی عمدگی اور خوبی پیش کرنا چاہیئے فقط یوسف حامد **جواب** مخفی مبادکہ جملہ ۳۹ کتابین
معہ زبور کی بنام عہد عتیق کی یعنے توریت کی اس زمانے مین مروج ہین اور یہ سب بائبل مین داخل ہین ان مین کتاب
اول سے پنجم تک پانچ کتاب جو ہین موسیٰ کے صحایف ہین باقی کے سب دوسرے نبیون کی کتابین ہین انمین احکام
شریعت کی کچہہ بہی نہین بدستور کسی ایک انجیل مین احکام شرعی کا کچہہ ذکر ہی نہین ۔ وہی سب کتب بوسہ دیکی
طاق مین رکہدینے کے لائق ہین ۔ مگر صحایف موسوی مذکورہ مین چند احکام ہین وے سب بہ نسبت احکام قرآن
کی ازبسیار ناقص و درازہزار ہیکے ہین ۔ اللہ تعالی پیدایش آسمان و زمین وغیرہ کی صد ہا سال کے بعد موسیٰ کو پیدا کیا
اور جسطرح ان سب کی پیدایش سے انکو خبر دیا ویسا ہی نبی صلعم کو کل باتون کی خبر دیا وہی سب قرآن مین موجود ہین
ہرگز آنحضرت توریت سے یا انجیل سے کوئی کیفیت اخذ کئے نہین اور یہود اور نصاری ہمارے کچہہ بڑہی یا سیکہے

بھی نہیں۔ آپ امی تھے کوئی آپکا استاد نہیں قولہ تعالی سورہ اعراف مین ہی الذین یتبعون
الرسول النبی الامی ترجمہ وہ لوگ جو اخلاص دل سی پیروی کرتے ہین پیغمبر کی جو نبی ہے لکھنے
اور پڑھنے نہین جانتا انتھا۔ **بیت**۔ یتیمے کہ ناکردہ قرآن درست ۔ کتب خانہ چند ملت بہ شست۔ اور آنحضرت
شام کو سفر مین ایک دو ماہ سی زیادہ رہے نہیں اسقدر قلیل عرصہ مین کوئی کیا سیکھیگا یا سکھا دیگا اگر آنحضرت
یہود اور نصاری سے کچھ سیکھے یا توریت سی یا انجیل سے کچھ کیفیت اخذ کئے ہوتے تو مدعی اس استفسار دہم مین
بہ طور شاہد کے ایک دو کیفیت لکھا ہوتا اس باب مین جو کچھ کہ اوسنے لکھا ہو وہ سب غلط اور بے اصل ہے اسکی ثبوت
پر کوئی دلیل عقلی و نقلی نہیں اور وہ کیفیت کسی ایک کتاب تواریخ و سیر سے ثابت ہوتی نہین اور احکام طہارت کی
اور روزہ و نماز و حج و زکوۃ کے اور حدث و تقسیم و ترکہ کے اور معاملات اور عبادات وغیرہ کے جو قرآن مین مذکور ہین
وہ سب توریت و اناجیل مین کہاں ہین۔ اور جناب پولس نے اکل و شرب مین حلال و حرام کا قید اٹھا دیا اور فرما دیا
جسکا جی جو چاہے سو کھالیوے اور توریت کو بے زور قرار دیکر اسکو منسوخ کر دیا۔ اجی صاحب احکام دینی و دنیوی
مین شرع محمدی کو وہ فضیلت اور فوقیت ہے کہ کسی دین و ملت مین ہے ہی نہین حضرت جامی رح فرماتے ہین

نظم شرع او ناسخ شریعتہا ست ۔ ہر شریعت کہ غیر آنست ہبا ست ۔ گر فتد حکم شرع آن سرور ۔
متفق با شریعت دیگر ۔ نیست آنرا متابعت اصلا ۔ جز از ان رہ کہ شرع اوست روا ۔

تنبیہ

اگر توریت و انجیل کے احکام و مسائل جاننے سی اور ان کی پڑھنے سی نبوت و رسالت کا دعوی کرنا ممکن ہوتا تو البتہ
اکثر یہود و نصاری اور دوسرے اقوام والے جو کتب مذکورہ کی احکام و ارکان سی خوب واقف و ماہر اور علوم مختلفہ کے
تحصیل سے کامل و لاثانی تھے اور مدت ہا تک ملک شام مین رہے تھے البتہ دعوی نبوت و رسالت کا کئے ہوتے
ویسا تو کسو نے کیا نہین۔ ان وجوہات سی معلوم ہوتا ہی کہ نبوت و رسالت خدا داد ہے تحصیل علوم پر منحصر و موقوف
نہین یہ نا سمجھ مدعی جو بکتا ہی کہ نبی صلعم یہود و نصاری سے توریت و انجیل کی کوائف سیکھ کر اسکو قرآن مین
داخل کئے اور اسکو اللہ کا کلام قرار دیتے اور دعوی وحی کا اور نبوت کا کئے انتہا یہ صرف بے ایمانی اور بد ذاتی ہے
مولانا روم فرماتے ہین **بیت** گرچہ قرآن از لب پیغمبر است ۔ ہر کہ گوید حق نگفتہ کافر است۔ اجی کچھ کرسٹان
صاحب قرآن کی عبارت مین اور آنحضرت کی احادیث کی عبارت مین بڑا فرق ہے اس لطافت کو وہ شخص جانتا ہے
جو قواعد علم عربی سے خوب واقف و ماہر ہو۔ گدہے کو زعفران کی قدر کیا معلوم۔ اور نبی صلعم کے زمانہ سے
آجتک ہزارہا آدمی قرآن کے حافظ ہوئے ہین اور ہوتے ہین یہ کیفیت قرآن کلام الہی اور نبی صلعم کا معجزہ ہونے کی

کی صداقت پر دلیل کافی و وافی ہے سوای اسکے قرآن کلام آلہی ہونیکی ثبوت پر اکثر دلایل ہین ان ہین سی نو (۹) بہ طور شاہد کی بیان تحریر ہوتے ہین **اوّل** یہ کہ قرآن فصاحت و بلاغت ہین لاثانی ہے **دوم** معارض اسکا کسی کا کلام نہین ہوا **سوم** آجتک عبارت اسکی بحالت اصلی ہی **چہارم** اسمین ایک لفظ آجتک محرف یا ملحق نہین ہوا **پنجم** بچے سے بڑھے تک حافظ قرآن ہین اور ہوتے آتے ہین **ششم** کل امت محمدی اسکی صداقت پر متفق ہین اسمین کسی ایک کا خلاف نہین **ہفتم** اللہ تعالی فرماتا ہے سورۃ النجم ہین وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى یعنے نہین بولتا ہے محمدؐ اپنی خواہش سے مگر حکم سے اللہ کے **ہشتم** عیسی فرمای ہین فارقلیط جس سے مراد نبی صلعم ہین - اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچہہ کہ سنیگا یعنے اللہ سے سنیگا سو کہیگا **نہم** کتاب استثنا ۱۸ باب ۱۸ و ۱۹ ورس قول خدا کا یون ہے کہ اے موسیٰؑ کہ تجہہ سا ایک نبی پیدا کرونگا اور اپنا کلام اسکے منہہ ہین ڈالونگا مراد اس سی قرآن اور نبی صلعم ہین ان نو (۹) شواہد سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ فضیلت توریت اور انجیل کو نہین ہے — ای مسلمان بہائیو دسون استفسارات مرقوم الصدر کی روایات لکہنے کی قدرت و طاقت اس ہیچمدان کو ہرگز نہ تہی باوجود اسکے جسقدر کہ مجہسے لکہا گیا ہے اسکو ایک معجزہ نبی صلعم کا سمجہہ لینا چاہیئے - یا آلہی اس عاصی کو اور تمام مومنون کو تا لب زیست احکام شرع محمدی پر عمل کرنیکی توفیق عطا فرما یا آلہی فریب اخوان الشیاطین کے ہمکو بچا - یا آلہی گمراہونکی راہ بد پر ہمکو مت چلا - یا آلہی بہجان سی با ایمان ہمکو لیجا

بیت

آلہی بحق محمدؐ رسول ✦ دعا مجہہ گنہگار کی ہو قبول

فصل دہم

سوال جواب ہین عیسویون کے اور محمدیون کے **سوال** تمہارے نبی مانند عوام الناس کے مادر و پدر سی پیدا ہوی اسمین کچہہ فضیلت نہین - اور انکی پیدایش کے وقت یا اول یا بعد کچہہ عجایبات سی ظاہر ہوا - دیکہو یسوع بے باپ کی پیدا ہوی مریم روح القدس سی حاملہ ہوئی یسوع کو جنی اسکے اول فرشتے نے خواب ہین مریم کو خبر دی کہ تو بیٹا جنے گی نام اوسکا یسوع رکہہ پس پیدایش یسوع کی فضیلت رکہتی ہے محمد صلعم کی پیدایش پر **جواب** متی باب پہلا ۱۰ ورس ہین ہی کہ مریم روح قدس سے حاملہ ہوئی برخلاف اسکے لوقا پہلے باب کی ۳۵ ورس ہین ہی کہ فرشتے نے جواب ہین اس سے یعنے مریم سی کہا کہ روح قدس تجہہ پر نازل ہو گی اور تجہہ پر اللہ کی قدرت کا سایہ ہوگا - اس سبب سی وہ قدوس بہی جو پیدا ہوگا خدا کا بیٹا کہلائیگا پہر اسی ہر دو انجیل ہین اور دوسری اناجیل ہین یسوع کو کہین ابن آدم کہین تو خدا کا بیٹا کہین تو داؤد کا بیٹا لکہا ہی واہ واہ یہ عجیب مجہول النسب بیٹا ہی - کہ کسی ایک کے ساتھہ نسب اسکا ثابت نہین ہوتا ہی بہر صورت

مریم نے یسوع کو جنا - انکے بے باپ کے پیدا ہونیکے سبب سے انکی پیدایش کو نبی صلعم کی پیدایش پر فضیلت دینا نفس ہے - کیونکہ خالق برحق کی قدرت کاملہ سے اور اسلی روح قدس کی تائید سے آدمؑ و حوّا اور فرشتے بلا مادر و پدر پیدا ہوئے سوای اُسکے خداوند تعالیٰ نے ابتداء خلقت میں کتنے درندے چرندے پرندے پیدا کیا وے سب کے سب بے ماں اور بے باپ کے روح قدس کی مدد سے پیدا ہوئے پس انکی پیدایش کو یسوع کی پیدایش سے افضل و فایق جاننا مناسب ہے اسلئے کہ یسوع ماں کی بطن سے پیدا ہوا لیکن وے جانوران ویسا نہ ہوئے - اسکے سوای ملک صدق جو کاہن اور امام ابراہیمؑ کے وقت میں تھا فضیلت رکھتا ہے یسوع پر چنانچہ پولس جو عبرانیوں کو لکھے ہیں سو نامے کو ۷ باب کے اول میں کچھ حال اسکا لکھکر ۳ درس میں لکھتے ہیں کہ یہ بے ماں اور بے باپ کے اور بے نسب ہے جسکی عمر کا اول اور زندگی کا آخر نہیں انتہا - پس موافق عقیدۂ عیسائیوں کی جو مسیح کو باپ میں کہتے ہیں سو ملک صدق کو حقیقین رکھنا واجب ہے انتہا - یسوع حمل میں تھے سو وقت ہو یا تولد کو بعد ہو عجائبات سے کچھ نمودار نہ ہوا - مگر انجیل متی میں ہے کہ مجوسیان پورب کی باشندے یروسلیم میں آئے یسوع کو ڈھونڈنے اور آپکی پیدایش کا ستارہ ہم نے پورب میں دیکھا اسکو سجدہ کرنیکو واسطے آئے ہیں بولے انتہا - خدا جانے کہ وہ صحیح ہے یا غلط - اب یسوع کی پیدایش کا احوال انجیل لوقا کے دوسرے اور چھوٹے باب سے مختصر لکھا جاتا ہے کہ انکی پیدایش نہ مریم کے گھر میں ہوئی نہ دوسرے کسی کے گھر میں نہ کسی سرا میں اودہر اُدہر ایک جگہہ میں ہوئی ماں مریم انکو ایک کپڑے میں لپیٹ کے چرنی یعنے بیلوں کی کرتی میں رکہدی - اور بچا کو آٹھویں دن ختنہ کی - اور یسوع نام رکھی مریم اور اسکا شوہر یوسف نجار پرورش کیا جب یسوع تیس سال کا ہوا یحییٰ کے ہات سے یردن کی ندی میں غوطہ کہاکے دعا کرتے ہی آسمان کہل گیا اور روح قدس جسمانی صورت میں کبوتر کی مانند اسپر اُتری آسمان سے آواز ہوئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے تب یسوع روح قدس سے بہر گیا - اور یردن سے پاہر آیا بیابان کو گیا - چالیس دن تک شیطان کے ہاتھ میں گرفتار رہا اور کچھ نہ کہایا نہ پیا - جب بہوکا ہوا شیطان نے اس سے کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اس پتھر کو روٹی بنا - نہ بنایا پھر شیطان یسوع کو وہاں سے ایک اونچے پہار پر لیجا کے کہا - کہ تو مجھے سجدہ کر - نہ کیا پھر وہانسے یروشلیم کے بڑے عبادتگاہ کی ایک کنگورے پر کہڑا کرکے کہا - کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اپنی تئین یہاں سے گرا نیچے فرشتے اٹھا لینگے نہ گرا - القصہ جب شیطان کے ہاتہہ سے چھوٹا جلیل کو گیا اور وہانکے عبادتگاہوں میں وعظ کرتا پھرتا تھا - انتہا - ای عیسوی صاحبو غور سے دیکھو کہ یسوع نے تیس سال کی عمر تک کسکی پرورش میں تھا - اور کیا کیا دکھہ میں مبتلا تھا - اور شیطان سے ستایا گیا - اس عرصۂ دراز میں آپ سے کوئی کرامت یا معجزہ ظاہر نہ ہوا - اور کبھی نہ فرمایا کہ میں نبی ہون یا خدا کا بیٹا ہون یا وہ میرا باپ ہے - سب لوگ کہتے تھے کیا یہ یوسف نجار کا بیٹا نہیں - اور کہتے تھے کیا یہ بڑہی کا بیٹا نہیں - اسکی ماں مریم نہیں - اور اسکے بہائی یعقوب اور یوشی اور شمعون اور یہودا نہیں اور اسکی سب بہنان کیا ہماری ساتھہ نہیں ہیں - انجیل متی ۱۳ باب ۵۵ و ۵۶ درس انتہا - افسوس صد افسوس کہ عیسائیان اس صفات کے یسوع کو اور اسکی

پیدایش کو محمد رسول اللہ صلعم کی فضایل و آفرینش پر فضیلت دیتے ہین سو حماقت ہی۔ بقول شخصے پیران نمی پرند و مریدان
می پرانند۔ ابی صاحبو یسوع کی پیدایش کا حال تو خوب ظاہر ہو چکا۔ اب محمد رسول اللہ صلعم کی آفرینش کا احوال مختصر
سنو۔ مدارج النبوہ اور فواید بدریہ وغیرہ کتب سیر مین مذکور ہی کہ جس شب آنحضرت کا نور آمنہ کی حمل مین قرار پایا غیب سے
آواز آئی کہ محمد کا نور آج کی شب آمنہ کی رحم مین قرار پکڑا اور بہت روز دن سی عرب مین تہا سو قحط جاتا رہا۔ جب حمل مبارک چہہ ماہ کا
ہوا۔ ایک شخص نے عالم رویا مین آمنہ سی کہا کہ تو سید العالمین کو حاملہ ہوئی ہے اسکو جنے تو محمد نام رکہہ۔ آمنہ کہتی
ہین کہ جب مجہہ درد زہ شروع ہوا مین ایک بڑی آواز سنکے گہبرائی تب ایک سفید پرندہ نے پر اپنا مجہہ پہیرا اور وہ خوف
دل سی جاتا رہا۔ اور مجہے تشنگی ہوئی۔ غیب سے ایک دودہ سی سفید پیالہ آیا مین اسکو پی تب ایک بڑا نور میرے سی روشن ہوا
اور مین محمد کو جنی۔ اللھم صل وسلم علیہ۔ دیکہی تو آپ سجدہ مین ہین ایک ابر کی ٹکڑی آئی۔ آن حضرت کو
گہیر لی۔ اور تین شخص کو دیکہی کہ روپے کا آفتابہ زمرد کا طشت حریر کا کپڑا لیے ہین۔ اور آنحضرتکو نہلائے حریر مین لپیٹ
کر میرے حوالے کئے اور آنحضرتکو دادا عبد المطلب کہتی ہین کہ نہان اوندہے گرے اور غیب سے آواز آئی کہ محمد پیدا ہوئے یہہ سنکر مین
آپکو دیکہنے گیا تہا۔ اور یہہ بہی ثابت ہی کہ نور سی تمام گہر روشن ہوا۔ اور کسری کی حویلی کو زلزلہ ہوا اسکے چودہ کنگرے گر پڑے
اور بہت روز دن سی خشک تہی سو سماوہ کی ندی مین پانی آیا۔ اور ہزار سال سے سلگتا تہا سو فارس کا آتشکدہ بجہہ گیا اور
آنحضرت کی دائی حلیمہ کہتی ہی کہ آنحضرت میرے سیدہی طرف کی پستان کا دودہ پیتے تہ اور بائین طرف کا اپنی میرے فرزند کیو لئے
چہوڑ دیتے تہے اور یہی ثابت ہی کہ ایک بار عربستان مین بڑی خشک سالی ہوئی اور مینہہ پڑہنے کی دعا مانگنے کیلئے عرب
اپنے بچون کو لیکر ایک میدان کو گئے ان مین آنحضرت بہی تہے اور آپکے چچا ابو طالب مینہہ کی پڑنیکی دعا مانگے سر کیا آنحضرت کو بولی
تب آنحضرت انگشت مبارک سی آسمان کیطرف اشارہ کئے ابر کی ٹکڑی آئی اور مینہہ پڑا۔ اسوقت عمر شریف چار سال کی تہی
اور آپکی بدن مبارک مین خوشبو تہی جس رستے سی گذر کرتے تہی وہان خوشبو مہکتی تہی جسم شریف کو سایہ نہ تہا اور جس
جماعت مین تشریف رکہتے تہی سب سے بلند نظر آتے تہی۔ اور آگے سی دیکہے سر کیا پیچہے کی چیزان بہی دیکہتے تہی بدن مبارک
پر کبہی مکہی بیٹہی نہین۔ وی تمام صفات حمیدہ و خصائل پسندیدہ نہ حضرت عیسیٰ مین تہے نہ موسیٰ مین نہ دوسرے
کسی نبی مین ع سزای آفرین از آفرینش ٭ وای بر عقل و دانش عیسویان خود پسند کہ باوجود دیکہنے اور سننے اوصاف
جمیلہ آنحضرت کی جہوٹے اشکالات اور اعتراضات آپکی نبوت و رسالت پر کرتے ہین۔ اور آپکی آفرینش پر عیسیٰ کی پیدایش
کو فضیلت دیتے ہین چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ سوال دوم۔ محمد صاحب بیمار ہوئے اور سکرات کا عذاب
دیکہے اور مانند عوام الناس مرے اور خاک ہوئے ایک ہڈی بہی باقی نہوگی۔ دیکہو یسوع صلیب مین مارا جاکے

تیسرے دن زندہ ہوئے۔ قبر سے باہر آئے پہر آسمان پہ گئے اور زندہ ہیں انکا مرنا اور زندہ ہونا فضیلت رکہتا ہے محمد صاحبکی موت پر
جواب آدم صفی اللہ سے عیسیٰؑ تک جتنے انبیا ہوئے اُن سبکے مانند نبی صلعم بہی وفات پاکر مدفون ہوئے سو سچ ہے۔
اسمین کچہہ قباحت نہین۔ اسکو محقر جاننا عین تحقیر یسوع کے اجداد کی ہے جو انبیا رسلت تہے۔ ای یارو جسکے اجداد خوار و خراب
ہون سو صورت ہین۔ اسکی آل و اولاد کب نیک ہونگی اگرچہ فلک پہ اڑین۔ **کل شئی یرجع الی اصلہ**
نبی صلعم کا مرنا رحمتی ہے اور عیسائی مصلوبی کا مرنا لعنتی ہے۔ دیکہو گلتیون کا ۳ باب ۱۳ ورس **نعوذ باللہ من**
هذا الاعتقاد۔ یسوع نہ مرے اور نہ قبر سے باہر آئے۔ جب انہون نے تین بار سجدہ کرکر دعا مانگے بموجب حکم قادر
مطلق کے فرشتے انکو آسمان پر لیگئے جیسا کہ ادریسؑ وغیرہ کو آسمان پہ لیگئے اور فرشتے بہی آسمان پر رہتے ہین اس امر
مین عیسیٰؑ بہی ان انبیا کے موافق ہین نہ ان سے فضیلت مین برتر ہین۔ آخر زمانے مین اللہ تعالیٰ انکو زمین پر ڈالیگا
اور موتکا ذائقہ بہی چکہینگے اور زمین مین دفن ہونگے **بیت** کوئی آگے چلا کوئی دنبال ۔۔ آخرش سبکا یہی احوال
جیسا کہ نبی صلعم حیات ظاہری مین زمین پر رہکر امت کی مغفرت چہتے تہے ویسا ہی پردہ زمین مین رہکر امت کی گناہ
گارون کی مغفرت چہتے ہین۔ اور جیسا کہ آپ دنیا مین زندہ تہے ویسا ہی قبر مین زندہ ہین اور نام شریف بہی آپکا حیات
النبی ہے۔ جسم مبارک دنیا مین تہا سرپکا سلامت ہے نہ گلا نہ سڑا نہ خاک در خاک ہوا۔ دیکہو آنحضرتکے چہہ یا سات
سال کے بعد آپکے خلیفہ اوّل ابو بکر صدیقؓ رحلت کئے اسکے اول انہون نے ایسی وصیت کئی تہی کہ اپنے جنازے کو نبی صلعم کے
روضہ مبارک پاس لیجانا۔ اسکا دروازہ کہل گیا تو اپنی لاش کو اس روضے کے اندر دفن کرنا۔ اگر وہ دروازہ نہ کہلے تو دوسری جگہہ
دفن کرنا۔ پس اس وصیت کے موافق آپکا جنازہ وہان لیگئے بند تہا سو روضہ مبارک کا دروازہ حکم سے نبی صلعم کے کہل گیا
پس انکو وہان دفن کئے۔ سوا اسکے آنحضرت کے وفات کے چند سال کے بعد سید شاہ صبغۃ اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ اس روضہ
مبارک کی زیارت کے لئے وہان گئے دیکہے کہ دروازہ اسکا بند تہا مجاورین کو کہے کہ دروازہ کہولدو وے نہین کہولے پہر انسے بولے
کہ مین آنحضرتکی اولاد مین سے ہون زیارت کیا چاہتا ہون یہ سنکر مجاورین کہے اگر تم اولاد نبی ہو سو سچ ہو تو ندا کرو دروازہ
کہلا تو اندر جاؤ تب انہون نے آستانہ مبارک پر کہڑے رہکر **یا جدی یا جدی** کہے روضہ مبارک کے اندر سے جواب
آیا کہ **یا ولدی یا ولدی** اور دروازہ کہل گیا۔ لوگ متعجب ہوئے تب سے انکا خطاب سید شاہ صبغۃ اللہ نائب
رسول اللہ قرار پایا۔ اور تفسیر روح البیان مین ہے کہ سلطان العارفین سید شاہ احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ نے نبی صلعم کے روضہ
مبارک کے آستانہ پر کہڑے ہوکر آنحضرت کے نعت مین ایک قصیدہ پڑہا۔ پس آنحضرتؐ نے روضہ مبارک کا دروازہ کہول کے اندر بلالئے
اور حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ جذام کی شکایت مین سخت بیمار تہے آنحضرتکی نعت مین ایک قصیدہ تیار کرکے دردِ دل سے

پڑہی وہ آپکے پسند آیا تب آپنے عالم رویا مین اپنی ردا مبارک ان پہ اڑہائے انکی بیماری جاتی رہی۔اس قصیدہ کا نام قصیدۂ
بردہ مقرر ہوا۔ دلایل مرقوم الصدر کو غور کر نیسے ہر ایک ادنیٰ واعلیٰ معلوم کر سکتا ہی کہ نبی صلعم قبر مین زندہ وبا حیات ہین اور سچے
حیات النبی ہین۔ جسم مبارک سلامت رہنا کچہہ عجب نہین۔ دیکہو تیر چناپلی مین مدفون ہین سو حضرت بابا نطہر ولی رح کی درگاہ
کی اندر حضرت شاہ الحمید قادر ولی رح چلہ کشی کئے سو وقت بابا نطہر ولی اپنی قبر کے اندر سی نکلے اور ان سی ملاقات کئے اور ہم
کلام ہوئی۔ یہ کیفیت مشہور ہی۔ اور ضلع ترناولی کی نیئے پیٹہہ مین ناگو راراؤتر کو دفن کئے سو چہہ سال کی بعد قبر کہول کی دیکہنے
کا اتفاق ہوا انکی میت سلامت تہی۔ نہ گلی نہ سڑی اور اسیطرح بہت سی قبور مین میتان امانت وسلامت تہی۔ سو اکثر بار
دیکہنے کا اتفاق ہوا ہی جب عوام بشر کی میتون کا یہ حال ہو تو خاص بشر یعنے انبیا کی میتان سلامت رہنی مین کچہہ شک و
شبہہ نہین وہی یہ حال خود زندہ مین نیک مسلمان کی میت گلتی اور سڑتی نہین۔ مگر کافر ومشرک کی میت البتہ گلتی اور سڑتی
خاک در خاک ہو جاتی ہی چونکہ عیسویان اپنی ملت ومذہب والونکی میتون کو گلے اور سڑے اور خاک در خاک ہوئے پاتے ہین
اہل اسلام کی میتان بہی ویسی ہی ہوتے ہونگی کر کی سمجہتے ہین سو وہ غلط ہی۔ دیکہو انجیل متی ۲۷ باب ۵۲ ورس کہ قبران
کہلین اور نیک لوگونکی بہتیرے لاشین جو سوتی تہین اٹہین انتہا۔ یہ ورس ہمارے اس دعویکو جو نیکان قبر مین زندہ رہتے ہین خوب
ثابت کرتا ہی۔ اس بیان مقدس کی ذیل مین عیسیٰؑ کی موت کا احوال جو عیسائی کہتے ہین سو انجیل متی ۲۶ وین باب سے تہوڑا لکہنے
مین وہ بہی قابل غور ہی۔ جسوقت یہودیونکو حاکم نے یسوع کی گرفت وگیر کا حکم دیا تب انہون نی بہاگ کر مقام برام مین جا چہپے اور
فرمایا کہ مجہے نہ پیدا ہونیوالیکو خدا پیدا نکرتا تو اچہا تہا۔ اور میرا جی مرنے تک بہت غمگین ہے اور ایک جگہہ جاکے تین بار سجدہ
کر کر دعا مانگے کہ یا اللہ موت کا پیالہ مجہے نوش کرنا ضرور ہی۔ کیا اگر نہو تو مجہے اس سی رہائی دے انتہا۔ اور آنحضرت کی بارہ
حواریون مین سی ایک حواری جسکا نام یہودا تہا دشمنون سے تیس روپیہ رشوت لیکر آپکو پکڑا دیا۔ آپکی گرفتاری کیوقت
باقی کے حواریان فرار ہوگئے۔ دشمنان آپکو پکڑ کے حاکم کی پاس لیگئے اسنے آپکی قتل کا حکم دیا تب سرداران موتنے آپکی منہہ
پر تہوکا اور نئے کپڑے پہنایا۔ پہر وہ کپڑے اتار کر انکا خاص لباس پہنائی پت ملا ہوا سرکا پینے دئے۔ پہر صلیب پہ
کہینچے اور کہے کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہی یا اسرائیلون کا بادشاہ ہی تو صلیب پر سی اتر آ ہم تجہپر ایمان لاوینگے۔ الغرض
یسوع نے صلیب پہ سی چلاکر بلند آواز سے کہا۔ ایلی ایلی لما سبقتانی یعنے ای میری خدا ای میرے خدا کیون تو نی مجہے
چہوڑ دیا۔ معاً ایک نے دوڑ کر اسفنج لیکے سرکہ مین تر کیا اسکو نیزے پر رکہہ کر یسوع کو پلایا تب اسنے بڑی آواز سی چلاکی جان
دی۔ اور ایک شخص نے اسکی پسلی مین نیزہ چہبایا۔ یوسف نامی شخص نے پلاط سی اجازت لیکے یسوع کی لاش کو کفنایا اور دفنایا۔ اور
موافق قول عیسیون کی یسوع تین روز لعنتی ہوکی جہنم مین رہکر آسمان پر گیا انتہا ای عیسوی صاحبو غور سی دیکہو یسوع کی موت کس

خواری اور خرابی کے ساتھ ہوئی۔ یسوع کی ویسی بد موت کو نبی صلعم کی وفات نیک صفات پر فضیلت دینا تعصب ہے وحسد ہے
بیت وای بر عیسوی نادیدہ ٭ غلطی را نجو و پسندیدہ — **سوال سیوم** — متی باب ۲۴ ۱۱ و ۲۴ ورس
قول مسیح کا یون ہے۔ بہت جہوٹے نبی اٹھینگے۔ اور معجزہ دکھلاوینگے اگر ہوسکتا تو برگزیدونکو بھی گمراہ کرتے انکا کہا مت
مانو انتہا۔ اس صورت مین معلوم ہوتا ہے کہ محمد صاحب انہین سے ایک جہوٹے نبی ہین سوای اسکے انکی نبوت کیا بابین کوئی نبی
پیشگوئی کیا نہین **جواب** جیسا کہ مسیح فرمائے ہین ویسا ہی موسیٰ اور نبی صلعم بھی فرمائے ہین کہ جہوٹے نبیان ظاہر
ہونگے اور دعوہ نبوت کا کرینگے۔ اور کتاب یرمیاہ ۲۳ باب ۱۱ ورس سے ۳۴ ورس تک کی فقرات سے پایا جاتا ہے کہ جہوٹے نبیان
بلاءوں اور خدا کی سزا مین گرفتار ہونگے اور کتاب استثنا ۱۳ باب ۵ ورس مین ہے کہ وہ نبی قتل کیا جائیگا۔ الغرض ویسا ہی ہوا جیسا کہ بالا
مذکور ہے چنانچہ رچارڈسن ببل ڈکشنری کے ۲۹۲ وین صفحہ سے اور تریسیے سلتم سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ موافق قول مسیح کے چند شخص اس
زمانہ متفرقہ مین جہوٹا دعویٰ نبوت کا کئے اور عرصہ قلیل مین نیست و نابود ہو گئے۔ اور مدارج النبوہ اور فواید بدیہ وغیرہ کتب
سیر سے ثابت ہوتا ہے کہ موافق قول نبی صلعم کے مسلم کذاب و اسود جہوٹا دعویٰ نبوت کا کئے اتہے اور انہون کے پیروان جلد تر
نیست و نابود ہو گئے۔ اور قول سے نبی صلعم کے ظاہر ہونا دجال کا اور دعویٰ کرنا جہوٹی نبوت کا ثابت ہے۔ ایسا جیو اگر نبی صلعم
جہوٹے نبی ہوتے تو اسود مذکور وغیرہ جہوٹے نبیون کے سرکیا مارا جاتے اور ذلیل و خوار ہوجاتے ویسا تو نہین ہوئے بلکہ
عزت و وقار کے ساتھ رہے اور ہزارہا کفار و بت پرستون کو مسلمان بنای اور بت پرستی چہوڑائے اور عیسیٰ کو بدکہتے تہے سو یہودیون
کو منع اور یکہ انکی نبوت کے قایل کرائے۔ دیکہو نبی صلعم کی رحلت سے آجتک ۱۳۰۰ برس کا عرصہ ہوتا ہے دین اسلام انکا دن بدن
ترقی پاتا ہے اور ہزارہا کفار مسلمان ہوتے آتے ہین بتفضل الٰہی یہ دین اسلام تا بہ قیامت جاری و قایم رہیگا۔ دلایل مذکور
سے خوب ثابت ہو چکا کہ آنحضرت نبی برحق ہین نہ جہوٹے نبی اگر عیسویان ایسا کہین کہ عیسیٰ کے بعد نبی صلعم کے مبعوث ہونیکے
سبب سے مسیح کی قول کے موافق نبی صلعم بھی جہوٹے نبی ہو سکتے ہین تو ہم اسکا جواب یون دیتے ہین کہ کتاب استثنا ۱۳ باب پہلے
ورس سے ۵ ورس تک کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جہوٹے نبیان ظاہر ہونگے اور معجزات بھی دکہاینگے لیکن قتل کیے جاینگے
اس عبارت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ موسیٰ کے زمانے مین اور بعد انکے جہوٹے نبیان نکلینگے۔ پس ورسہاے مذکورہ کے مضمون
کے موافق موسیٰ عم کے بعد دعویٰ نبوت کا کئے ہین سو عیسیٰ اور زکریا اور یحیٰی اور عزیرا اور ایوب وغیر انبیا علیہم السلام بہی
جہوٹے نبیان ٹہرتے ہین ان سب کو جہوٹے نبیان ٹہانا اور نبی صلعم جو دین حق بسائے ہین محض انکو جہوٹے ہی جاننا۔
نا انصافی اور بداعتقادی ہے۔ اور ۵ ورس مذکور سے ظاہر ہے کہ وہ شخص جو دعویٰ نبوت کا کرے اور اپنے خدائیان کی طرف
لوگ کو رجوع کرے جہوٹا نبی ہے انتہا۔ ویسا تو ہمارے نبی صلعم کئے نہین بلکہ خدائے واحد و یگانہ کی طرف خلایق کو رجوع کئے انکو

جہوٹے نبی سمجھنا بی ایمانی ہے - ہان جو شخص کہ کل انبیا جس خدا کو خدای برحق مانتے آئے ہین ویسے خدا کو چہوڑکر باپ بیٹا روح القدس خدا ہین کرکے دعوی کرتا ہی سو شخص قابل قتل کے ہی اور جہوٹا ہی - اب غور کرو کہ ورس ہای مذکور سے کون علاقہ رکہنا ہی اور قتل ہوا ہی - اور وہ جو عیسویان کہتے ہین کہ نبی صلعم کی پیدائش کی باب مین کوئی نبی پیشگوئی نہین کیا - یہ دعوی انکا محض غلط ہی آنحضرت کی آفرینش کے حق مین بہت پیشگوئیان عیسیٰؑ وغیرہ انبیا سے صادر ہوئے ہین انہین سے چند پیشگوئیان اس رسالیکے فصل پانزدہم مین مرقوم ہونگے جسکا جی چاہی دیکہہ لیوی - **سوال چہارم** قرآن مجید اللہ کا کلام نہین وہ نبی صلعم کا ساختہ ہی - اور بہت سے احکام اسمین توریت و انجیل کے برخلاف ہین اور آن حضرت کی رحلت کے دو برس کی بعد ابوبکرؓ اور عثمانؓ نے انکو جمع کئے ہین بقول شیعہ ونل جز چہوڑ دیے ہین لہذا اسکو کلام خدا کا جاننا اور اعتبار کرنا کیونکر جایز ہوگا **جواب** قرآن مجید اللہ کا کلام ہونے مین کچہہ شک و شبہہ نہین اور کلام اسکا ایسا فصیح ہی کہ کسی بندیکا کلام اسکے برابر نہین - چنانچہ فصحا و شعراء عرب جو بلاغت مین اور فصاحت کلام مین اپنے کو لاثانی جانتے تہے قرآن کی ایک چہوٹے سورہ کی مقابل مین عبارت بنا نہ سکے - عاجز ہوکر اقرار کئے کہ قرآن اللہ کا کلام ہو سچ ہے وہ کسی بندیکا نہین - نبی صلعم کی زمانے سے آجتک اسمین ایک لفظ بلکہ ایک حرف بہی تحریف و تغییر و تبدیل نہین ہوا قرآن احکام عبادات و معاملات سے معمور ہی ان مین سے چند احکام خلاف تورات و اناجیل کے ہین - اس سبب سے اسکو خدا کا کلام نہ جاننا جہل ہی کیونکہ خداوند تعالیٰ جس وقت جو جو حکم کرنا مناسب جانتا قرآن مین کہا ہی - کتب مذکورہ کی مطابق احکام صادر کرنا برخلاف اسکے نہ کرنا اسپر واجبات سے نہین - وہ مختار ہی جو چاہے سو کرے چونکہ توریت و انجیل مین احکام الٰہی پورے نہ تہے مگر چند چیدے اور ناقص تہے لہذا خداوند تعالیٰ نے پورے احکام قرآن مین نازل کئے اور کامل کردیا تاکہ حاجت دوسری کتاب کی نہووے اسی سبب سے بعد نزول قرآن کی دوسری کتاب آئی نہین اور در حقیقت قرآن مجید کی توریت و اناجیل مثل تقویم پارینہ کی ہوگئے تقویم سال حال موجود رہنے پر تقویم پارینہ کی حاجت نرہی - توریت کی احکام کی برخلاف اناجیل مین اکثر احکام مذکور ہوے ہین بلکہ توریت کو رد کرتے ہین چنانچہ عبرانیونکے خط کی ۷ باب ۱۸ ورس مین ہی - اگلا قانون یعنے توریت اسلیے کہ کمزور و بیفایدہ تہا اوٹہہ گیا یعنے رد ہوگیا - یہی مضمون اسی خط کی ۸ باب کی ۷ و ۱۳ ورس مین مندرج ہی دیکہلو - پہلا اختلاف توریت مین ایک سی زیادہ عورات کرنے کا حکم آیا ہی - برخلاف اسکے پولس نے تمطاوس کو لکہا ہی سو پہلے خط کے ۳ باب کی ۲ ورس مین یون ہی کہ خادم الدین ایک عورت سی زیادہ عورتین نکرین - دوسرا اختلاف توریت مین شنبہ کا دن سبت کا قرار پایا ہی - برخلاف اسکے یکشنبہ کا روز عیسویون کے پاس سبت کا دن قرار پایا ہے تیسرا اختلاف کتاب استثنا ۲۴ باب او ۲ ورس مین ہی اگر کسی شوہر کے نگاہ مین عورت اسکی عزیز نہو اسنے اسکو طلاق دینا اور طلاق نامہ لکہدینا

جایز ہی برخلاف اسکے متی ۵ باب ۳۲ ورس مین ہی کہ زناکاری کے سوای عورتونکو طلاق دینا جایز نہین - چوتھا اختلاف کتاب احبار ۲۴ باب ۱۹ و۲۰ ورس مین ہی آنکھہ کے بدلے آنکھہ دانت کے بدلے دانت قصاص لینا - برخلاف اسکے متی ۵ باب ۳۸ و ۳۹ ورس مین ہی جو تیرے داہنے گال پر طپانچہ مارے دوسرا بھی اسکی طرف پھیر دے - پانچوان اختلاف کتاب استثنا ۲۰ باب ۱۲ ورس مین ہے کہ کفار کے ساتھ جہاد کرنا برخلاف اوسکے تمطاوس کو لکھا ہی سو ۲ خط ۲ باب ۳ و ۴ ورس مین ہی جھگڑا کرنا یعنے جہاد کرنا جایز نہین - چھٹا اختلاف - کتاب اشعیاه ۴۵ باب ۲۲ ورس مین ہی نجات دہندہ خدا کے سوا کوئی نہین برخلاف اسکے متی پہلا باب ۲۱ ورس مین عیسیٰ کو نجات دہندہ لکھا ہی - اسطرح کے بہت اختلافات اناجیل مین مذکور ہین اسکا بیان تطویل کلام جانکر واگذاشت کیا - اب عیسویون کو لازم ہے کہ لیجاظ اختلافات مذکورین کے اناجیل کو بے اعتبار جانین - وہ جو عیسویان کہتے ہین نبی صلعم کی رحلت کے دوسرے سال ابو بکر صدیق اور حضرت عثمان کے قرآن جمع کرنے سے وہ قابل اعتبار نہین اسلئے کہ وے ہر دو صاحبان کسقدر مضامین چھوڑ دئے اور اپنے طرف سے ایجاد کرکے داخل کئے ہین سو خدا ہی جانے لہذا وہ قرآن قابل اعتبار کے نہین انتہا - اسکا جواب یہ ہی نبی صلعم رحلت کئے سو دوسرے سال حضرت عمر ابو بکر صدیق کے پاس آکے فرمائی کہ مسلم کذاب کی جنگ مین بہتیرے حافظ قرآن شہید ہوگئے لہذا قرآن کو جمع کرنا اولی وانسب ہے نہ جمع کرینگے تو دین مین خلل پڑیگا - پس اسوقت حاضر تھے سو بہت سے حافظان قرآن کو صاحبان موصوفین نے بلاکر اور جو لوگ کہ سورہ اور آیتین لکھکر حفاظت سے رکھے تھے وے سب کو لیکر خوب تحقیقات کے ساتھ قرآن کو جمع کئے بعد اوسکے حضرت ابو بکر صدیق کے انتقال کرنے سے اور حضرت عمر کو جہاد کا کام درپیش ہونیکے سبب سے وہ قرآن جون کا تون رہ گیا - حضرت عمر کے وفات کے بعد حضرت عثمان جب خلافت پر آئے حذیفہ صحابی وغیرہ آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوکے گذارش کئے کہ قرآن کی قرات مین شام کے رہنے والون مین اور عراق کے باشندگون مین اختلاف و نزاع ہوتی آتی ہے مبادا یہودیان و نصاری کی کتب توریت و انجیل کو محرف کئے ہین ایسے ہی قرآن مجید مین تحریف نہ ہوجائے نظر بران قرآن مجید کو صحیح طور سے جمع کرکے رکھنا افضل ہے انتہا - اسکے بعد حضرت عثمان نے وہ قرآن لیکے پھر بہت سے حافظان قرآن کو جمع کرکر تصحیح اسکی بہت تحقیقات کے ساتھ کئے - تب سے اب تک وہ قرآن مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک پڑھا جاتا ہے - اسمین یک حرف بھی تحریف نہین ہوا ہے - ابو بکر صدیق یا حضرت عمر یا حضرت عثمان قرآن کے جمع کرنے مین جسقدر حق تھا اسقدر اسمین داخل کئے ہین نہ کچھہ بڑھائے نہ گھٹائے نہ چھوڑے اگر متی و یوحنا وغیرہ حواریون کے مانند تنہا تنہا خلوت گزین ہوکر جو جی مین آئے سو باتین اناجیل مین لکھدئے ہین ایسے ہی حضرت عثمان وغیرہ قرآن مین لکھدئے ہوتے تو البتہ اسمین احتمال صدق و کذب کا ہوتا - ویسا تو وے صاحبان کئے نہین پس صدہا حافظ و صحابہ جمع کئے سو قرآن کے صحت مین شک کرنا شقاوت ازلی ہے - ای عیسوی صاحبو نبی صلعم کی رحلت کے دوسرے سال قرآن شریف

جمع کیا جانیکے سبب سے تم اسکی صحت کی بابت مین شک کرتے ہو تو آپ پر واجب ہے کہ اناجیل کو چھوڑ اور ساختہ حواریون کی سمجھین کیونکہ
متی کی انجیل عیسیٰ آسمان پر عروج کئے سو ۳۳ برس کے بعد متی سے اور مرقس کی انجیل ۶۲ برس کے بعد مرقس سے اور یوحنا کی انجیل
۳۰ برس کے بعد یوحنا سے اور لوقا کی انجیل ۲۷ برس کے بعد لوقا سے تالیف و تصنیف ہوئی ہین ان سبکو صحیح جاننا اور نبی صلعم
کی وفات کے ۲ سال کے بعد صدہا حافظون سے و قاریون سے جمع کئے گئے قرآن کو بے اعتبار سمجھنا ناانصافی ہے ای عیسوی صاحبو
اہل شیعہ جو کہتے ہین حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ قرآن جمع کرنیکے وقت دس جز اسمین داخل نا کرکے
چھوڑ دئے ہین یہ صرف غلط اور تہمت ہے۔ جیسا کہ تم دین اسلام کے اور نبی صلعم کے دشمن ہو اور انکو بد بولتے ہو ویسا ہی
اہل تشیع حضرات موصوفین کے سخت دشمن ہین۔ اور دشنام دیتے ہین۔ اور انکو بد بولنا موجب ثواب کا جانتے ہین۔ ویسے صاحبان
کا بولنا مقبول نہین اسلئے کہ قرآن جمع کرنیکے وقت حضرت علی مرتضیٰ جنکا لقب اسد اللہ الغالب ہے ان سب صحابہ کے شریک تھے
۔ اگر کسی نے دس جز یا ایک سورہ کلام الٰہی سے قرآن مین داخل نہ کرکے چھوڑ دیتا تو آنحضرت ہرگز راضی نہوتے بلکہ شمشیر کے
زور سے عاجز کرکے ان جزون کو قرآن مین داخل کرتے۔ تو ویسا تو کئے نہین۔ اس دلیل سے اہل تشیع کا اتہام ثابت ہوتا ہے
پہلے بتلاؤ وہ دس جز کونسے تھے اور کہان ہین کسلئے حضرت علی مرتضیٰ حفاظت نہین کئے اور اسی قرآن معروف و مشہور کو قبول
کرکے تلاوت کرتے تھے۔ اس اتہام کی حقیقت کتب تواریخ یعنے ہسٹوری آف عثمان امپیریل ہسٹوری آف پرشیا کے مطالعہ سے صاف ظاہر
ہونگی۔ ای عیسوی صاحبو اگر ان مخالفان صحابہ کے قول کو صحیح جانتے ہو تو تم پر لازم و واجب ہے کہ تمہارے دین و ملت کے دشمن جو
یہود ہین انکے قول کو بھی مان لو یعنے وے کہتے ہین کہ عیسیٰ پیغمبر نہ تھے مگر مکار و دغاباز تھے۔ انکے اقوال کو تم دروغ سمجھتے ہو تو اہل
تشیع کے اقوال کو بھی جھوٹے سمجھنا ضروری ہے۔ انصاف سے مت گذرو حق پر رہو **سوال پنجم** افلاک کو خرق
والتیام نہین یعنے نہ وے پھٹتے ہین نہ جڑتے۔ پس تمہارے نبی کا شب معراج مین آسمان پر جانا اور دوزخ و بہشت کا سیر کرکے
ادنی عرصہ مین پھر خاص مقام پر آنا عقل سے بعید ہے قابل اعتبار نہین **جواب** ای عیسوی صاحبو اگرچہ افلاک کو خرق
والتیام نہین مگر خالق برحق کے حکم سے کھلنا و ملنا انکا عجب نہین وہ قادر مطلق جب چاہا کہ اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلعم کو بہشت
و دوزخ بتلاوے۔ تب جبرئیلؑ کی معرفت سے آپکو طلب کیا۔ آنحضرت ایک شب براق کی سواری سے اور ہمراہی سے ملایک کے افلاک
کا اور بہشت و دوزخ کا سیر و تماشا کئے اور بالائے عرش معلی کو بھی گئے۔ اور حق سبحانہ تعالیٰ کی رویت سے مشرف ہوئے اسمین کچھ شک
نہین۔ اللہ کے کامون کی حقیقت و حکمت اللہ ہی جانے دوسرے کسی کو خبر نہین۔ دیکھو اسنے آسمان کو بے ستون کھڑا کیا ہے۔ اور فرش
زمین کو پانی پر بچھایا ہے۔ ہر چند کہ چو طرفسے دریا موج زن ہے پس زمین کو کچھ نقصان نہین پہنچتا۔ اور ایک آدمی کی صنعت کو دوسرا
آدمی سمجھ نہین سکتا ہے ایسے کام دنیا مین بہت ہین ان مین سے ایک یہ ہے اس ملک مین تار برقی لگایا گیا ہے اسکے ذریعہ سے

ایک شہر کی خبر دوسرے شہر کو جو ایک سال کے فاصلے سے دور تر ہی عرصہ قلیل مین پہنچتی ہے اس صنعت سے ناواقف ہین سو لوگ
تار برقی کی عمل کو جہوٹ کہین تو وہ جہوٹ ہو جا سکتا ہی کیا ہرگز قبول نہوگا۔ جب آدمی کی کاروبار کی حقیقت ہمارے سمجھہ مین نہ آسکتی ہے
تو خدای جہان آفرین کی کامون کی حقیقت و ماہیت کب سمجہا جایگی۔ اگرچہ زمین سے آسمان صدہا سال کی فاصلے پہر ہو وہان
تک پہنچنے کی طاقت کسی چیز کو نہین مگر جسم لطیف منزہ کو آسمان تک پہنچانا دشوار نہین چنانچہ بصارت چشم کی ایک آن واحد
مین آسمان تک پہنچتی ہی اور آفتاب و ماہتاب کو دیکہہ آتی ہے سوائی اسکے جبرئیل مین اپنے مقام سدرہ سے زمین تک جو صدہا سال
کی فاصلے پہر ہی ایک پلمین آیا جایا کرتے تہے۔ ان سب کامون مین عجب نکرنا۔ نبی صلعم جو جسم لطیف اور نورانی رکہتے تہی آسمان پر جانے
آنے مین انکو عجب کرنا اور عقل سے بعید جاننا تعصب و ناانصافی ہی۔ خالق ارض و سما کی حکم پر آسمان کہل جاتا اور مل جاتا ہی چنانچہ
متی سو باب ۳ ورس ۱۶ مین ہی یسوع جب غوطہ کہا چکا اسوقت پانی سے نکل کر اوپر آیا اور دیکہا ایک و سپر آسمان کہل گیا انتہا۔ یہ دلیل ہمارے
اس دعوی کو جو مذکور ہوا ثابت کرتی ہے۔ ادریس کا آسمان پر جانا توریت سے اور عیسیٰ کا آسمان پر جانا انجیل سے ثابت ہی جس راہ سے
کہ وی پیغمبران آسمان پر گئے ہین اسی راہ سے نبی صلعم بہی گئے ہونگے یا جسطرح سے بصارت چشم کی عینک سے گذرتی ہی اسیطرح
جسم نورانی آنحضرت کا گیا ہوگا **بیت** چون نور نظر عینک افلاک سے گذرا ۔ نزدیک خدا جسم پر انوار محمد ۔ نبی صلعم کو
طلب کرکے بہشت و دوزخ دکہائی بین حکمت الہی یہ تہی۔ حشر کا دن سخت ترین دن ہے معاذ اللہ اسدن مین ہزارہا آفتین
اور مصیبتین برپا ہونگی اور دوزخ کا زور و شور بے حد ہو جائیگا۔ اور ہوش و حواس سکے دیکہنے سے اور سننے سے جاتی رہینگے اور جگر پارہ
پارہ ہو جائیگا۔ ماں بچے کو بچہ ماں کو بسر جائیگا۔ اور کسی نبی و ولی کو اسدن تاب و طاقت اس قاضی الحاجات کی درگاہ مین عدالت
کی یا شفاعت کی نرہیگی ہر ایک نفسی نفسی کہیگا۔ کفار اور گنہگاران امت محمدی دوزخ مین ڈالا جاینگے پس نبی صلعم اللہ تعالے
کی درگاہ مین شفاعت کرکے اس امت مرحومہ کی گناہ گارون کو دوزخ سے نکالینگے۔ ویسے خوفناک دن مین دوسرے انبیا کی مانند
شفیع المذنبین رسول رب العالمین ہراسان نا ہوکر بے خوف و خطر کے کمال تشفی و تسلی کے ساتہہ قاضی الحاجات کی درگاہ مین شفاعت
کرینگے اسلئے ارحم الراحمین نے آنحضرت کو بہشت اور دوزخ کی خوبیان و خرابیان بتا دیا تا کہ بہشت کی خوبیون سے خوش اور
دوزخ کی خرابیون سے واقف ہو جاوین اور حشر کیدن خرابیان اور آفتان دیکہکر نہ گہبراوین۔ ای صاحبو ڈراونی چیز کو کسو نے جب
اول بار دیکہتا ہی تو گہبراتا ہی دوسرے بار دیکہنے کی وقت وہ گہبراہٹ و خوف نہین رہتا ہی۔ اسلئے خدائے رحیم نے اولا خرابیان
دوزخ کی آنحضرت کو دکہا دیا تا کہ محشر مین آنحضرت بے خوف و بے ہراس کے شفاعت کرین۔ دیکہو خروج ۴ باب ۲ و ۳ و ۴ ورس
خدا نے موسیٰ کو کہا کہ تیرے ہاتہہ مین کیا ہی وہ بولا عصا ہی پہر اسنے کہا اسے زمین پر پہینک دے۔ اسنے زمین پر پہینک دیا
اور وہ سانپ ہو گیا۔ موسیٰ اسکے آگے سے بہاگا تب خداوند نے موسیٰ کو کہا کہ اپنا ہاتہہ بڑہا اور اسکی دم پکڑ اسنے ہاتہہ بڑہایا اور

اُسے پکڑ لیا وہ اسکے ہاتہہ مین عصا ہوگیا تہا - ای صاحبو حکیم کارساز حقیقی نے اس عصا کو معجزہ موسیٰ کا گردانا - یہ حکم الٰہی
محض موسیٰ کی تعلیم و تلقین کے لئے صادر ہوا تہا تا کہ انہون اس عصا کا معجزہ بنانے وقت گہبرائے نہ جاوین اور بے خوف
و خطر کے مستقل رہین - الغرض انہون نے فرعون پاس گیا اور دعوت ایمانکی کی اور اپنی نبوت کے ثبوت کے لئے اس عصا کو زمین پر
ڈالا وہ اژدہا خونخوار ہوگیا اسکے شور و شر کو فرعون دیکہکر گہبرایا اور بہاگنے لگا - لیکن موسیٰ بے خوف و ہراس کے کہڑے
رہکر ہنستے تہے اگر وہ معجزہ فرعون کے روبرو وقوع مین آنیکے پیشتر از خداوند تعالیٰ اس عصا کے اژدہا ہونے سے واقف نکیا ہوتا
تو وہ معجزہ ہرگز ان سے عمل مین نہ آتا - اگر آتا تو بہی جیسا فرعون اس اژدہے کو دیکہکر بہاگا ویسا ہی موسیٰ بہی ڈرکے بہاگتے
اور دعویٰ رسالت کا باطل ہوجاتا جیسا کہ خدا نے عصا کو اژدہا بنا کے خوف کو موسیٰ کے دفع کیا ویسا ہی نبی صلعم کو دوزخ دکہلاکے
اسکی خرابیون اور مصیبتون سے واقف کردیا تا کہ حشر کیدن خوف اسکا نرہے اور شفاعت مین امت کی ثابت قدم رہے
جو شخص کہ اللہ و رسول پر ایمان نہ لاویگا شفاعت سے آنحضرت کی محروم رہیگا والسلام علی خیر الانام

سوال ششم

وہ جو اہل اسلام کہتے ہین کہ معجزہ دکہلانے کے لئے نبی تمہارے نے شق القمر کیئے یعنی چاند کو دو پارہ کئے یہ جہوٹ ہے یہ سچ ہوتا تو ہر ایک
ملک کے آدمیونکو نظر آتا یا منجم وغیرہ اسکی خبر دیتے ویسا تو نہین ہوا **جواب** ای عیسوی صاحبو نبی صلعم کے اشارے
پر قمر شق ہوا سو سچ ہے تفصیل اسکی یہ ہے - ابو جہل وغیرہ کفار قریش نے ایک شب جناب مین آنحضرت کے حاضر ہوکر عرض کیئے
کہ اگر آپ سچے نبی ہو تو چاند کو دو پارہ کرو وہ دیکہکر ہم ایمان لاوینگے پس آنحضرت نے انگشت شہادت سے قمر کی طرف اشارہ کیئے معاً
دو نیم ہوگیا - اسمین سے ایک ابو قبیس پہاڑ کے طرف دوسرا طایفان پہاڑ کے طرف پڑا اسکو اکثر لوگ دیکہے ہین اور بعضون نے
ایمان سے مشرف ہوے اور بعضے بدبخت ایمان نہین لائے کہنے لگے کہ یہ سحر ہے انکے ایسا بولنے سے ہی شق ہونا قمر کا ثابت ہوتا ہے
- اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ۵۴ وین سورے کے شروع مین فرمایا ہے کہ نشان یعنے معجزہ دیکہکر اسکے قایل ہوتے نہین - اسکو جادو
کہتے ہین - انتہا - قمر شق ہوا سو اعلانیہ بچشم خود دیکہے ہین سو کفار چونکہ اس معجزہ کا انکار کرتے ہین تو اسکو نادیدہ لوگ انکار
کرنا عجیب نہین - اور وہ جو عیسویان کہتے ہین کہ قمر دو ٹکڑے ہوکے گرا سو سچ ہوتا تو اسکو ہر ایک ملک کے آدمیان دیکہے ہوتے
یا منجمان لکہہ رکہتے انتہا - یہ اعتراض انکا بیجا ہے اسلئے کہ شب کے وقت بعضے لوگ گہرون مین سو رہتے ہین اور بعضے اپنے اپنے
کامون مین مشغول رہتے ہین آسمان پر گذرتے سو کامون پر نظر نہین رکہتے - وہان اگر شق القمر فلان شب و فلان وقت ہوگا
کرکے سے ہوتے تو البتہ اسکے دیکہنے کے منتظر ہوتے ویسی تو اطلاع ہوئی نہین دفعتاً شق القمر کا معجزہ وقوع مین آیا یہی سبب ہوگا
انہون کے نا دیکہنے کا - حالانکہ شہاب کی مار سے شیاطین جلکے شعلے اور تارون کی مانند راتکو آسمان سے گرتے ہین بعض لوگ انکو
دیکہتے بعض دیکہتے نہین قطع نظر اسکے ہر سال سورج گہن اور چاند گہن ہوتا آتا ہے اور قبل از گہن لگنے کے منجم اسکی خبر دیتے ہین

باوجود اسکے بعض اسکو دیکہتے ہین بعض دیکہتے نہین ایسا ہوئی پر دفعتاً ظہور نہین آیا سو شق القمر سب لوگونکی نظر نہین پڑا یون
محمل ہے سوای اسکے دہلی مین چاندگہن یا سورج گہن ہوا تو مدراس مین نظر نہین آتا اور بعض ملکون مین آفتاب و ماہتاب
غروب ہونیکے وقت بعض ملکون مین غروب ہوتا نہین اور بعض ملکون مین پندرہ گہڑی دن چڑہنے تک بعض ملک مین آفتاب
طلوع ہوتا نہین اندہیرا رہتا ہے آفتاب و ماہتاب کی طلوع و غروب مین اور گہن کے نظر آنے مین اسقدر اختلاف اور کمی و
زیادتی ہے سو صورت مین مکہ مین قمر شق ہوا سو ہر کہین نظر نہ پڑا بولنا نادانی ہے سوای اسکے کتاب یوشع یعنے یسوع ۱۰ باب
۱۲ و ۱۳ ورس مین ہے یسوع کے فرمان پر آفتاب آسمان کے بیچون بیچ ٹہر رہا اور قریب دن بہر کے پچہم کی طرف کو مایل نہوا
انجیل متی ۲ باب ۲ ورس یہودیون کا بادشاہ جو پیدا ہوا سو کہان ہے کہ ہمنے پورب مین اسکا ستارہ دیکہا ہمنے اسے سجدہ کرنے
کو آئے ہین انتہا - ای عیسوی صاحبو یوشع کے حکم پر آفتاب ٹہرا سو اور عیسیٰؑ کی پیدایش کے وقت ستارہ نمایان ہوا سو تم
جہوٹ سمجہتے ہو یا سچ اگر سچ جانتے ہو تو ذرا بتلا دو کہ ان ہر دو کیفیت کو کون سا منجم لکہہ رکہا ہے اور کسواسطے وہ آفتاب
و ستارہ ہر کہین سب لوگون کو نظر نہین آیا شق القمر کا حال بہی اسی قبیل سے ہے اسکا انکار کرنا اور اسکو قبول لینا اوندہا
انصاف ہے - اولٹے چور کتوال ڈانٹے جبتک اس آفتاب کا ٹہرنا ستارے کا طلوع ہونا جہوٹا نہوگا تبتک شق القمر کا معجزہ بہی جہوٹا
نہوگا **سوال ہفتم** انبیاء سلف یعنے آدمؑ اور موسیٰؑ ایک سے زیادہ عورتان کئے نہین اور عیسیٰؑ ایک سے زیادہ
عورتان کرنیکو منع فرمائے ہین - باوجود اسکے تمہارے نبی ایک سے زیادہ عورات رکہتے تہے سو اور ایک مرد کو چہار عورتان تک
نکاح کرنیکو حکم دیئے ہین سو انبیاء سابق کے ردیہ کا اور عیسیٰؑ کے حکم کا خلاف ہے اور موجب زنا کا **جواب** عیسیٰؑ ایک سے زیادہ
عورتان کرنے کی ممانعت کئے نہین اور انجیل مین بہی ممانعت اسکی آئی نہین مگر نامہ اول تمطاوس ۳ باب ۲ و ۱۲ ورس
چاہئے کہ نگاہبان بے عیب ایک جورو کا شوہر پرہیزگار صاحب تمیز شایستہ مسافر دوست تعلیم دینے مین قابل ہو - اور خادم
الدین ایک جورو کے شوہر ہون اور اپنے بچون اور اپنے گہرون کا بخوبی بند و بست کرتے ہون انتہا - یہ ہر دو ورس مترادف
ہین انکی عبارت سے اور انکے درمیان آئے ہوئے ورسون کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ نامہ مذکور کے لکہنے والے نے فقط نگہبان
کلیسا اور خادم الدین کے باب مین بطور پند و نصایح کے وہ چند کلمے بیان کیا ہے - اسمین غیرون کو ایک سے زیادہ عورتان کرنیکی
ممانعت پایا نہین جاتی پس نگہبان کلیسا کی حق مین لکہا گیا سو حکم کو عیسوی صاحبان سند گردان کے غیرون کو بہی ایک سے
زیادہ عورتان کرنیسے منع کرتے ہین سو بیجا ہے اس بحث مین عیسوی صاحبان کہتے ہین کہ فریسیون کو عیسیٰؑ فرمائے ہین کہ ایک
سے زیادہ عورتان کرنا جائز نہین یہ بہی غلط ہے - اور حقیقت اسکی یہ ہے متی ۱۹ باب ۳ و ۴ و ۵ ورس مین ہے فریسی نے اسکی یعنے
عیسیٰؑ کی آزمایش کے لئے اس پاس آئے اور اس سے کہا کیا روا ہے کہ مرد ہر ایک سبب سے اپنی جورو کو چہوڑ دیوے اسنے جواب مین

انسے کہا کیا تم نے نہین پڑہا کہ خالق نے شروع مین ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت بنائی اور فرمایا کہ اسلیئے مرد اپنے مان باپ
کو چہوڑیگا اور اپنی جورو سے ملا رہیگا۔ اور دے دو نو ایک تن ہونگے اسلیئے اب وے دو نہین بلکہ ایک تن ہین۔ پس جسے خدا نے جوڑا اُسے
انسان نہ توڑے انتہا۔ ورسہای مذکورسے ایک ورسمین بہی ایک سے زیادہ جوروان کرنیکی ممانعت نہین ہے مگر طلاق کے جواز و عدم
جواز کا بیان ہے۔ فقط بیانکو زبردستی سے عیسوی صاحبان سند گردانکے ایک سے زیادہ جوروان کرنیکی ممانعت کرتے ہین سو نا انصافی ہے
ع خود غلط معنی غلط انشا غلط۔ سوای اسکے خداوند تعالیٰ کسی نبی کو ایسا نہین فرمایا کہ اپنے اول کے نبی کے حکم کے موافق عمل
کرین اگر ویسا حکم کیا ہوتا تو عیسیٰؑ عورت نکرکے مجرد نہ رہتے اور اکثر انبیا اول کے انبیا کے حکم کے برخلاف عمل کرتے آئے ہین۔
چنانچہ آدمؑ کے فرزندان اپنے حقیقی بہنون کو جوروان کئے ہین وہ عادت موقوف ہوگئی اور کتاب خروج ۶ باب ۲۰ ورس کہ موسیٰؑ
کے باپ اپنی حقیقی پہوپی کو شادی کئے۔ انہون کے بطن سے موسیٰؑ و ہارونؑ پیدا ہوئے وہ رواج موسیٰؑ کے وقت موقوف ہوگیا۔
سوای اسکے یعقوبؑ اپنی پہلی عورت زندہ رہتے پر اسکی حقیقی بہن کو شادی کئے یہ عادت نبی صلعم کے وقت سے حرام ہوگئی
الغرض یعقوبؑ کو دو عورت اور دو حرم تہے جملہ چار جوروان داودؑ کو ایکسو عورتان اور انکے فرزند سلیمانؑ کو تین سو عورتین
تہین وے انبیا آباواجداد سے عیسیٰؑ کے ہوتے ہین ایک سے زیادہ عورتان رکہتے تہے۔ اب فرمائیے کہ وے سب بسبب زیادہ جوروان
رکہنے کے گناہگار ہوتے ہین یا نہین۔ اگر تم انکو گناہگار کہین سو صورت مین انکے اولاد مین پیدا ہوے سے عیسیٰؑ ع بہی گناہگار ٹہرتے
ہین۔ اگر تم ان انبیا کو بے گناہ کہتے ہین تو ہماری نبی صلعم کو بہ سبب کثرت زوجات کے گناہ گار بولنا انصاف نہین ع
آنچہ بر خود نہ پسندی بدیگران مپسند۔ اور عیسوی صاحبان کہتے ہین جورو زندہ رہنے تک شوہر اسکا دوسری جورو کرنا
حرام ہے انتہا۔ یہ مسئلہ منصوص نہین یعنے انجیل سے ثابت نہین مگر پادری صاحبونکا تراشیدہ و ایجادی ہے۔ اور سخت ترین
حکم ہے اسلیئے کہ اگر جورو کسی شخص کی ایام حیض مین یا بسبب تولد کے ایام نفاس مین ہے یا دراز ایام تک بیمار رہے یا غیر شہر مین جاکر
مدت دراز تک رہے ایسی ایسے ایام مین اسکے شوہر کو خواہش عورت کی ہو تو وہ شخص کسکے ساتہہ ہم بستر ہونا۔ یقین ہے کہ ان
سب حالت مین وہ شخص مرتکب زناکاری کا ہوگا۔ اس زنا کا گناہ اس شخص کو لاحق ہوگا یا دوسری جورو ناکرنے کے تاکید کرتے ہین
سو پادری صاحبونکو عاید حال ہوگا سو تجویز کرنیکا مقام ہے عورت حاضر نہین سو ایام مین اکثر عیسویان زناکاری مین مبتلا
ہوئے ہین اور ہوتے ہین چنانچہ قریہ ڈونا اور متعلقہ ضلع ترناولی مین تہے سوڈنٹ پادری صاحب سانڈی سے زنا کرکے
بچہ جنے ہین سو مشہور ہے۔ اور تو دگڑی کے تاجر کوک صاحب زناکاری مین موصوف ہین۔ ای عیسوی صاحبو اگر تم یہ
پوچہین کہ ہم بستری کیلیئے ایک سے زیادہ عورتان کرنا مرد کو مناسب ہو تو مرد کے غیر حاضری کے ایام مین اسکی عورت کو بہی ہم بستری
کے واسطے زیادہ مردان رکہنا لازم آتا ہے انتہا۔ جواب اسکا یہ ہے۔ مرد اپنی عورت کا مالک ہوتا ہے اور وہ اسکی خادمہ اور نان نفقہ اسکا

مرد پر واجبات سی ہی لیکن مرد کا نفقہ عورت پر واجب نہین بندہ جسطرح سی خدا کا فرمان بردار ہی ویسا ہی عورت کو اپنی مرد کی فرمان
بردار رہنا واجب ہے لہذا مرد سفر جاوی یا بیمار ہو جاوی تو اسکی حاضری و صحت تک اسکی عورت دوسرا مرد نکری جیسا کہ اوسکی
سواری کا گہوڑا وغیرہ جانوران اسنی رکہا ہی سو جاوی پر رہکر پرورش پاتی ہین ویسا ہی اسکی عورت بہی رہکی پرورش پانا
چنانچہ قرنتیان ۱۱ باب ۳ ورس پر مین چاہتا ہون کہ تم جانو کہ ہرایک مرد کا سر مسیح ہی- اور عورت کا سر مرد اور مسیح کا سر خدا
۸ ورس اسلئے کہ مرد عورت سی نہین بلکہ عورت مرد سی تہا- مرادی معنی اوسکا یہ ہی کہ آدم سی حوا پیدا ہوئی نہ حوا سی آدم اور نامہ
افسیون ۵ باب ۲۲ ورس ای عورتو تم اپنی شوہرون کی ایسی فرمانبردار ہو جیسا خداوند کی ۲۳ ورس کیونکہ شوہر جورو کا
سر ہے جیسا کہ مسیح بہی کلیسا کا سر اور بدن کا بچانے والا ہی- یعنی عورت کی عصمت کا انتہا- ورسہای مذکور کا مضمون ہمارے
اس دعوی کو جو بالا مذکور ہوا ثابت کرتا ہی- اس صورت مین مردون کی غیر حاضری کی ایام مین عورتون پر واجب ہے دوسرے
مرد کی خواہش نکرین مگر مرد مختار ہی کہ حین حیات اسکے دوسری عورت کرین یا نکرین- اسمین کچہ قباحت و گناہ نہین-
مخفی مباد کہ آدم کی وقت مین سوای انکی فرزندون کی دوسری کوئی عورت نہ ہونیکی باعث سی انہون نی زیادہ عورتان نکی
انکی سوای اکثر انبیا علیہم نی اپنی خواہش و قدرت کی موافق زیادہ عورتان کئے ہین چونکہ نبی صلعم کو چالیس سی زیادہ مردون کی
طاقت و قدرت حاصل تہی اسلئے زیادہ عورتان کئے اس حال سے ناواقف ہین سو لوگ طعن کرتے ہین سو یہ ہیچ و پوچ ہی اور
موسی ایک سی زیادہ عورتان نا کرنی کا سبب یہ تہا- انہون نی فرعون کی خوف سی وطن چہوڑکر بہاگ گئی اور شہر مدین کو گئی وہانکی
ایک نبی بزرگ نی اپنی بیٹی صفورہ کو انسے بیاہ کردی- اور بہت سلوک و احسانات کیا- اسی سبب سے موسی دوسری عورت کو نہین
سوای اسکے شادی کیوقت عمر انکی چالیس سال کی تہی بعد شادی کی چالیس سال تک سسر کی گہر مین رہی- بعد اسکے فرعون
کی جنگ وغیرہ کامون مین چالیس برس گذر گئے- جملہ ایکسو بیس (۱۲۰) برسکی عمر ہو جانے سے اور دوسری عورت کی خواہش نہونی
سی ایکہی عورت پر کفایت کئی دوسری نہین کئے- اور ایک سی زیادہ عورتان کرنیکی یا عورت زندہ ہوتی پر دوسری عورت
کو شادی کرنیکی ممانعت نہین کئے ایک سی زیادہ عورتان کرنا انکی شرع مین جائز تہا مگر کتاب استثنا ۱۷ باب ۱۷ ورس مین بہت
عورتان کرنیکی ممانعت آئی ہی سو فقط اس شخص کی حق مین ہے جو بنی اسرائیل کے لئے بادشاہ مقرر کیا جائیگا نہ وہ حکم تمامی لوگ کیواسطے
ہی- دیکہو کتاب استثنا ۲۱ باب ۱۵ ورس اگر کسی مرد کی دو جوروان ایک محبوب دوسری غیر محبوب دونو سی لڑکی ہون الخ- اس
عبارت سی ظاہر ہی کہ ایک سی زیادہ عورتان کرنا شرع موسوی مین روا تہا- جاننے کہ ایک سے زیادہ عورتان نہ کرکی فقط ایک عورت
پر قناعت کرین اور وہ لاولد و بانجہ ہو گئی سو صورت مین اولاد و نسل ہماری منقطع ہو جائیگی- اور کسب اور مشقت سی پیدا
کئی سو ملک و مال غیرون کی حوالی ہو جائیگا- اگر ہم اپنی طاقت کی موافق ایک سی زیادہ عورتان کرین انمین سی ایک بانجہ ہو گئی

تو اغلب ہی کہ دوسری نسبی فرزندان ہونگی اور نسل و مال ہمارا محفوظ رہیگا اور ہمارے کسب اور کاموں میں مدد و اعانت کرینگے اس سے ترقی املاک کی ہوگی۔ یا وی عالی منصب پیدا ہووین یا عالم اور متقی خدا پرست ہووین تو عزت و وقار ہمارا اور نام آوری ہماری ہوگی ایسے ایسے فواید منصور ہین سو کام کرکی آرام سی نہ رہکر ایک بانجھ یا بدخو یا جنگجو عورت کی ہاتھہ مین گرفتار ہوکی تضیع پانا ہرگز مناسب نہین اس بابمین قول سلیمانؑ کا اچھا نظر آیا۔ دیکھو امثال سلیمان ۲۱ باب ۱۹ ورس بیابان مین رہنا جہگڑالو اور غصہ ور عورت کی ساتھہ رہنے سی بہتر ہی **بیت** زن بد در سرای مرد نکو ✱ ہم درین عالم است دوزخ او ✱ **سوال ہشتم** متبنی بجای فرزند حقیقی کی ہی اسکی منکوحہ عورت سی کسی حالتمین خواہ وہ طلاق دی یا چہوڑکر مرجاے باپکو اپنے نکاح مین لانا کل مذہب مین حرام ہے ایسے ہوتی پیغمبر صاحب اپنے متبنی زید کی مطلقہ عورت زینب کو خود نکاح کیے سو حرام ہی اور اس ہی ہم بستر ہوتی سو زنا ہی

جواب سچ ہی کہ کفار کی مذہب و ملت مین متبنی کی عورت کو کسی حالت مین ہو متبنی باپ نکاح کرنا منع آیا ہی انکی پیروی کرنا اہل اسلام پر واجب نہین۔ دیکھو کفار کی مذہب مین سود کہانا سور کہانا شراب پینا وغیرہ بدکام جایز ہین۔ دی سب شرع محمدی مین جایز نہین بدستور متبنی لینا بہی روا نہین۔ اگر کوئی مسلمان ازروی محبت کی قرابتی یا غیر قرابتی بچہ کو لے پالا اور پرورش کیا تو بہی وہ بچہ حقیقی فرزند کی مانند ہوتا نہین اور پرورش کیا سو شخص کی مال مین اسکو کچہہ وراثت و حصہ نہین زید نبیؐ صلعم کا متبنی نہ تہا۔ مگر متبنی کرکی شہرت پایا تہا۔ جیسا کہ عیسیٰؑ خدا کی بیٹے کرکی معروف ہین حقیقت اسکی یہ ہی کہ آنحضرت کی زوجہ مطہرہ بی بی خدیجہؓ ایک غلام خریدے۔ نام اسکا زید رکہا اور آنحضرت کی خدمت گذاری مین سونپے جب اُسنے پرورش پاکر جوان ہوا آنحضرتؐ نے اسکو غلامی سی آزاد کئیے۔ اور اپنی پہوپی کی بیٹی زینب کو زید کی ساتھہ نکاح کردینی کی خواہش کی تب زینب کی مان راضی نہ ہوئی اور بولی غلام کو بیٹی ندونگی۔ الغرض آنحضرت کی سعی و کوشش سے زینب کا نکاح زید کی ساتھہ ہوا بعد چند روز کی عدم موافقت کی سبب سے زید نے اسکو طلاق دینا چاہا تا آنحضرت منع کئیے۔ بعد تہوڑے روزون کی زید نے اسکو طلاق دیا۔ اسحال سی ناواقف ہین سو عیسویان کہتے ہین حسن و جمال پر زینب کی آنحضرتؐ شیفتہ ہوکی جبر سے طلاق دلائے یہ صرف جہوٹ ہی کیونکہ آنحضرت اگر اسکے حسن و جمال کی خواہان ہوتی تو زید کو ہرگز نکاح نہ کرنے دیتی بلکہ شروع مین خود نکاح کرلینے کوئی مانع نہ تہا اگر کوئی شخص یہ کہین کہ اپنی زوجہ بی بی خدیجہ کی خوف سی خود نکاح کئے نہین۔ یہ خیال بہی مہمل ہے اسلئے کہ زینب کا نکاح زید کی ساتھہ ہونیکے پیش از خدیجہ کا انتقال ہو چکا تہا۔ پس خوف کی کیا ذکر ہے آنحضرت زینب کو نکاح کرنیکا سبب یہ تہا۔ کہ کفار قریش مین یہ عادت تہی کہ متبنی کو مانند فرزند حقیقی کے سمجھتے تہی اور املاک کا وارث گردانتے۔ اور اسکی عورت کو اپنے نکاح مین نہ لاتی تہے اور جو لوگ کہ کفار قریش سے مسلمان ہوتی تہے وی بہی اسی دستور کو جاری رکہتے تہی یہ بد کام ہونیسے اس دستور کو اٹہا دینے کی لئیے اللہ کی حکم پر آنحضرتؐ نے زید کی مطلقہ زینب کو نکاح کئے تب سی آجتک اہل اسلام مین یہ طریقہ جاری نہ ہوا ہے

اے عیسوی صاحبو خوبصورت اور حسن دار عورات نہ ملینگی باعث سے ہوا آنحضرت کے عورات مین کوئی عورت زینب جیسی
حسن دار نہ ہونیکے سبب سے ہو زینب کو نکاح کئے نہین سوای اسکے غیر کے بچے کو متبنی لینے مین بڑی قباحت یہ ہے کہ اسکا نسب بدل
جاتا ہے مثلاً شیخ کے بچے کو سید متبنی لیا تو وہ بچہ سید کہلائیگا سید کے بچہ کو پٹھان لیا تو وہ بچہ پٹھان کہلائیگا پٹھان کے بچے کو
مغل لیا تو مغل کہلائیگا اس صورت مین اس بچہ کا حسب و نسب متبنی باپ کے حسب و نسب سے بدل جائیگا اسکے حقیقی باپکا
اصلی حسب و نسب منہدم ہو جائیگا۔ [illegible] مین خلل ہونیسے متبنی لینے کا دستور شرعا موقوف کیا گیا یہ حدیث اسپر دلالت
کرتی ہے یعنے لعنة الله علی داخل النسب و لعنة الله علی خارج النسب ۔ اے عیسوی
صاحبو خدا کے حکم پر ہمارے نبی ﷺ زینب کو نکاح کئے سو کفار کے ملت کا خلاف ہونے سے تم اسکو بد کہتے ہو وہ کام بد نہین مگر
یہودا پسر یعقوب ؑ اور داؤد جو اجداد سے عیسیٰ ؑ کے اور لوط بزرگون سے عیسیٰ ؑ کے ہین۔ انہون کئے سو حرام کامون کو بد جاننا
سزاوار ہے دیکھو پیدائش ۳۸ باب ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ ورس یون ہوا کہ قریب دو مہینے کے بعد یہودا سے کہا گیا کہ تیری بہو
تمر نے زنا کیا۔ اور دیکھ اسے چھنالی کا حمل ہے ہے یہودا بولا کہ اُسے باہر لاؤ۔ کہ وہ جلایا جاوے جب وے دونو نکالی گئی تو اسنے
اپنے سسر یکو کہلا بھیجا۔ مجھے اس شخص کا حمل ہے جسکی یہ چیزین ہین۔ اور کہا دریافت کیجئے کہ یہ بازوبند اور یہ عصا کسکا ہے
تب یہودا نے اقرار کیا کہ وہ مجھسے زیادہ صادق ہے الخ۔ واہ واہ حضرت یہودا کیا بڑے رحم دل تہے کہ زانیہ کو جلادینیکے درعوض
اپنے حمل کی رعایت کرکے چھوڑ دئے۔ اور اسی باب کے ۲۹ و ۳۰ ورس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ زانیہ توام یعنے دو بیٹے جنی ایک کا
نام فارص دوسرے کا نام زراح تہا انتہا۔ انجیل متی پہلے باب کے شروع مین عیسیٰ ؑ کا پیڑی نامہ جو مرقوم ہے اسکے دیکھنے سے معلوم
ہوتا ہے اُس حرامی فرزند فارص کی اولاد مین عیسیٰ ؑ شمار کئے گئے ہین۔ سوای اسکے کتاب پیدائش ۳۴ باب ۱ و ۲ ورس
سے ثابت ہوتا ہے کہ یہودا کی بہن یعنے یعقوب ؑ کی بیٹی سے حمور کا بیٹا سکم نامی نے زنا ولدجہتی کیا انتہا۔ اے عیسوی صاحبو
عیسیٰ ؑ کے دادا یہودا اور پہوپہیری دادی کے صفات پسندیدہ سے تو خوب واقف ہو چکے اب دوسرے دادا کے حال سے واقف کرتا
ہون مہربانی سے سنو کتاب دوم سموئیل ۱۱ باب ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ ورس۔ ایکدن شام کو ایسا ہوا کہ داؤد
اپنے بچھونے پر سے اوٹھا اور بادشاہی محل کے چھت پر ٹہلنے لگا اور وہان سے اسنے ایک عورت کو دیکھا جو نہارہی تہی اور وہ عورت
نہایت خوبصورت تہی تب داؤد نے اس عورت کا حال دریافت کرنے کو آدمی بھیجے۔ انہون نے کہا کیا وہ الِعام کی بیٹی بنت
سبع اوریا کی جورو نہین۔ اور داؤد نے لوگ بھیجے اور اس عورتکو بلالیا چنانچہ اس پاس آئی اور وہ اس سے ہمبستر ہوا کیونکہ
وہ اپنی ناپاکی سے پاک ہوئی تہی اور وہ اپنے گہر کو چلی گئی۔ اور وہ عورت حاملہ ہوگئی سو اسنے داؤد پاس خبر بھیجی کہ مین
حاملہ ہون اور داؤد نے یوآب کے لئے خط لکہا اوریا کے ہات مین دیکے اسے بھیجا اور اسنے خط مین یہ لکہا کہ اوریا کو سخت لڑائی

کہ وقت اگاڑ ہی کہیجو اور اسکے پاس سے پہر آئیو تاکہ وہ مارا جائے جان بحق ہو - اور ایسا ہوا کہ یواب جو اس شہر کے گرد اگرد کی
حالت دیکھنے گیا تو اُسنے اریا کو ایسے مقام پر جہان اُسنے جانا کہ جنگی لوگ وہان ہین مقرر کیا اور اس شہر کے لوگ نکلے اور یواب
سے لڑے اور وہان داؤد کے خادمون مین سے تہوڑے سے لوگ کام آئے اور حتی اریا بہی مارا گیا انتہا - ای عیسوی صاحبو عبارت
مسطورہ سے اوریا کی جورو سے داؤد کا زنا کرنا اور اس عورت کا حاملہ ہونا اور اوریا کو داؤد کا ناحق مروا ڈالنا - خوب ثابت ہوتا ہے ان افعال
شنیعہ سے مرتکب ہوے سو داؤد کو حقیقین نے کیا کہتے ہو سو کہو شرما کر کیون ہین سر کہو بیہودہ بکے سوا قال ہی تو بہ استغفار کرو
جل جلالہ جل شانہ - اسی زنا کے حمل سے سلیمان پیدا ہوے - انکے اولاد مین عیسیٰ شمار کیے گئے ہین - انجیل متی کے پہلے باب کے شروع
مین ویسا ہی ہے دیکہلو - اب لوط کا حال نجستہ مآل بیان ہوتا ہے سنئے - کتاب پیدایش ۱۹ باب ۳۳ ورس - انہون نے اسی رات
اپنے باپکو مے پلائی پہلوٹی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہم بستر ہوی پر اسنے لیٹتے وقت اور اوٹہتے وقت اسے نہ پہچانا - ۳۴ ورس اور دوسرے
روز ایسا ہوا کہ پہلوٹی نے چہوٹی سے کہا کہ دیکہ کل رات کو مین اپنے باپ سے ہمبستر ہوئی آج رات بہی اسکو مے پلادین اور تو بہی
جا کے اس سے ہم بستر ہو کہ اپنے باپ سے نسل باقی رہے - ۳۵ اس رات کو بہی انہون نے اپنے باپکو مے پلائی اور چہوٹی اوٹہ کے اس سے ہم بستر
ہوئی اور اسکے لیٹتے وقت اور اوٹہتے وقت اسنے نہ پہچانا - ۳۶ لوط کی دو نو بیٹیان اپنے باپ سے حاملہ ہوئین اور بڑی ایک بیٹا جنی اور
اسکا نام مواب رکہا وہ موابیون کا جو آجتک ہین باپ ہوا - ۳۸ اور چہوٹی بہی ایک بیٹا جنی اور اسکا نام بن عمی رکہا وہ بنی عمون کا جو
آجتک ہین باپ ہوا انتہا - وای بر دانش عیسویان خود پسندان سب زناکاری سے چشم پوشی کرتے ہین اور زینب کے نکاح پر طعن
کرتے ہین **سوال نہم** عیسیٰ نے فرمائے ہین کہ مرد کو ہرگز جایز نہین کہ بدون زناکاری کے دوسرے ایک کسی سبب سے اپنی عورت کو طلاق
دے - برخلاف اسکے طلاق دیا تو اس مطلقہ عورت سے دوسرے شخص نے نکاح کرنا حرام ہے ایسا ہو تو پر تمہارے نبی جو فرمائے ہین کہ مرد مختار
ہے کہ کسی ایک سبب سے اپنی عورت کو طلاق دینا جایز ہے یہ عیسیٰ کے حکم کا خلاف اور موجب زناکاری کا ہے **جواب** عیسیٰ کے
حکم کے موافق عمل کرنا انکے امتیون پر واجب ہے ہمارے نبی پر واجب نہین چونکہ خداوند تعالیٰ نے عورت کو طلاق دینے کے باب مین مرد کو مختار
کیا ہے لہذا آنحضرت نے خود بہی طلاق دئی ہین اور دوسرے تنکو بہی اجازت دی ہین کہ کسی ایک سبب سے ہو مرد کو جایز ہے کہ اپنی عورت
کو طلاق دے اور اس مطلقہ سے دوسرا شخص نکاح کر لے یہ حکم نیک ہے بد نہین - اسکو بد جاننا جہالت ہے - اگر بد ہوتا تو خدا حکم نہ دیتا
اور موسیٰ کی شریعت مین بدون زناکاری کے طلاق دینا جایز آیا ہے چنانچہ کتاب استثنا ۲۴ باب اور ۲ و ۳ ورس مین ہے اگر مرد کوئی
عورت لیکے اس سے بیاہ کرے اور بعد اسکے ایسا ہو کہ وہ اسکی نگاہ مین عزیز نہو اس سبب سے کہ اوس نے اوس مین کچہ پلید بات پائی
تو اسکا طلاق نامہ لکہہ کر اسکے ہاتہہ مین دے اور اسے اپنے گہر سے باہر کرے - ۲ اور جب وہ اس کے گہر سے نکل گئی تو جا کے دوسرے مرد کی ہو جاے
پہر اگر دوسرا شوہر بہی اس سے ناخوش ہو جاے اور اسکا طلاق نامہ لکہکے اسکے ہاتہ دیوے اور گہر سے نکالدے - اگر دوسرا شوہر

ایسے جور وکر کے مرجاوی انتہا۔ عبارت مذکورہ سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت کو طلاق دینے کے باب مین مرد مختار ہے اگر وہ ناپسند ٹہری تو اسکو طلاق دیوے خواہ وہ زنا کرے یا نکرے اور ویسی مطلقہ عورت کو غیر شخص کا نکاح کر لینا بہی جایز ہے پس وہ حکم عیسیٰ کا جو مذکور ہوا خلاف شریعت موسوی کے ہے۔ اب معلوم ہوا اول نبی کی حکم پیعدا کے نبی کو عمل کرنا واجب نہین اگر واجب تہا تو عیسیٰ بے شادی کی نرہتے اس امر مین نبی صلعم پر الزام لگانا نادانی ہے **تنبیہ** جس عورتکو کہ مرد طلاق دیتا ہے جبتک وہ ایام عدت یعنے تین مہینے منقضی ہووی تک دوسرے مرد سے نکاح کرنا شریعت محمدی مین جایز نہین یہ حکم اسلئے ہے کہ ایام عدت منقضی ہووے تک معلوم ہوجاوے کہ وہ عورت اس مرد سے حاملہ ہے یا نہین اگر حمل پایا گیا تو تولد ہووے تک اس عورت کو دوسرے نکاح کرنا اور ہمبستر ہونا جایز نہین اور ایام عدت منقضی ہووے تک اس عورت کو نان نفقہ دینا واجب ہے یہ سب احکام شرع موسوی مین یا ملت عیسوی مین نہونے سے انکی شریعت ناقص اور شرع محمدی کامل ٹہری۔ ای عیسوی صاحبو عورتون مین بعض عورت بدخو اور مردونکی نافرمان اور سرکش ہوتی ہین ویسی بدخو عورت کو ساتہہ رکہکر عمر ضایع کرنے مین اقسام کی تصدیع و تکلیف مردونکو لاحق حال ہوتی ہے پس ویسی عورت کو طلاق دیکر دوسری نیک خو عورت کو نکاح کرنا افضل ہے اور موجب آرامیت کا ہے اس بیان مین سرگذشت مسٹر گرین صاحبکی لکہنا ضرور پڑی یعنے مدراس کے ہے کورٹ مین ایک بارشٹر تہی عیسوی مذہب نام مسٹر گرین وہ اپنی عورت کی بدخوئی اور سرکشی کے باعث آزردہ خاطر اور شکستہ دل رہتے تہے ہر چند چاہتے تہے کہ اس عورتکو چہوڑ کے دوسری عورت کرین لیکن عورت زندہ رہتے پر اسکو چہوڑکر دوسری عورت کرنیکو پادری صاحبان منع کرتے تہے اس سبب سے مقصد دلی انکا حاصل ہونا دشوار تہا پس انہون نے بدا حوالی مذہب عیسوی کی اور خوبی پر شریعت محمدی کی غور کرکے اسکو ترک کیا اور مسلمان ہوگئے تصدیع و تکلیف سے آزاد ہوئے۔ اور دوسری شادی کرکے خوش بخوش رہے الحق اسی طرح سے ہر ایک حکم شرع محمدی کا نافع و سود مند ہے خلایق کے حق مین بیتا مجہکر محل اعتراضات کرنا ضلالت ہے

سوال دہم حاجرہ جو تہی ابراہیم خلیل اللہ کی عورت سارا کی باندی تہی کل انبیا سارا کی اولاد مین پیدا ہوے ہین مگر حاجرہ کی اولاد مین ایک نبی بہی پیدا ہوا نہین مگر محمد صاحب نے دعویٰ رسالت کا کئے وہ ناقص ہے اسلئے کہ باندی کے بطن سے کوئی نبی پیدا ہوا نہین ہے تو نبیادو

جواب یہ سوال تمہارا بیجا و مہمل ہے کیونکہ حاجرہ عورت ابراہیم کی تہی نہ باندی سارا کی جو عورت کہ خرید کیجاتی ہے یا جہاد مین اسیر ہوتی ہے عرف مین اسکو باندی کہتے ہین ویسا تو حاجرہ سارا کی خریدی ہوئی نہتہی اور نہ جہاد مین اسیر ہوئی تہی پہر اسکو باندی کہنا روا نہین ابراہیم خلیل کے پاس حاجرہ کے آنیکا سبب خلاصۃ الاصفیا یعنے ہندی ترجمہ قصص الانبیا مین ابراہیم خلیل اللہ کی سکونت کی قصے مین یون لکہا ہے۔ کہ جب وہ فلسطین کے قریب پہنچا تب وہان کا بادشاہ ابی مالک سارا کو پکڑکے اپنے گہر مین رکہا جب ہمبستری کا ارادہ کیا اس پر دست دراز کیا چاہتا تہا تب ہات اسکا شل ہوجاتا [illegible]

جاناتہا ای صاحبو مثل سارا کے ۔ حاجرہ کو بہی پکڑ رکہاتہا جب وہ بادشاہ ہمبستری کا ارادہ کیسے حاجرہ پر دست درازی
کرتا تب ہاتہہ اسکا شل ہو جاتا ۔ اسی سبب سے اسکو سارا کے ساتہہ رخصت کر دیا تہا ۔ اُن دونون مین ایک سے بہی ہمبستر
نہو سکا ۔ یہ نادانگی حاجرہ کو سارا کی باندی کہتے ہین سو نادانی ہے اگر حاجرہ بعد اسیری کے رہائی پانے کے باعث سے اسکو باندی کہتے ہو
تو اسکے سر پکا اسیر ہوکر رہائی پائی سو سارا کو بہی باندی بولنا لازم آتا ہے جسکو کہ خدا بزرگی و فضیلت دینا چاہتا ہے باندی
بنایا یا غلام بنایا اسکا مانع ہوتا نہین اور ناچیز صدف مین دریتیم و لولوئے شاہوار پیدا کرتا ہے ۔ دیکہو کتاب پیدایش
۳۷ باب ۲۸ درس اُسوقت وے مدیانی سوداگر ادہر سے گذرے سو انہون نے یوسف کو کہینچ کے کوئے سے باہر نکالا اور اسمعیلیون
کے ہاتہہ بیس روپیونکو بیچا اور وے یوسف کو مصر مین لائے انتہا معلوم ہوا کہ یوسف یعقوبؑ کا فرزند تہا ۔ جسکا لقب اسرائیل ہے
اور اجداد مین عیسیؑ کے محسوب ہے اس یوسف کو حاجرہ کے فرزند اسمعیل کی اولاد نے بیچا سو اشخاص خرید کئے اور عزیز مصر کو کہ
بیچے اسصورت مین یوسف حاجرہ کی اولاد کا اور عزیز مصر کا غلام ہوتا ہے پہر وہ کیونکر پیغمبر ہوا اسکو غلام نہ بولنا اور بے
سند حاجرہ کو باندی کہنا اوندہا انصاف ہے ۔ اسکے سوا بنی اسرائیل کے سب مرد و زن مصریونکی باندی غلام تہے ۔ اور انواع
و اقسام کی خدمت گذاری غلامونکی مانند کرتے تہے چنانچہ کتاب خروج پہلا باب ۱۳ و ۱۴ درس کہ مصریون نے خدمت کروانے
مین بنی اسرائیل پر سختی کی اور انہون نے گارا اور اینٹ کا کام اور سب قسم کی خدمت لئے اور کہیتی پر اونکی زندگی تلخ کی
اور انکی ساری خدمتین جو وے انسے کراتے تہے مشقت کی تہین سوائے اسکے کتاب عزرا ۲ باب پہلے درس سے ۶۱ درس تک کے
مضمون سے ثابت ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کے تمامی قوم والونکو شاہ بابل یعنی بنبوکدنضر نے اسیر کر کے بابل کو لیگیا اور
کتاب دوم تواریخ ۳۶ باب ۱۷ و ۲۰ درس سے ثابت ہوتا ہے کہ کدیون کا بادشاہ انکے مقدس گہر مین انکے جوانون کو تلوار سے
مار ڈالا اور وہ بادشاہ انہین جو تلوار سے بچے اسیر کر کے بابل کو لے گیا اور انہون کو باندی غلام بنایا تہا ۔ پس اس صورت مین
بنی اسرائیل سب غلامان اور انکی عورتان باندیان ٹہرتی ہین اور انکی اولاد مین پیدا ہوے سو عیسیؑ و موسیؑ وغیرہ انبیا باندی بچے
ہوتے ہین پس کیونکہ پیغمبران ہوے ان سبکو باندی غلام بولنا انکی نبوت و رسالت کا انکار کرنا عیسیویون پر واجب ہے
ان سب کو باندی زادے نہ بولنا اور ہمارے نبیؐ پر طعن کرنا اور انکی نبوت و رسالت کا انکار کرنا بدبختی ہے ۔ اور وہ جو عیسوی کہتے ہین
کہ باندی کی اولاد مین کوئی پیغمبر ہوا نہین انکے اس دعویکو نبوت عیسیؑ و موسیؑ کی باطل کرتی ہے ۔ ای عیسوی صاحبو گوش جان سے
سنو بغض و حسد کو دل سے دور کرو سارا اور حاجرہ خدا کی بندی اور ذریت سے آدمؑ کی ہین اس صورت مین ایک دوسرے کی بہن ہوتی
ہے بدستور سب بنی آدمؑ آپس مین بہنان اور بہائیان ہوتی ہین لیکن جہاد مین اسیر ہوئے سو یا خرید کئے گئے سو مرد و زن کو
باندی غلام اور شاہی کرنے والے کو بادشاہ اسکے تحت مین ہین سو لوگون کو رعایا اور خدمت لینے والے کو خاوند خدمت کرنے والیکو

خادمہ کہنے کا دستور دنیا داروں میں ہی — یہ دستور انہیں سے کسی شخص کو آدم کی ذریت سے یا خدا کے بندے پنے سے خارج نکریگا اور
انہیں سے جسکو خدا بزرگی و فضیلت دیا چاہتا ہی کوئی مانع اسکا نہ ہوگا چونکہ سارا کی تخت میں حاجرہ تہی اس سبب سے سارا اسکو
خادمہ سمجہتی تہی حاجرہ کو بزرگی دینے کے ارادے پر خدا نے اسکو ابراہیم سے حاملہ کیا اور نور محمدی ودیعت کیا وہ دیکھکر حسد اور جلن
سارا کا دوبالا ہوا — پس اسنے حاجرہ کو تکلیف دینا اور ستانا شروع کی حتی کہ حاجرہ ناصبر ہوکے راہ بیابان کی لی اثنای راہ میں
خدا کا فرشتہ یعنی جبرئیل امین نے اسکو دیکھکے کہا تو کہاں جاتی ہی گہر کو جا کہ تیری اولاد اسقدر کثرت سے ہوگی کہ شمار میں نہ سمائیگی
تو حاملہ ہی بیٹا جنیگی نام اسکا اسمٰعیل رکہیو اسکا ہاتہ سب کے برخلاف اور سب کے ہاتہ اسکے برخلاف رہینگے پس حاجرہ گہر کو
گئی اور اسمٰعیل کو جنی یہاں تک جو مضمون کہ لکہا گیا ہی کتاب پیدایش کے ۱۶ باب ۶ ورس سے ۱۶ ورس تک کے ورسوں کا خلاصہ ہی
اسمٰعیل پیدا ہوی سو چند سال کے بعد سارا اسحٰق کو جنی اور ابراہیم خلیل کے پاس جاکے چغلی کہنے لگی کہ حاجرہ کا بیٹا میرے بیٹے کی
ٹھٹھہی کرتا ہی سو اسکو اور اسکی ماں حاجرہ کو نکال دی تا کہ اسمٰعیل میرے بیٹے اسحٰق کے ساتہہ وارث نہووی پس ابراہیم خلیل نے
ان دو کو رخصت کیا اور روٹی اور ایک مشک پانی انہوں کو دیا حاجرہ بیابان میں بہٹکتی پہرتی تہی جب مشک کا پانی ہو گیا تب
اسنے لڑکے کو ایک جہاڑ کے نیچے ڈال دیا اور آپ ایک تیر کے ٹپے پر جا بیٹھی اور چلا چلا کے رونے لگی تب خدا نے اس لڑکے کی آواز سنی اور
خدا کے فرشتے نے حاجرہ کو پکارا اور کہا کہ حاجرہ تجہکو کیا ہوا مت ڈر اس لڑکے کی آواز خدا نے سنی اٹہہ لڑکے کو اٹہا لی میں اسکو ایک
بڑی قوم بناؤنگا تب حاجرہ آنکہہ کہولی اور پانی کا ایک کوا دیکہا مشک پانی سے بہر لیا خدا اوس لڑکے کے ساتہ تہا اور وہ
فاران کے بیابان میں رہتا تہا — یہ سب اسی کتاب پیدایش کے ۲۱ باب ۹ ورس سے بیس ورس تک کا بیان ہی — ای صاحبو بالا ذکر
ہوی سو ہر دو باب کے ورسوں سے خدا کا فضل و کرم و احسان حاجرہ پر اور اسکے بیٹے اسمٰعیل پر تہا سو صاف ظاہر دیا ہی کہ
خدا کے ایسے پیارے و مقدس حضرات کے حق میں یاوہ گوی کرنا ہیچ و پوچ ہی سوا اسکے اسمٰعیل کی طفولیت میں ابراہیم خلیل نے
انکے حق میں دعا کی سو اللہ نے قبول کیا چنانچہ اسی کتاب پیدایش ۱۷ باب ۲۰ ورس میں قول خدا کا یوں ہی اسمٰعیل کے حق میں تیری
دیکہہ میں اسمی برکت دیونگا انتہا — اور اسی بہت بڑا کرونگا اور اس سے بارہ سردار پیدا ہونگے میں اسے بڑی قوم بناونگا انتہا
آخرش ویسا ہی ہوا جیسا کہ خدا فرمایا یعنی اسمٰعیل کو نبوت دیکے نبی بنایا — اور انکو بارہ بیٹے پیدا ہوے انہیں سے ہر ایک رئیس
و سردار بنا ان سبکی اولاد بنی اسمٰعیل و عرب کہلاتی ہیں ان کے سبب سے فاران کا بیابان آباد ہوا اور اسکا نام حجاز ٹہرا — جو کہ
مکہ کر کے موسوم ہی اور وہاں کے پہاڑ ان کا نام فاران ہی بیان اسکا بالا ذکر ہو چکا اور اسمٰعیل کی عورت مصریوں کی قوم سے ہے
اور حاجرہ بہی اسی قوم سے تہی چنانچہ اسکا ذکر کتاب پیدایش کے ۲۱ باب میں ہی اور حاجرہ کو کئی وجہ سے سارا پر فضیلت ہی ایک
یہہ کہ حاجرہ کا نسب مصریوں سے ہی جو بنی اسرائیل کے مالک تہے — دوسرا وجہ یہ کہ سارا کی اول حاجرہ جوانی میں حاملہ ہوئی

اور انہین نور محمدی نقل کیا اور سارا بوڑہاپے مین حاملہ ہوئی اور اس نور سی محروم رہی تیسرا وجہ یہ ہی کہ خدا کا فرشتہ حاجرہ
سی ہمکلام ہوا اور تسلی دیا اور سارا سی ہمکلام ہوا نہین ۔ اردو کتاب ودیاساسترم کی ۵۰۸ صفحہ مین حاجرہ کو نبیہ یعنے
پیغمبر لکہا ہی اور ہما جو غور سی سنو اور خوب یاد رکہو اسمٰعیل کی بارہ فرزند ونمین سی دوسری فرزند کا نام قیدار تہا انکی اولاد مین
پاک اصلاب سی اور پاک رحمون سی خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلعم پیدا ہوی خدا نی انکو سب انبیا پر فضیلت دی اس باب
مین داؤدؑ بطور پیشگوئی کی کہتے ہین ۱۱۸ زبور ۲۲ و ۲۳ ورس قول داؤدؑ کا یون ہی جو وہ پتھر جسی معمارون نی رد کیا کونی کا
سرا ہو گیا ۔ یہ خداوند سی ہوا جو ہماری نظرون مین عجیب ہے انتہا ۔ اسی قول کو عیسیٰؑ سند کر کی انکی فرمائی ہین انجیل متی ۲۱ باب ۴۲ و
۴۳ و ۴۴ ورس قول عیسیٰؑ کا یون ہی یسوع نی انہین یعنے حواریون سی کہا کہ تم نی نوشتون مین کبہی نہین پڑہا کہ پتہر کو راجہون
نی ناپسند کیا ہی کونی کا سرا ہوا یہ خداوند کی طرف سی ہی ہماری نظرون مین عجیب ہے اسلئے مین تم سی کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت
تم سی لیلی جائیگی اور ایک قوم کو جو اسکی میوہ لاوی دی جائیگی جو اس پتہر پہ گریگا چور چور ہو جائیگا پر جسپر وہ گری اُسی پیس
ڈالیگا انتہا ۔ تشریح اسکی یہ ہی چونکہ داؤدؑ کو الہام اس بات کا تہا کہ سارا اور اولاد اسکی حقیر جانکر خارج کر رکہی تہی سو اسمٰعیل
کی اولاد مین ایک نبی مقدس پیدا ہوگا اسی لحاظ سی داؤد نی سارا کی اولاد کو معمارون سی اور اسمٰعیل کو پتہر سی تعبیر کر کی کہا کہ
وہ پتہر جسی معمارون نی رد کیا کونی کا سرا یعنے سب کا سردار ہوا انتہا ۔ اور عیسیٰؑ نی بہی اسکو قبول کر حواریون سی فرمایا کہ وہ
پتہر ایسا ہی جو اسپر گریگا چور ہو جائیگا ۔ اور خدا کی بادشاہت تمسی یعنی بنی اسرائیل سی نکالا جا کر دوسری قوم کو دی
جائیگی مراد اس سے بنی اسمٰعیل ہین ۔ آخر ویسا ہی ہوا یعنے عیسیٰؑ کے بعد اسمٰعیل کی اولاد مین نبی صلعم مبعوث ہوی اور
پیغمبر ہوی اور بنی اسرائیل سی رسالت و نبوت نکالی گئی پہر ان مین آجتک کوئی نبی پیدا ہوا نہین اور جنہنے نبی صلعم سے
مخالفت و مقابلہ کیا یا آنحضرتؐ نے جسپر کہ شمشیر کشی کئے اسنے تاراج و خوار ہو گیا یہ پیشگوئی سب طرح سی نبی صلعم کی ساتہ علاقہ
رکہتی ہی نہ عیسیٰؑ کی ساتہ یہ بات ہر ادنی و اعلی سمجہہ سکتا ہی باوجود اسکی لوقا نے زبردستی سی اپنی اعمال رسول ۴ باب ۱۱
ورس مین لکہا ہی کہ وہ پیشگوئی عیسیٰؑ کی ساتہ علاقہ رکہتی ہے انتہا یہ اسکی عقلی کی کوتاہی بقول شخصے مارے گٹنہ پہوٹی آنکہہ جانئے
کہ وہ پیشگوئی کسی طور سی عیسیٰؑ کے ساتہ علاقہ رکہتی نہین اگر رکہتی تو عیسیٰؑ خود فرماتے کہ وہ پیشگوئی اپنے حقمین یا بنی اسرائیل کے
حقمین ہی ویسا تو فرمائی نہین عیسیٰؑ تو قوم بنی اسرائیل سے تہی نہ دوسری قوم سی اور کسو نے انکو حقیر و ذلیل نہ جانا تہا اور خارج
بہی نہ کیا تہا وہ دنیا مین رہتے تک نبوت و رسالت بنی اسرائیل مین ہی تہی ۔ انسے نہین نکالی گئی اور عیسیٰؑ سے مخالفت اور مقابلہ
کئے سو لوگونکو انہون نے مارا نہین اور جنگ و جدال کیا ہی نہین بلکہ اپنے دشمنون کی ہاتہہ سے مار کہائی اور اذیت اٹہا ہی پس پیشگوئی
انسے علاقہ رکہتی ہی کہنا لائق نہین **سوال یازدہم** قرآن کی ۲۶ و ۲۷ سورہ مین آیا ہی کہ محمد صاحب قرآن

پہنچا بنتے تھی سو جنات سنکر ایمان لائی اور اپنی ہم قوم والونکو اس حال سی خبر دیتے تھا۔ وہ قابل اعتبار کی نہیں کیونکہ خلقت جنات کی دنیا میں ہوئی نہیں۔ اور کوئی مذہب الٰہی انکے ہونیکا قایل نہیں **جواب** ای صاحبو لفظ جنات جمع جن کا ہی نبی صلعم کی قرأت قرآن مجید کو چند جن سنکے ایمان لائی سو سچ ہی وہ قوم دنیا میں پیدا ہونیسے نام اسکا جنات کرکے قرار پایا۔ اگر وہ قوم مخلوق نہوتی تو نام اسکا ہرگز قرار نہ پاتا جو چیز کہ مخلوق نہیں ہوئی نام بھی اسکا مقرر نہیں جیسا کہ خدا نے فرشتونکو نور سی اور آدمیونکو خاک سی پیدا کیا ویسا ہی جنات و شیاطین کو آتش سی پیدا کیا ہی عیسویان نہ تو جنات کی قائل ہیں نہ تو شیاطین کی حالانکہ انجیل انکے ہونے کی قایل ہی چنانچہ متی ۱۲ باب ۲۴ ویں سی ۳۰ ویں تک کی عبارت سی دیوان اور شیاطین کا ہونا ظاہر و باہر ہی اور ان میں بادشاہ بھی ہے پس شیاطین کی ہونی کا انکار کرنا انجیل کے حکم کو رد و باطل کرتا ہی شیاطین کا ہونا ثابت ہوا تو جنات کا ہونا بھی ثابت ہو چکا جنات کا ذکر انجیل میں نہ آنے سی اسکا انکار کرنا درست نہیں۔ انمیں توالد و تناسل اور موت و حیات ہی انمیں سی جو جو اللہ و رسول پر ایمان لای ہیں وی مسلمان ہیں اہل اسلام کی پاس خلقت انکی ثابت ہی عیسویان اور کفار کی پاس ثابت نہو تو کچھہ مضایقہ نہیں کیونکہ اکثر باتیں اہل اسلام کی پاس ثابت ہیں جیسا کہ حضرت خضر اور الیاس کا حیات سی رہنا اور آسمان کی گردش اور زمین کا ثبات مسلمانان پاس ثابت ہی عیسویان پاس ثابت نہیں اور مسلمانان عیسیٰ کی ماں مریم کو باکرہ اور نا کتخدا جانتے ہیں عیسویان اسکو یوسف نجار کی جورو اور اسکے بطن سے عیسیٰ کی سوا چند بیٹے اور بیٹیاں ہوئے کہتے ہیں اور اہل اسلام خدا کو لاولد بولتے ہیں عیسویان عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ ایک کونسل والی صحیح سمجھہ کی منظور کر لیتے سو کتاب کو بعد کی کونسل والے جھوٹی جانکر رد کرتے ہیں ایسے ایسے بداعتقادی کا مان عیسویوں میں بہت ہیں عیسیویونکا بد اعتقاد انہیم کی لگڑیکے سر کا سا ہی جدہر زیادہ کشش ہوتی ہے ادہر جھک جاتی ہی انکی اعتقاد پر چلنا مسلمانونپر واجب نہیں جو کچھہ قرآن مجید یا احادیث شریف سی ثابت ہی اسی پر انکا اعتقاد و ایمان ہی چونکہ جنات کی پیدایش ان ہر دو سی ثابت ہی شک کرنا اسمیں بی ایمانی ہے **سوال دوازدہم** بدر کی جنگ میں محمد صاحب کی مدد کیلئے فرشتے آتے تھی کر کے جو قرآن کی تیسری چوتھی سورہ میں مذکور ہی سو قابل اعتبار کے نہیں اسلئے کہ کسی ایک آدمی کی مدد کیلئے آج تک فرشتے آئے نہیں **جواب** بدر میں جو جنگ نبی صلعم میں اور ابو سفیان وغیرہ کفار قریش میں ہوا وہ سخت ترین جنگ تھا اسلئے کہ آنحضرت کی لوگ بہت کم اور بے ہتھیار تھی دشمنان کثرت سی اور باہتھیار تھے اس جنگ میں آنحضرت نے خدا کی سے تائید و مدد چاہے تب خدا نے فرشتوں کو بھیجا مگر وی دشمنوں سی جنگ و جدال کئے نہیں۔۔۔ اسلئے کہ خدا نے بدون امداد فرشتوں کی آنحضرت کو فتح و نصرت کرامت فرمایا۔ ان فرشتوں کا آنا سچ ہی اور وہ ایک معجزہ کی مانند تھا اور جو کام کہ دنیا کی عادات کی خلاف پیغمبر دن سی ظہور میں آتا ہی اسکو معجزہ کہتے ہیں اگر عیسویان توریت کی مطالب کو یاد

رکہے ہوؤ تو یہ مہمل سوال نکرتے مردان خدا کی کمک کیلیے خدا کی جانب سے فرشتے آیا جایا کرتے ہین سو سچ ہی۔ چنانچہ کتاب دوم سلاطین ۶ باب ۱۷ ورس سے معلوم ہوتا ہی کہ الیسع نبی کی دعا کی سببسے خدا نے آتشی گہوڑے اور گاڑیان بہیجا تہا۔ اور کتاب دانیال ۶ باب ۱۶ و ۲۲ ورس سے ظاہر ہوتا ہی کہ جب بادشاہ کی حکم سے دانیال ؑ اسعدن بین شیر دنکی ڈالے گئے تب خدا نے انکی حفاظت کے واسطے فرشتے کو بہیجا تہا اسی کتاب کے ۱۰ باب ۱۳ ورس سے پایا جاتا ہی کہ خدا نے دانیال ؑ کی مدد کیلیے ملک مقرب میکائیل ؑ کو بہیجا تہا۔ اور کتاب پیدایش ۱۹ باب ۱ و ۱۳ ورس سے ظاہر ہوتا ہی کہ دو فرشتے لوطؑ کو بچانیکے اور شہر سدوم کو غارت کرنے کو واسطے آئے تہے اور انجیل متی ۴ باب ۱۱ ورس کہ فرشتون نے آکے یسوع کی خدمت کی انتہا انبیا کی مدد کیلیے خدا کی حکم سے فرشتون کا آنا جانا دلایل مذکورہ سے ثابت ہوچکا پس کل انبیا کی سردار اور سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کے لئے خدا کی جانب سے کثرت سے فرشتون کا آنا عجب نہین اسکو جہوٹ جاننا ضلالت ہی

سوال سیزدہم زمین کو گردش و حرکت ہی مگر آفتاب کو نہین اور وہ قایم و ثابت ہین ایسا ہوتے پر قرآن کے ۱۸ وین سورہ مین مذکور ہی کہ آفتاب غروب ہوتا سو جاے سے طلوع ہوتا سو جاے تک سکندر سیر کرکے اپنے مقام کو آیا یہ صرف جہوٹ ہی اسلئے کہ آفتاب نہ کسی جا میں غروب ہوتا ہی اور نہ کسی جاے سے طلوع ہوتا ہی وہ اپنی جاے مین قایم کہڑا ہے

جواب یہ سوال صرف بیجا ہی تفاسیر سے اس جگہ اور کتب ہیئت سے زمین و آسمان کے اور کتب شاستر سے ہندو نکے ثابت ہی کہ آفتاب کو گردش ہے مگر زمین کو گردش و حرکت نہین وہ قایم ہی سوا اسکے سلف کے عیسویان بہی اسی بات کے قایل تہے چنانچہ مرڈاک سے تالیف ہوکر لندن مین چہپی ہے سوالوان سٹ ریڈر نامی کتاب سے بہی گردش آفتاب کی ثابت ہی مگر سسلی کوپرنیٹس جو چار سو برس کی آگے تہا اسنے مقرر کر دیا کہ زمین کو گردش ہی مگر آفتاب کو نہین تب سے آج تک اسی پر اعتقاد عیسویونکا ہے یہ خلاف کتب توریت کا اور سلف کے کتب کا ہی چنانچہ کتاب یوشع ۱۰ باب ۱۲ و ۱۳ ورس سے ظاہر ہوتا ہی کہ یوشعؑ کے فرمان پر آفتاب نا ڈہلکر آسمان کی بیچون بیچ ٹہرا رہا۔ اور قریب دن بہر کی پچہم کی طرف مایل نہوا اور کتاب یشعیاہ ۴۵ باب ۶ ورس تاکہ لوگ سورج کے نکلنے کی اطراف سے غروب کی اطراف تک جانین کہ میرے سوای کوئی نہین الخ۔ اور کتاب واعظ پہلا باب ۵ ورس کہ سورج نکلتا ہی اور سورج ڈہلتا ہی اور اپنی مکان کو جہان سے اٹہا تہا جلد چلا جاتا ہے انتہا۔ ای صاحبو اگر آفتاب کو قیام و ثبات اور زمین کو گردش و حرکت ہوتی تو یوشعؑ زمین کو فرماتے کہ تو ٹہری رہو گردش مت کر دلیا نہ فرماتے آفتاب کو کہڑا کرنیکا سبب نہ تہا اب ہر سہ کتاب مذکور کی آیات سے ثابت ہوچکا کہ آفتاب ڈہلتا ہی اور اسکے طلوع کی اور غروب کی جاے بہی ہے جہان سے نکلتا ہی پہر وہان چلا جاتا ہے۔ ایسا ہوتے پر آفتاب ایک جاے مین قایم و ثابت ہی نہ کہین سے طلوع ہوتا اور نہ کہین غروب ہوتا کہنا اور قرآن کے سورے پر مہمل الزام لگانا الٹی عقل و ندہا انصاف ہے

سوال چہاردہم

قرآن کی ۱۱ وین سورہ کی مفسرین کہتے ہین کہ نوح کی فرزندون مین سی ایک فرزند طوفان کی پانی مین غارت ہوا ۲۰ وین سورہ مین ہے
کہ فرعون کی عورت موسی کو پالی اور ۱۸ وین سورہ مین ہی کہ موسی اور یوشع بن نون سفر کیے اور ۸۰ سال کی بعد بحرین مین باہم ملے
اور ۲۱ وین سورہ مین ہی کہ داؤد کے دعا کرنیکے وقت پرندی اور پہاڑ بہی دست بدعا ہوتے تہے اور ہوا سلیمان کی فرمان بردار تہی
اور سلیمان اپنی حکومت سی دور رکہا گیا تہا اور سلیمان کیواسطے دیوان گہر کی تعمیر کیے - اور سلیمان کیواسطے شیاطین دریا مین ڈوب
نکلے اور شیاطین سفید و پانیہ بجیر ہوکی خدمت کرتی تہے اور ۲۷ وین سورہ مین ہی کہ پرندونکی اور چیونٹیونکی زبان سی سلیمان واقف تہا
اور وہ اس سی ہمکلام ہوتی تہے اور ۲۷ وین سورہ مین بلقیس کی سلطنت کی حکایت غلطی سی بیان ہوئی ہی اور شیبا کا احوال ناقص
بیان ہوا ہی اور دوم سورہ مین بنی اسرائیل مین سی مری ہوئی ایکہزار مرد کے زندہ ہوی اور عزیرا اور اسکا گدہا مرکر سو سال کی بعد زندہ ہوئی
اور ۱۹ وین سورہ مین ہی کہ عیسیٰ کی ماں مریم ہارون کی بہن عمران کی بیٹی تہی اور ۵ وین سورہ مین ہی کہ عیسیٰ آسمان سی مائدہ منگایا
تہا اور عیسیٰ مصلوب ہوا نہین بموت آسمان پر عروج کیا - اور خدا کا بیٹا نہین اور ۶۱ سورہ مین ہی کہ عیسیٰ فرمائے کہ اپنی بعد ایک نبی پیدا
ہوگا نام اسکا احمد ہی انتہا یہ سب غلط اور جہوٹ ہی **جواب** مذکور سورونمین مرقوم ہین سو مطالب صحیح اور راست ہین
اور مفسرین بیان کئے ہین سو کو الیفد ہی سچے ہین اور بعضی کچہ جہوٹ نہین احوال حضرت آدم اور نوح اور ابراہیم خلیل و یعقوب
علیہم السلام وغیرہ کا جو انکی سالہا سال کے بعد تورات اور انجیل مین بیان ہوا ہے سو ناقص ہی کامل نہین ویسا ناقص احوال کے
کتب کو سند کردانکی خدا جو راست حال قرآن مین فرمایا ہی اسکو جہوٹ جاننا بیجا ہی اگر تمہاری سوالات کی اور اعتراضات کی صداقت پر دلیل
کی سوائی دوسری دلایل ہو تو بتلادو ۔۔۔ توریت مین چہوٹ گئی سو کیفیت قرآن مین بیان ہونیسے اسکو جہوٹ جاننا روا
نہین دیکہو عیسیٰ کا احوال بچشم خود دیکہے سو حواریون مین سے ایک حواری زیادتی کی ساتہہ اپنی انجیل مین دوسرا حواری کی
کی ساتہہ اپنی انجیل مین تحریر کیا ہی اس کمی پر نظر کرکی زیادتی کو دوسری انجیل کی جہوٹی کہنا سزاوار ہی کیا ایسا ہونے پر تورىت مین
چہوٹ گیا سو احوال قرآن مین بیان ہونیسے اسکو جہوٹ سمجہنا حیف ہی - اور عیسویان اس ۱۹ وین سورہ کی مضمون مین اعتراض
کرتی ہین کہ اوس سورہ مین عیسیٰ کی ماں مریم بیٹی ہارون کی بہن عمران کی کرکی مذکور ہی سو صرف غلط ہی - ہم جواب دیتی ہین کہ اس بات
مین عیسویان خود غلطی کہائی ہین یا مسلمانون کو بہکلانے کیلئے ویسا لکہے ہین حقیقت یہ ہی کہ مریم ہارون کی بہن عمران کی بیٹی
نہین تہی مگر عمران بن ماثان کی بیٹی تہی - ان دونون عمران کی زمانی مین سال ہا سال کا فرق ہی ایسا ہی تفسیر فیض الکریم مین
اس سورہ کی تفسیر مین لکہا ہی - عیسویان کی ایسے ایسے جہوٹ اعتراضات کا جواب کوئی کہانتک دی سکیگا اگر ہم صداقت ہر ایک
سورہ کی لکہین تو بڑا دفتر ہوگا اس مختصر رسالی مین سمانا مشکل ہی لہذا اسی قدر بیان پر اکتفا کئے جسکا جی چاہی تفاسیر ان سورونکی
سو خود دیکہلین **سوال پانزدہم** محمد صاحب حکم ختنہ کا اجرا کئے ہین سو بیفائدہ اور فعل عبث ہی اس کی

جواب یہ نہایت تعجب ہے کہ عیسویونکو جو مجرم ٹہراتی ہین باوجود اسکے ختنہ نکرنے سے عذاب نہ کچھہ کرنے مین اور نا کرنے مین نہ ثواب ہے اور نا کرنے مین نہ کچھہ عذاب
اے عیسوی صاحبان یہ سوال تمہارا بیجا ہے ختنہ کرنے مین دو فائدے ہین ایک تو خدا کی فرمانبرداری دوسرا حضرت ابراہیم خلیل اللہ
کی سنت کی پیروی ہوتی ہے پس اللہ و رسول کے حکم کے موافق عمل کرلینے سے زیادہ کوئی فائدہ متصور نہین جو شخص کہ اللہ و رسول کے حکم
کے موافق عمل نہ کریگا البتہ عذاب و عقاب مین گرفتار ہوگا دیکھو کتاب پیدائش کے ۱۷ باب کے احکام کو اسمین یون ہے کہ جب ابراہیم
۹۹ برس کے ہوئے تب خدا نے ابراہیمؑ کو فرمایا کہ اے ابراہیم میرے مین اور تیرے بیچ اور تیری پشت بہ پشت اولاد مین یہ عہد دایم و
مدام جاری رہنا اور اسکا خلاف ہرگز نہ کرنا - وہ عہد یہ ہے کہ تیرے بیچ اور تیری اولاد مین بطن در بطن اور پشت بہ پشت جو بیٹا
کہ پیدا ہوگا اسکا ختنہ آٹھوین دن کیا جانا اور خانہ زاد کا اور زر خریدہ کا ختنہ بھی کیا جانا اور جسکو کہ ختنہ نہو وہ شخص قوم مین سے نکالا
جانا تھا - اسی سبب سے ابراہیمؑ خود بھی ختنہ کرلئے اور اپنے فرزندان اسماعیلؑ و اسحاقؑ وغیرہ اور خانہ زادونکو اور زر خریدونکو ختنہ کئے
اور اس عہد کے موافق ابراہیمؑ کے زمانے سے عیسیٰؑ کے زمانے تک ختنہ کا رواج جاری رہا چنانچہ عیسیٰؑ و زکریا و یحییٰ وغیرہ انبیا کا ختنہ
بھی ہوا ہے عیسیٰؑ کے بعد بھی مدت دراز تک ختنہ کا عمل یہودیون مین اور عیسویون مین جاری تھا - اور اب بھی یہودیوں مین جاری ہے
مگر پولس کے وقت سے عیسویون مین موقوف ہوگیا - اسلئے کہ اسنے ایک یہودیون کے اسقف کی دختر پر عاشق ہوا تھا اسکی مراد بر نہ آئی
اس چڑہ سے یہودیون کے مسایل شرعی کے برخلاف حکم کرنا شروع کیا چنانچہ فرقہ نزاری بھی بیان مذکور کے مقر ہین اسی سبب
سے گلتیون کو لکھا ہے سو خط کے ۵ باب ۲ و ۳ و ۶ ورس مین ایسا لکھدیا کہ اگر تم ختنہ کرواؤ تو مسیح سے تمہین کچھہ فائدہ نہوگا - تم جو
شریعت کی رو سے یعنے شرع موسوی کی رو سے راست باز بنا چاہتے ہو تو مسیح سے جدا ہوئے تم فضل کی نظر سے گرے اسلئے کہ مسیح یسوع
مین مختونی اور نا مختونی سے کچھہ غرض نہین انتہا - وہ پولس تو خود مختون نہ تھا اور حواری بھی نہ تھا ایسے شخص کا حکم مان لیکر خدا کے
عہد و فرمان کو رد کرنا موجب گناہ کا ہے اور مسیح اسطرحکا حکم ہرگز کئے نہین انجیل اربعہ مین بھی اسکا بیان آیا نہین سوائے
اسکے فرقہ پروٹسٹنٹ کا پیشوا لوتھر لکھا ہے کہ شرعی احکام ایجاد کرنا مسیح کا منصب تہا حواریون کا نہین انتہا - یقین ہے کہ جو
لوگ کہ پولس کی بیہودہ حکم کو قبول کرکے ختنہ ترک کئے ہین وے آخرت مین عذاب و عقاب پاینگے اسی نامختونی کی نحوست سے
عیسویان یروشلیم یعنے بیت المقدس سے نکالے گئے اس باب مین اشعیاؑ کی پیشگوئی راست و صادق نظر آتی ہے دیکھو کتاب شعیاہ
۵۲ باب پہلا ورس کہ جاگ جاگ اے صیہون اپنی شوکت پہن لے اے یروشلیم مقدس شہر اپنا سجیلا لباس اوڑہ لے کیونکہ آگے کو
کوئی نامختون یا ناپاک تجہہ مین کبھی داخل نہوگا انتہا - الغرض ویسا ہی ہوا کہ عیسویان کی اقامت یروشلیم سے نکالی گئی ——

سوال شانزدہم انا جیل سے ثابت ہوتا ہے نہ بہشت ہے اور نہ فردوس اور آخرت مین کہانے پینے کی چیزان اور
عورتین بھی نہین اور بیاہ بھی نہین مگر نیکان مانند فرشتون کے رہینگے برخلاف اسکے محمد صاحب فرمائے ہین کہ بہشت کا ہونا حق ہے

اور وہان وی سب چیزان جو بالا مذکور ہوے موجود ہین اور ہر ایک نیک مومن کی خدمت کو شتر حور ملینگی یہ سب جہوٹ ہی۔

جواب قرآن مجید اللہ سبحانہ تعالی کا کلام ہی اس مین جو جو کہ مذکور ہی وہ سب صحیح و راست ہی اسمین شک نہین۔ ای صیبوی صاحبو خداوند تعالی ہر ایک چیز کا ضد و جفت پیدا کیا ہی۔ چنانچہ آسمان کا ضد زمین آفتاب کا ضد مہتاب۔ دن کا ضد رات آتش کا ضد آب مرد کا ضد عورت علی ہذا القیاس بدکارونکی سزا کیلئے دوزخ اور نیک کار ایمان دارونکی جزا کیلئے بہشت پیدا کیا ہی اس صورتمین دوزخ کو قبول لنا اور بہشت کا انکار کرنا خلاف عقل اور عادت الہی کے ہی عیسیویون کے سوا دوسر مذہب والی بہشت و دوزخ کے قایل ہین اناجیل کے فقرات سے ثابت نہین ہوتا کہ عیسی بہشت کی ہستی کا انکار کئے ہین۔ مگر متی ۲۲ باب ۳۰ سے ۳۱ ورس تک کی مضمون سے پایا جاتا ہی کہ صدوقیان سے عیسی فرمائی کہ قیامت مین لوگ نہ بیاہ کرتے نہ بیاہ دیئے جاتے ہین۔ بلکہ فرشتونکی مانند رہینگے انتہا۔ اس عبارت مین بہشت کی ہستی کا انکار پایا نہین جاتا بلکہ بہشت کی ہستی ظاہر ہوتی ہی۔ اسلئے کہ ہر ہر فرشتے کو اس اس کے رہنے کا مقام مقرر ہی وی وہان رہتے ہین ویسا ہی ہر ایک نبی و وی نیک مرد فرشتون کی مانند رہنیکے لئے جگہہ پاک پاکیزہ ہونا لازم ہی۔ اسی جگہہ کو بہشت و عدن و جنت و فردوس و باغ دارالسلام و نعیم کہتے ہین اسمین سوای نامکے دوسرا کچہہ فرق نہین پس انکار اسکا بیجا ہی اور باقی رہی بیاہ کی بات سچ ہے کہ دنیا کے بیاہ کی مانند وہان بیاہ مقرر نہین کیونکہ ہر مرد اپنی اپنی عورت اور غذا او حورونکی ساتہہ عیش و عشرت مین رہیگا اور آسمانی فرشتونکی مانند پاک پاکیزہ با دائمی مین رہیگا اور وہان ہگنا و موتنا نہین عیسی کی قول کی اس لطافت و حلاوت کو نا سمجہکر بہشت کی ہستی کا انکار کرنا جایز نہین۔ اب باقی رہا کہانے پینے کا کام وہ بہی بہشت مین جاری رہیگا اسکی صداقت توریت و انجیل سے ثابت ہوتی ہے دیکہو کتاب پیدایش ۲ باب ۸ ورس سے اور اسکے مابعد کی ورسون سے ثابت ہوتا ہی کہ خداوند تعالی ابتدا مین باغ عدن کو پیدا کیا اچہے اچہے میوون کی درختان لگایا اور پانی کی ندی اور نہران بہایا اور آدم کو خلق کرکے اسمین رکہا اور حوا کو پیدا کرکے جورو بنے مین دیا اور میوہ جات وغیرہ کی کہانی پینے کا حکم بہی دیا وی عورت مرد کہاتی پیتے اور عیش و عشرت کرتے رہتی تہے وہ عدن بہشت بہشت مین سے ایک ہی۔ عبارت مذکورہ سے توریت کی وہان کہانا پینا جورو کرنا ثابت ہو چکا باقی کے بہشتونکی ہستی قرآن مجید سے ثابت ہوتی ہے انکا انکار کرنا اور عدن کا قبول لنا بڑی ہی ناانصافی ہی اور متی ۵ باب ۱۲ ورسمین عیسی کا قول یون ہے خوش ہوا و خوشی کرو کیونکہ آسمان پر تمہارے لئے بڑا بدلا ہی اور ۱۹ باب ۲۹ ورسمین قول عیسی کا یون ہی کہ جسنے گہر یا جورو یا ... مین میرے نام پر چہوڑا وہ سو گنا پاویگا اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوگا ۲۶ باب ۲۹ ورسمین قول عیسی کا یون ہی مین تمسے کہتا ہون کہ انگور کی پہل کا رس پہر نہ پیونگا اسدن تک کہ تمہارے ساتہ باپ کی بادشاہت مین نہ پیون لوقا ۱۲ باب ۳۳ ورسمین قول عیسی کا یون ہی جو کچہہ تمہارا ہی بیچو اور خیرات کرو اپنے لئے تہیلیان

جو پرانے نہیں ہوتے ہیں اور جو خزانہ ہی نہیں گہٹتا آسمان پر جہاں چور نزدیک نہیں آتا اور کیڑا انہیں کہاتا جمع کرو اور ۲۲ باب ۱۵ و ۱۶ اور سہین قول عیسیٰؑ کا یون ہے کہ اونسے کہا مجھے بڑی خواہش تھی دکھہ سہنے کے آگے یہہ فسح تمہارے سانہہ کہاؤن کیونکہ مین تمسے کہتا ہون اسے پہر کبہو نہ کہاؤنگا جب تک خدا کی بادشاہت مین پورا نہوں ۔ کتاب مکاشفات ۲ باب کے ۷ ورس قول عیسیٰؑ کا یون ہی جسکا کان ہو سینے کہ روح کلیساؤنکو کیا کہتی ہے مین اسکو جو غالب ہوتا ہی زندگی کے درخت سی جو خدا کے فردوس کے بیچ در بیچ ہی پہل کہانے دونگا انتہا ۔ اسکاٹ کا منٹری یعنے تفسیر مین لکہا ہی بالا مذکور مین سو ور سو مین لفظ آخر تک اور خدا کی بادشاہت کا اور فردوس کا اور ہمیشگی کی زندگی کا جو بیان ہوا ہی دلالت کرتا ہے ہستی پر بہشت کے سواے اسکے آخر مین کہانیکے لئے میوہ جات اور پینے کیلئے انگوری شراب اور عید فسح کا کہانا اور گہران اور عورتان موجود ہین سو ہر یکا و رسہا مذکور سی ظاہر ہوتا ہی ایسا ہونی پوری چیزان بہشت مین نہین ہین کہنا غلط ہی اگر وی سب چیزان وہان نہ ہوتی تو عیسیٰؑ حواریوں سے ایسا نہ فرماتی کہ مین تمہارے سانہہ خدا کی بادشاہت مین انگوری شراب پیونگا اور عید فسح کا کہانا کہاونگا اور فردوس مین ہی سو درخت کا پہل کہانے دونگا اور جو شخص ہیری لئے گہر چہوڑتا ہی اسنے سو گہر اور جو کہ عورت کو چہوڑتا ہی سو عورتان پاوے گا انتہا ۔ ای صاحبو کہانے پینے وغیرہ مذکور کاموں کے لئے ایک آرام جگہہ کا ہونا لازم آتا ہی اسی جگہہ کا نام بہشت و فردوس ہے اگر وہ جگہہ نہو تو عیسیٰؑ اور انکی حواریان وغیرہ کہان کہاینگے اور پیوینگے پس انکار بہشت کا کرنا عیسیٰؑ کے قول کو جہوٹا لانا ہے اور وہ جو حدیث شریف سی بشارت ہوئی ہی سو نیک مومن کی خدمت کیواسطے بہشت مین بہتر حور ملینگی یہہ بشارت فقط ۔ نیک مرد مومن کے حقمین آئی ہی نہ مومن عورتونکی حقمین یہہ نہ سمجہکر مومن مرد کو بہتر حور ملین تو مومنہ عورت کے تصرف کیواسطے کتنے مردان ملینگے کر کر تم پوچہتے ہو سو صرف شرارت ہی اب ہم پوچہتے ہین عیسیٰؑ فرمائے ہین کہ جو شخص میرے واسطے جورو کو چہوڑیگا وہ سو پاویگا اب فرمائیے عیسیٰؑ کیواسطے مرد کو چہوڑے سو یا شادی نا کرکے مجرد اور راہبانی ہے سو عورت کے تصرف کیواسطے کتنے مردان ملینگے اس بابمین جو تم جواب کہ دیوین گے وہی جواب تمہارے سوال کا سمجہ لیجئے اس سے زیادہ لکہنے کی حاجت نہین آنچہ بر خود نہ پسندی بر دیگران مپسند **سوال ہفدہم** عیسیٰؑ حواریونکو فرمائے کہ ایمان لانیکے لئے کفار کو دعوت کئے تو انپر سختی یا لڑائی مت کرو بر خلاف اسکے محمدؐ صاحب ایمان لانیکے لئے کفار سی جنگ و جہاد کئے اور انکا مال و اسباب لوٹے اور زن و فرزند انکو اسیر کئے اور فرمائے کہ دین کیواسطے جہاد کرنا مین جو شخص کہ شہید ہوگا بہشتی ہی اور جو فتحیاب ہوگا غازی ہی یہہ سب ظلم و ستم ہی اس ظلم کے خوف سی اکثر لوگ مسلمان ہوے مگر کوئی شخص رغبت اور خوشی دلی سی مسلمان ہوا نہین **جواب** ای عیسوی صاحبو جو نبی مسلم مال و متاع کی طمع سی یا اذیت دینے کے ارادے سے یا از راہ نفسانیت کے کفار سی جنگ و جہاد نہین کئے مگر خدا کے حکم کے موافق دین کیواسطے کفار سے جہاد کئے ہین اور امتیون کو بھی جہاد کا حکم

دئے ہین یہ کام موافق فرمان الٰہی کے عمل مین آنیسے موجب ثواب کا ہی۔ اسکو ظلم وستم کہنا ضلالت ہی اور کتاب یرمیاہ ۴۸ باب ۱۰ ورس لعنتی وہ ہووی جو خدا کا کام دغابازی سات کری اور لعنتی وہ ہووی جو اپنی تلوار کو خونریزی سی باز رکہی اتنہا ہمارے نبی صلعم ہی کفار سی جنگ وجہاد کئے ہین دوسرا کوئی نبی جہاد کیا نہین کرکے مت سمجہو۔ سابق کے اکثر انبیا بہی جنگ وجہاد کئے ہین خداوند تعالی اپنی بندگی اور عبادت کیواسطے بنی آدم کو پیدا کیا اور انکی ہدایت کیلئے انبیا کو دنیا مین بہیجا چونکہ وے خدا کی عبادت وبندگی چہوڑ کر بت پرستی وکفر وشرک کی کام اختیار کئے اور جہان شرک وکفر سے پہر گئی اور نوح کی ہدایت سی منکر ہوگئے تب خدای قادر نے جہان مین طوفان کو بہیجکر سب عالم کو غارت کیا اور نیست ونابود کردیا یہ اظہر من الشمس ہے سوای اسکے کتاب گنتی ۲۱ باب ۴ و ۵ و ۶ ورس سی ثابت ہوتا ہی کہ خداوند تعالی نے موسیٰ کے وقت سرکش ونافرمان لوگونکی ہلاکی کے واسطے آتشی سانپونکو پیدا کیا انکے کاٹنے سی اکثر لوگ ہلاک ہوگئے۔ اور ۳۱ باب کی شروع عبارت سی ثابت ہوتا ہی کہ خداوند تعالی موسیٰ کو فرمایا کہ اہل مدیان سی بنی اسرائیل کا انتقام لین۔ تب موسیٰ نے بارہ ہزار بنی اسرائیل کو جنگ کیلئے روانہ کیا۔ انہونے مدیان سی لڑائی کی اور سارے مردونکو قتل کیا انہون نے ان مقتولون کے سوای مدیان کی پانچ بادشاہون کو جان سے مارا اور بعور کے بیٹے بلعام کو تلوار سی قتل کئے اور مدیان کی عورتونکو اور بچونکو اسیر کئے اور انکی مواشی اور بکریان اور مال واسباب لوٹ لئے اور سارے شہرونکو اور قلعونکو برباد کردی اور بچونکو اور ہر جو عورت کہ مردون سی ہمبستر ہوئی تہی اسکو قتل کیا اور مرد سے صحبت نہ کی سو چہوکریون کو اپنے واسطے رکہہ لیا لوٹ کا مال تقسیم کرائے سوائے اسکی موسیٰ فرعون وغیرہ کفار کی سات اور داؤد اور یوشع وغیرہ انبیا اکثر بار کفار سی جنگ کئے ہین۔ ایصاحبو انصاف سی دیکہو اگر کفار سے جہاد کرنا بد کام یا ظلم وستم ہوتا تو موسیٰ وغیرہ انبیا کفار سی جہاد نکرتے اور خدا بہی جہاد کا حکم انکو نہ دیتا وہ فعل نیک ہی بد نہین۔ جیسا کہ ان سب انبیا کو خدا نے حکم جہاد کا دیا تہا ویسا ہی ہمارے نبی صلعم کو بہی حکم جہاد کا دیئے آنحضرت کفار سی جہاد کئے اگر تم اسکو ظلم کہتے ہو تو انکے مانند بلکہ انسے زیادہ جہاد کئے سو موسیٰ وغیرہ انبیا کو جہاد کا حکم دیا سو خدا کو بہی ظالم بولنا لازم آتا ہی ان سبکو ظالم نہ کہنا اور ہمارے نبی صلعم پر خطا ظلم کی لگانا ناانصافی ہی۔ ای صاحبو تم جو کہتے ہو عیسیٰ کفار سی جہاد کئے نہین یہ سچ ہی انکے مانند زکریا یحییٰ وغیرہ اکثر انبیا بہی جہاد کئے نہین۔ سبب اسکا یہ ہی کہ خدا انکو جہاد کا حکم دیا نتہا۔ اگر دیا ہوتا تو البتہ جہاد کرتے اور دشمنونکے ہاتہہ سی مار نہ کہاتے

تمثیل

ایک بادشاہ اپنی خادمونکو انکے مرتبے کی موافق مال ونعمت دیکر پرورش کرتا آتا ہے اور کوئی انسے منحرف ہوکے جو خدمت اور بندگی کہ اسکو کرنی ہی نکرکے غیرونکو کرنے کے سبب سی وزرا مین سی ایک وزیر اپنے بادشاہ کی حکم کے موافق ان منحرفون اور متمردون سی جنگ کرکے مال واسباب لوٹا اور غارت کیا تو اسکو ظالم وستمگر کہنا روا ہی کیا ہرگز روا نہین پہر جو کل عالم کو پیدا کرکے پرورش کرتا ہی سو خالق برحق کو کرنے کے لایق ہے سو عبادت وبندگی ادا نکرکے مخلوق کی عبادت کرنے والا اور بت پرست کافرونکو ساتہہ خدا کی حکم سی ہمارے

نبیؐ جہاد کرکی کفر و بت پرستی سی چہڑاکے نیک ہدایت کیئے سو موجب ثوابکا ہی اس فعل نیک کو بد جاننا شقاوت ہی - ایسا جیو وہ
جو تم کہتے کہ لوگ جہاد کی خوف سی مسلمان ہوی مگر کوئی دلکی خوشی سی مسلمان ہوا نہین وہ غلط ہی - کیونکہ اکثر لوگ نبی صلعم کے
فضایل و معجزے دیکہکر ایمان لائی ہین اور اسلام سی مشرف ہوئی - مگر چند لوگ جہاد کیے خوف سی ایمان لائی ہون تو عجب نہین حال
انکا اس بچے کی مانند ہی جو ابتدا مین مار دہاڑ کو ماں باپ کی اور استاد کی ڈر کر تحصیل علوم مین مشغول ہوتا ہی آخر کار جب حلاوت سی اسکی
واقف ہو جاتا ہی تو پہر کیسی ہی مشکل درپیش آوی اسکو پروا نا کرکے اپنی پڑہائی سی باز نہین رہتا ہی - ویسا ہی جو لوگ کہ شروع مین جہاد
سی ڈر کی ایمان لائی آخر کار مضبوط و خبردار ہوکی نبی صلعم پہ جان سے فدا تہے اور اپنی جانکی پروا نکرکے آنحضرت کی دشمنون سی جنگ و جدال
کرتے رہی اگر وی لوگ دلکی خوشی سے مسلمان نہوکر یا مال کی طمع سی یا جہاد کی خوف سی مسلمان ہوی ہوتی تو حواری صاحبان رشوت
لیکے عیسیٰ کو دشمنون کی حوالی کرکے بہاگ گئے سریکیا انہون بہی ہمارے نبی کو دشمنون مین سپرد کرکی گریز کرتی یا موسیٰ کی امتیون کی مانند
کہدیتے کہ تم اور تمہارا خدا جاکی جہاد کرو ہم نہین آتے ویسا تو نہین کیئے بلکہ دنیا کی مال و متاع کو ناچیز اور فانی جانکر اسکو خدا کی راہ
مین تصدق کرتی تہے اور کفار سی جہاد کرتی تہے - ایسا جیو جہاد کرنا زن و نامرد کا کام نہین وہ سخت گہاٹ ہی اور مانند آتش
سوزان کی ہی اپنے جان و مال و ماں باپ اور جورو بچو نپر جسقدر الفت و محبت کہ رکہتا ہی اس سی زیادہ خدا اور رسول پر محبت و
الفت رکہنے والا شخص جانکی پروا نا کرکے جہاد کیلئے جائیگا دانت کاٹی روٹی و گوشت کہانیکے اور شراب پینیکے لیے یا اپنا مطلب
حاصل کرنیکے لیے اپنی ملت چہوڑ کر دوسری دین مین ملتا ہی سو شخص جہاد کو ہرگز نہ جائیگا اور ایماندار ان صادق و منافقان کاذب
کی کامل عیاری کی پہچانت کرتے جہاد مانند محک یعنے کسوٹی کے ہی اسی سبب سے نبی صلعم فرمای ہین کہ جسنے دین کیواسطے جہاد
کری اور شہید ہووی تو جنتی ہے فتح مند آیا تو غازی انتہا - اللہ تعالی کے فضل و کرم سے دین اسلام اس جہان مین ہر کہین
رواج و ترقی پایا اور پاتا آتا ہی نہ کہ صرف جنگ و جہاد سی چنانچہ سیل صاحب کی ترجمہ قرآنی کے دیباچہ مین مذکور ہی کہ ناواقف لوگان
جہاد کی سبب سے اسلام ترقی پایا بولتے ہین سو ہیچ و پوچ ہی انتہا - اور علما و فضلا دین محمدی کے وعظ و نصایح سی اکثر کفار
آبائی بت پرستی و شرک چہوڑ کر مسلمان ہوے ہین اور ہوتی آتے ہین چنانچہ اس سال جو سنہ ۱۸۹ عیسوی ہی سولہ ہزار عیسائی
فرانس کی مملکت کی طرف شہر الفنیا مین اور انگلنڈ کی شہر لیورپول مین پچیس ۲۵ عیسوی مسلمان ہوئے یہ کیفیت اس نیوس پیپر مین
مشتہر ہی کہ جسکا نام اُریاجنا پیریاکنی ہے اور مدراس مین واقع ہی سو مطبع رپن پریس مین پہلی و ۱۵ وین ماہ نومبر
سن الیہ مین اردو زبان مین طبع ہوا ہی اور نمبر انکا ۳ و ۴ جلد دوم مین داخل ہی انتہا - مگر کتب تواریخ سی ثابت ہوتا ہی
کہ ملت و دین عیسوی بادشاہون کی مدد و کمک سی تقویت و ترقی پایا اور پاتا آتا ہی یہ بات ہمارے زمانے کی حالپر نظر کرنیسے بہی ثابت
ہوتی ہی چنانچہ ایسا ہی - اردو کتاب وید ساستر سارم کی ۲۴۸ وین صفحہ مین مرقوم ہی اور پالم کوٹے کی چہاپہ خانہ مین سنہ ۱۸۶۹ع

مین طبع ہوئی ہے سوکانان وبیس ولاسم نامی اردی کتاب کی ۲۳۱ و ۲۳۲ صفحجات مین مرقوم ہو کہ عیسویان اور انکو بادشاہان
اکثر بار یہودیون کی ساتھہ جنگ و جدل کرکر خون بہائے اور یہودیون کی زن و فرزند ونکو اسیر کئے اور مال و اسباب انکا لوٹ لئی سوائے
اسکے ستینی ناد بیتر اپنی سر تیرم اردی کتابکی ۲۰۱ و ۲۰۲ صفحجات مین لکہا ہو کہ پوپ صاحب یعنے سجادہ نشین عیسیٰ نی فتوی دیا
کہ ملت عیسوی کیواسطے جنگ و جدل کرنے ار ہی بخشا جاینگے اس سبب سے انبوہ عیسویان متفق ہوکر غیر مذہب والونسی اکثر بار
جنگ و جدل کئے اور وید ساستر سارم نامی اردی کتاب کی ۸۶ صفحہ مین لکہا ہو کہ شاہ سارلمنڈ نی قوم سکیز وغیرہ سی سخت
جنگ کیا۔ اور فتح پائی ان سبکو ظلم و جبر سی عیسائی بنایا انتہا۔ سوائے اسکے تاریخ سلطنت انگلشیہ مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور
۱۸۶۲ء صفحہ ۲۰۶ مین لکہا ہو کہ ٹمپلر فرقے کی عیسائی مجاہدین اور جنگی تہے اور مسلمانون سی جہاد کرنا سبب اپنی نجات کا اور
باعث خدا کی خوشنودیکا جانتے تہی اور بیت المقدس لینے کیواسطے جہاد کرنا سب سے افضل سمجہتے تہی سوا اسکے لب التواریخ جلد دوم
چرچ مشن پریس ۱۸۶۲ء باب ۱۷ مین ہی کہ ہوسپیٹالر فرقے کی اور تیوتونی فرقے کی عیسائی مجاہدین تہے۔ اپنی زندگی اسی کام پر
صرف کرتی تہے اور اسکو بڑی عبادت جانتے تہی انتہا۔ ای عیسوی صاحبو ہر سہ مذکور فرقے کی عیسائی جو غیر ملت والون کی ساتہہ
جنگ و جدال کئے انکو ظالم و گنہگار کہنا ہے اور اہی واسطے کہ وی عیسیٰ کے فرمان کی اور احکام انجیل کے خلاف جنگ و جدال کئے ہین

فصل یازدہم پیشگوئیون مین

پہلی پیشگوئی اشعیا کی۔ جو خدا کی طرف سی خبر دی گئی کتاب اشعیا ۴۲ باب پہلا درس۔ دیکھو میرا بندہ جسے مین سنبہالتا
میرا برگزیدہ جس سی میرا جی راضی ہی مین نی اپنی روح اوسپر رکھی وہ قومون کی درمیان عدالت جاری کریگا انتہا اس پیشگوئی
سی ظاہر ہوتا ہی کہ خداوند تعالی ایک بندہ خاص کو دنیا مین پیدا کرکے قومون کی درمیان سردار بنائیگا اسنے عدالت جاری
کریگا۔ مراد او واشارہ اس بندہ سی نبی صلعم ہین کیونکہ آنحضرت خدا کی برگزیدہ بندی اور رسول تہے وہ سبحانہ تعالی آپ سی راضی
اور خوشنود تہا۔ آپ یتیم و بیکس تہے۔ اور مال و املاک یار و مددگار نہین رکہتے تہی باوجود اسکے خدا نی فضل و کرم سی انکو سنبہالا
اور بزرگی دیکر سبہو نپر غالب کیا چنانچہ کفار سنگدل عرب کی جو سرکش اور نافرمان بادشاہان سلف کی تہے اپنی پیاری
بت پرستی آبائی چہوڑکے جان و دل سی آنحضرت کی مطیع و فرمانبردار ہوئی اور اللہ و رسول پر ایمان لاکر اسلام سی مشرف ہوئی
اور آپکا دین واسلام اللہ کا پسندیدہ و مقبول ہے چنانچہ سورہ آلعمران مین مذکور ہے ان الدین عند اللہ الاسلام
یعنے تحقیق اللہ کی پاس اسلام پسندیدہ ہے۔ اور آنحضرت بڑی عادل تہے عدالت و نصفت کو جہان مین جاری کئے بفضل الہی
وہ دایم و قایم رہیگی اب جاننے کہ اسمعیل کی دوسری فرزند کا نام قیدار تہا انکی اولاد مین نبی صلعم کی سوا دوسرا کوئی نبی پیدا نہین ہوا

خداوند تعالی بخوشی تمام فرمایا۔ اورس قولہ تعالی۔ ای سمندر پہ گذر کرنے والو اور پہاڑی ممالک والو میری ستایش کرو۔ ۱۱ ورس
مین خاص کرکے قیداریون کو فرمایا ہی۔ کہ قیدار کی آباد دیہات اپنا آواز بلند کرینگی اور ایک گیت گاینگے۔ پہاڑونکی چوٹیون پرسے
للکارینگے انتہا۔ قیدار کی آباد دیہات سے مراد قیدار کی اولاد اور خویشون سے اور انکی بستی مین رہنے والون سے ہی حاصل کلام یہ ہے
کہ نبی صلعم کی بعثت کے بعد وے سب لوگ اور بری و بحری کی ممالک کے رہنے والے آنحضرت کے پاس آتے اور ایمان سے مشرف ہوتے تھے۔
اور خدا کا جلال و بزرگی و ثنا بیان کرتے تھے اور وے سب لوگ اور پہاڑونکی چوٹیون پر رہنے والے بدو وغیرہ خدا کی حمد و ثنا مین
یہ تکبیر یعنے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ پڑھتے تھے اور پڑھتے
آتے ہین خصوصاً ایام تشریق مین ایسے بلند آواز سے پڑھتے ہین کہ آواز انکا آسمان تک پہنچتا ہے یہ سو نیا گیت ہی یہ گیت
کسی نبی کے وقت مین کوہستانون مین یا ملک عرب مین یا دوسرے کسی شہر مین پڑھا نہین گیا۔ پہر سبحانہ تعالی فرماتا ہی ۱۳ ورس
خداوند یعنے وہ نبی ایک بہادر کے مانند للکاریگا جنگی مرد کے مانند اپنی غیرت کو اسکائیگا جنگ کے لئے بلائیگا اپنے دشمنون پر بہادری
کریگا انتہا۔ آخر کار ویسا ہی ہوا جیسا کہ خداوند نے فرمایا تہا جب آنحضرت کو جہاد کا حکم دیا پس انہون نے کفار سے جہاد کرنا شروع کیا
اور مردانہ طور سے ثابت قدم رہکے جنگ و جہاد کرتے اور بڑی بہادری سے دشمنون پر حملہ کرتے تھے حدیث قدسی مین آیا ہی وہ یہ ہی۔
اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ یعنے آنحضرت فرمائے
کہ اللہ تعالی نے مجھے پانچ چیز عطا فرمایا وہ سلف کے انبیا مین کسی نبی کو دیا نہین ایک وہ ہی کہ ایسی مددگاری دیا کہ مہینے کی
مسافت پر رہنے والا دشمن رعب و دہشت سے میرے فرار ہو جاتا ہی انتہا۔ اور فوایدِ بدریہ مین مرقوم ہی کہ جنگ حنین مین دشمنونکے
درمیان آنحضرت تنہا رہگئے اور آپکی سواری مین سست جانور تہا باوجود اسکے بڑی جوانمردی سے حملہ کرتے تھے اور للکار کے
فرماتے تھے کہ مین ہون محمد رسول اللہ بن عبد اللہ کون میرے مقابل مین آیا چاہتا ہی سو آوے پس کوئی مقابلہ
کیا نہین۔ آپکی فتح ہوئی دلایل مذکور سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ پیشگوئی نبی صلعم کے حق مین وارد ہی اور کوئی حواری یا پادری ۔ یا
عیسائی دعوی کیا نہین کہ یہ پیشگوئی عیسی سے علاقہ رکھتی ہے پیشگوئی دوم اشعیا۔ کتاب اشعیا ۲۸
باب پہلا ورس۔ واویلا گھمنڈ کے تاج پر جو افرائیم متوالونکا ہی اور انکے شاندار شوکت پر جو کملایا ہوا پھول ہے الخ ۔ ۲۔ دیکھو
خداوند کا ایک زبردست اور زور آور ہی کہ جو اس آندہی کے مانند جسکے ساتھ اولے ہین اور باد سموم کے مانند اور پانیونکی سیلاب
شدید کے مانند اسے زمین پر ہاتھ سے پٹک دیگا ۳ افرائیم کے متوالون گھمنڈی تاج پایمال کئے جاینگے الخ جاننے کہ زور آور مذکور سے
مراد حضرت محمد رسول اللہ صلعم ہین اسلئے کہ آنحضرت دنیا مین مبعوث ہو کر خدا کے حکم کے موافق عمل پیرا ہوئے یعنی شراب کو حرام
کئے اور کہانے پینے کو اسکے منع فرمائے بلکہ مے فروشی دیار اسلام سے موقوف کر دئے مے کی حرمت پر احادیث متواترا آئی ہین

یہ کیفیت پادری بال شافرٹ سے اردو زبان مین تصنیف ہوئی ہے سو محمد سر ترم کر ۱۹۳ صفحہ مین مفصلاً مرقوم ہو یہ پیشگوئی عیسےؑ سو علاقہ رکہتی نہین ۔ کیونکہ عیسیٰؑ کے وقت شراب خواری کا بازار گرم تہا چنانچہ یوحنا ۲ باب کے شروع مین لکہا ہو قانای جلیل یعنے شہر جلیل مین ایک شخص کی گہر شادی ہوئی اور وہان تہی سو شراب خرچ ہوگئی عیسیٰؑ کی مان مریم اس کیفیت سو عیسیٰؑ کو خبر دی تب انہونے نے مرتبانو تہین پانی بہرواکر اسکو شراب بناکر پینے کو دئے اور متی ۲۶ باب ۲۶ و ۲۷ ورس یسوع نے روٹی توڑکر مریدونکو دی اور کہا کہا ؤ یہ میرا بدن ہو اور پیالہ دیکر کہا پیو یہ میرا لہو ہے ۔ اسی سبب سے عیسائیان عشاء ربانی مین شراب کو عیسیٰؑ کا لہو اور پارۂ نان کو عیسیٰؑ کا گوشت سمجہکر کہاتے پیتے ہین اور موجب ثواب کا جانتے ہین اور بچے کو اصطباغ یعنے طہارت کرنے روز کا نکاک کر یا دریان موی ہوئی حاملہ عورت کی فرج مین شراب بہری پچکاری چلاتے ہین اور اول نامہ تمطاوس ۴ باب ۳ و ۴ ورس جو چیزین کہ خدا پیدا کی اسکو ایماندار شکر کرکے کہاینگے کیونکہ خدا پیدا کیا سو ہر ایک چیز اچہی ہے انکار کر لایق نہین اور اسی نامے ۵ باب ۲۳ ورس اکثر کمزوریون اور ہاضمہ کو واسطے شراب پینا جایز ہے انتہا دلایل مرقوم الصدر سو ثابت ہو چکا کہ یہ پیشگوئی ہمارے نبی مکرم کے حقمین صادر ہوئی نہ دوسرے کسی نبی کے حقمین کیونکہ کسی نبی کے وقت شراب خوری حرام ہوئی نہ تہی ۔

پیشگوئی سوم از یعقوبؑ

یہ پیشگوئی یعقوبؑ سے ہے جو انہون نے اپنے چوتہے فرزند کو کہا ۔ کتاب پیدایش باب ۴۹ ورس ۸ ۔ ای یہودہ تیرے بہائی تیری مدح کرینگے الخ ۱۰ یہودہ سے ریاست کا عصا جدا نہوگا اور نہ حاکم اسکے پاؤن کے درمیان سو جاتا رہیگا جبتک کہ شیلا نہ آوے اور قومین اسکے پاس ایکٹہے ہونگے ۱۲ اسکی آنکہین مے سے لال ہونگی اور اسکے دانت دودہ سے سفید ہونگے انتہا ۔ تشریح اسکی یہ ہو بیان عصا سو مراد ریاست معنوی و حقیقی ہے یعنے نبوت و رسالت نہ ریاست و سلطنت دنیوی ۔ اور حاکم سے مراد نبی ہو اسلئے کہ اوہ احکام نبوت کو جاری کرنے والا ہے اور شیلا سے اشارہ ہو طرف نبی صلعم کے اب جانئے کہ آنحضرت کی بعثت و نبوت کو اول تک عصا نبوت کا یہوداؑ کی اولاد مین جو بنی اسرائیل سے تہے نقل کرتا ہوا عیسیٰؑ کو پہونچا اسلئے کہ انہون بہی بنی اسرائیل سے تہی دوسرے خاندان سے نہ تہے انکے بعد سوای نبی صلعم کے کوئی دوسرا شرعی احکام جاری کرنے والا اور حق ٹہرانے والا حاکم یعنے نبی پیدا نہوا مگر نبی صلعم جو بنی اسماعیلؑ سے ہین جب سے کہ مبعوث ہوے تب سو عصا نبوت کا بنی اسرائیل کے خاندان سے جاتا رہا پہر آج تک کوئی نبی اسرائیلیون مین ہوا نہین اور دعوی نبوت کا کیا بہی نہین اور آنکہین آنحضرت کی سرخی مائل اور دانت شیر سے سفید تہے دوسری دلیل یہ ہو کہ آنحضرت کے حضور مین اقوام مختلفہ کے لوگ گروہ گروہ اور فوج فوج حاضر ہوکے مسلمان ہوتے تہے اور یہ آیت دلیل اس بات کی ہے اذا جاء نصر الله والفتح ورايت الناس يدخلون في دين الله افواجا یعنے جب پہونچ گئی مدد اللہ کی اور فیصلہ اور تونے دیکہے لوگ داخل ہوتے اللہ کے دین مین فوج فوج انتہا ۔ ویسا تو عیسیٰؑ

کی پاس اقوام مختلفہ سے گروہ گروہ لوگ آتے ہی نہیں اور ایمان لاتے ہی نہیں مگر چند مفلسان مثل متی وغیرہ کی حاضر ہوکے
ایمان لائے تھے اسکا اعتبار نہیں **النادر کالمعدوم** ان سب دلایل سے ثابت ہوچکا کہ یہ پیشگوئی نبی صلعم
کے حقمین وارد ہی نہ عیسیٰؑ وغیرہ کی حقمین مگر عیسائیان کہتے ہین کہ یہ پیشگوئی عیسیٰؑ سے متعلق ہی وہ صرف غلط ہی اگر وہ صحیح
ہوتو لازم تہا کہ جب عیسیٰؑ پیغمبر ہوئی تب وہ عصا نبوت کا بنی اسرائیل سے جاتا رہتا و بسبب نہ جانے کی بنی اسرائیل ہین ہی قایم رہنے
کے باعث سی یہ پیشگوئی انکے سات متعلق ہو نہین سکتی فواید بدریہ۔ **پیشگوئی چہارم از عیسیٰؑ** مکاشفات یوحنا
۲ باب ۲۶ و ۲۷ ورس- اور وہ جو غالب ہوتا اور میری کامونکو آخر تک حفظ کر رکہتا ہی مین اسے قومونپر اختیار دونگا اور وہ
لوہے کی عصا سی اُنپر حکومت کریگا- وی کمہار کی برتنون کی مانند چکنا چور ہو جاینگے جیسے مین نی اپنے باپ سی پایا ہی انتہا- جاننے کہ وہ
جو غالب ہوتا ہی کرکے بالا مذکور ہوا اسکو زبان گریک مین اودکمر کہتے ہین اور لوہے کی عصا سی مراد تیغ و شمشیر ہے انتہا- اس پیشگوئی
سی صاف پایا جاتا ہی کہ دنیا مین ایک نبی کا تشریف لانا برحق ہے- وہ سو حضرت محمد رسول اللہ صلعم ہین اسلئے کہ بعد عیسیٰؑ انکی نبوت
کے کامونکی سربراہی آنحضرت سی عمل مین آئی عیسیٰؑ کے بعد نبی صلعم کے سوای دوسرا کوئی نبی پیدا ہوا نہین- اور نبوت کی کامونکی
سربراہی دیا نہین اور آنحضرت اس دنیا مین پیدا ہوکی کفار سی بت پرستی چہوڑائی اور اللہ کی وحدانیت سکہلای اور یہود کو
عیسیٰؑ کی نبوت کی قایل کرائے اور سرکش و نافرمان کفار کو لوہے کی عصا یعنے تیغ زنی سے مٹی کے برتنون کی مانند چکنا چور کئے اور
اللہ تعالیٰ آنحضرت کو کافہ انام پر سرداری دیا تہا- دلایل مذکورہ سی ثابت ہوتا ہی کہ محمد رسول اللہ صلعم خدا کی نبی برحق ہین
اور یہ پیشگوئی آنحضرت کی حقمین وارد ہی نہ دوسرے کسی نبی کی حقمین- فواید بدریہ اور مدارج النبوۃ **پیشگوئی پنجم از اشعیاؑ**
کتاب اشعیا ۶۰ باب پہلا ورس- اُٹھہ روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور خداوند کے جلال نے تجہپر طلوع کیا ۲ کہ دیکہہ تاریکی زمین
پر چہا گئی اور تیرگی قومونپر الخ ۳ قومین تیری روشنی مین اور شاہان تیری طلوع کی تجلی مین چلینگے ۷ قیدار کی سارے بہیڑین تیرے
پاس جمع ہونگی نبیط کے مینڈہے تیری خدمت مین حاضر ہونگے وی میری منظوری کیواسطے میرے مذبح پر چڑہائے جاینگے اور مین اپنی
شوکت کی گہر کو بزرگی دونگا- ۱۱ تیری پہاٹکین نت کہلی رہینگے تا کہ قومونکی دولت کو تیری پاس لائین الخ ۱۲ کہ وہ قوم اور وہ
مملکت جو تیری خدمت گذاری نکریگی برباد ہوجاویگی ہان وی قومین ایک لخت ہلاک کی جاینگی ۱۴ اتیرے غارتگر ونکے بیٹے بہی تیرے
آگے نہڑے ہوی آوینگے ہان وی سب جنہون نے تیری تحقیر کی تیرے پانون پر پڑینگے الخ ۱۸ آگے کو کبہی تیری سرزمین مین ظلم
کی آواز سنی نہ جائیگی اور نہ کہ تیرے سرحد و مین خرابی یا بربادی کی الخ جاننے کہ اس پیشگوئی کے صادر ہونے کا سبب یہ تہا
چونکہ خلق اللہ وحدانیت کو اللہ تعالیٰ کے اور عبادت کو اسکے چہوڑ کر بت پرستی مین مبتلا و مشغول تہے اور شرک و کفر کی تاریکی
زمین پر اور تیرگی خلایق کے دلونپر چہا گئی اور چہائی جاتی تہی اسکو دفع کرینکے اور بیت اللہ کو شرف دینے کیلئے خدا نے ایک نبی

دنیا مین پیدا کرنے کا ارادہ کیا سو حال اشعیاہ پر منکشف ہونے سے یہ پیشگوئی صادر ہوئی اور وہ علاقہ رکھتی ہے نبی صلعم کے ساتھ
آخر کار ویسا ہی ہوا یعنے وہ سبحانہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے آنحضرت کو دنیا مین پیدا کر کے اپنی نبوت و رسالت اور سب
طرح کی بزرگی و فضیلت دیا اور آپکی ذات با برکات سے بیت اللہ کو بزرگی دیا ہے وہ بیت اللہ ہے جو ے ورس مین مذکور ہے شوکت کے
گھر سے تعبیر کیا گیا ہے اور ہر ایک شہر کے اور بلاد کے باشندے اور ہر ایک قوم کے لوگ گروہ بگروہ جناب عالی مین حاضر ہوتے اور آپکی
نبوت کا اقرار کر کے ایمان لاتے تھے اور ملک حبش کا بادشاہ نجاشی نامی جو عیسوی تھا اور مصور کا راجہ اللہ و رسول پر ایمان
لائے اور مسلمان ہوئے اور اکثر بادشاہان نذر و نیاز و تحایف جناب عالی مین بھیجا کرتے تھے۔ اس کیفیت کی صداقت ہسٹوری
آف عثمان ٹیمپیسٹ کی پہلی جلد کے ۲۰۲ و ۲۰۹ و ۲۱۵ صفحجات مین مرقوم ہے اور اُس ساتوین ورس مین نبیط کے مذکور ہے
سو نام حضرت اسمٰعیل کے بڑے فرزند کا ہے اور قیدار کے مذکور ہے سو نام دوسرے فرزند کا ہے اس قیدار کی اولاد مین نبی صلعم پیدا
ہوئے اور قیدار کے بھیڑیون سے اور نبیط کے مینڈھون سے مراد اُن کے خویش و اقربا ہے اور انکے لوگون سے ہے الغرض وے سب جناب
عالیہ مین آنحضرت کے حاضر ہو کر ایمان لائے ہین اُن مین سے کوئی شخص عیسیٰ کے پاس گیا نہین۔ نبی صلعم کے نور ہدایت سے تاریکی و
ظلمت کفر و شرک کی اوٹھہ گئی اور سرکش عبریون کو عاجز کئے۔ او مسلمان بنا کے بت پرستی چھوڑوائے اور وہ لوگ جو مثل ابو سفیان
وغیرہ کے آنحضرت کے فرمان سے منہ پھیر کے جنگ و مقابلہ کئے بدنام و فضیحت ہوئے آخر کار سرنگون ہو کے جناب فیضمآب کے امن
و امان مین آئے۔ دل و جان سے فرمانبردار ہوئے اور آنحضرت سے مخالفت و عداوت رکھتے تھے سو یہودیان وغیرہ ذلیل و خوار ہوئے
یہانتک کہ انکی قوم سے ریاست جاتی رہی پھر کوئی شخص آجتک اس قوم مین رئیس نہین ہوا اور آنحضرت کی عدالت اظہر من الشمس ہے
اس سے ظلم و ستم کی آواز جاتی رہی چنانچہ اس اٹھارہوین ورس مین آیا ہے کہ آیندہ تیری سرزمین مین ظلم کی آواز سنی نہ جاویگی
اور اس اور ورس گیارہوین مین ہے کہ تیری پہاٹکین یعنے دروازے نت کھلے رہینگے بند نہونگے انتہا۔ مراد اس سے یہ ہے کہ دین محمدی کی دعوت
تا بہ قیامت جاری رہیگی موقوف نہونگی اور چو طرف سے لوگ بیت اللہ کے طواف کیواسطے اور آن حضرت کی زیارت کے لئے آتے
رہینگے ویسا ہی آجتک ہوتا آتا ہے جیسا کہ بالا مذکور ہوا الغرض یہ پیشگوئی سب طرح سے نبی صلعم سے علاقہ رکھتی ہے نہ موسیٰ
و عیسیٰ سے کیونکہ اس پیشگوئی مین مذکور ہین سو باتون سے ایک بات بھی عیسیٰ کے ساتھ علاقہ و ربط رکھتی نہین اور اوس ورس
مین جو لکھا گیا ہے کہ قیدار کے ساتھ بھیڑے جمع ہونگے میری منظوری کیواسطے میری مذبح پہ چڑھائی کرینگے الخ بموجب اُن
ورس کے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے عمل پیرائی ہوئی تشریح اسکی یہ ہے چونکہ آنجناب سلسلے مین اولاد قیدار کے اور قریش
سے تھے جب بیت المقدس کے تسخیر کے واسطے اسکے نزدیک پہنچے ایک چھوٹا ڈیرا استادہ کر کے اسمین تشریف رکھتے تھے آپکو
دیکھنے کیواسطے وہان کے چند لوگ آئے اور جناب کو دیکھ کر بطور ٹھٹھے و ہنسی کے آپسمین کہتے تھے یہ پس یہی فقیر کو کیا مقدور ہے جو المقدس

پیوی بعد اسکے بیت المقدس کی مختار کار جو تہے زرق وبرق کا لباس پہنے ہوی بڑی شان وشوکت سی اوس خیمہ کے پاس
آئے اور دریافت کیی کہ خلیفہ رسول اللہ کہان ہین لوگ کہی اس خیمہ مین تشریف رکہے ہین وی بولے تم ہم سی کیون مسخری کرتے
ہو اس مین تو فقیر بیٹہا ہی۔ خلیفہ رسول کہان ہے پہر لوگ کہے کہ وہی خلیفہ رسول ہین جو اس ڈیرہ مین تشریف رکہتے ہین الغرض
جب وے سب حاضر حضور ہوئی تب جناب عالی نظر جلال سے انکی طرف دیکہے پس انپر ایسا داب ورعب غالب ہوا کہ تہر
تہرانے لگے اور سوال وجواب کر نسکے بے جنگ وجدل کے بیت المقدس کو جناب عالی کے تحویل کر دئے پس وہ جناب بیت المقدس
مین گئے اور وہان کا سیر کئے اور وہان کی موریا پہاڑ پر ایک مسجد باندہی وہ آجتک موجود ہی اس مجمل کی تفصیل پال شافرڈ
پادری سے اردی زبان مین تصنیف ہوئی سو محمد سر ترم نامی کتاب مین موجود ہی جسکا جی چاہے دیکہلے **پیشگوئی ششم
از حبقوق نبی ع** کتاب حبقوق کی ۳ باب کی اکثر درسان نبی صلعم کے ساتہہ علاقہ رکہتے ہین انہین سے ایک درس یہہ ہے
درس ۳ خدا تیمان سے اور وہ جو قدوس ہے کوہ فاران سے آیا اسکی شوکت سے آسمان چہپ گیا زمین اسکی حمد سی معمور
ہوئی انتہا۔ اب جاننے کہ ببیل ڈکشنری کے اور کامنٹری یعنے ببیل کی تفسیرونکو دیکہنے سی معلوم ہوتا ہی کہ جنوب کو عبرانی
زبان مین تیمان کہتے ہین اور اسماعیل ع رہتے تہے سو ملک حجاز کے پہاڑونکو فاران انتہا۔ وہ فاران شہر سوڈیا کے جنوب
طرف واقع ہے جسمین حبقوق نبی ع رہتے تہے۔ اسلئے انہون نے بطور پیشگوئی کے فرمایا کہ خدا تیمان سے یعنی جنوب سی اور قدوس
جو ہے کوہ فاران سی آیا انتہا۔ اس مجمل کی تفصیل یہہ ہی کہ وہان سی قدوس یعنے نبی مقدس ظاہر ہوگا اور خدا کا فضل وکرم
اسپر جلوہ گر ہوگا۔ الغرض ویسا ہی ظہور مین آیا یعنے او سبحانہ تعالی نبی صلعم کو مکے مین پیدا کیا کہ جسکی شوکت کا بیان وحمد وثنا
زمین سی آسمان تک ہو رہی ہے کوہ فاران سے ملا ہوا کوہ حرہ ہی نبی صلعم اکثر تشریف رکہتے تہی چنانچہ اس جگہہ اللہ سی آپ کو
نبوت ورسالت حاصل ہوئی۔ اور مدارج النبوۃ مین مذکور ہی سو پیشگوئیان کے بیان مین یہہ بہی مرقوم ہی کہ حبقوق نبی ع کی اس
پیشگوئی مین نام اسکا احمد لکہا تہا۔ اسکو یہود ونصاری نکالدئے انتہا۔ مکاشفات یوحنا ۲۲ باب ۱۹ درس کہ اگر کوئی
اس نبوت کی کتاب کی باتون مین سے کچہہ نکالڈالے تو خدا اسکا حصہ کتاب حیات سی اور شہر مقدس یعنے یروشلیم سے اور باتون
سی جو اس کتاب مین لکہے ہین نکالڈالیگا انتہا۔ اور پادری پال شافرڈ سے اردی زبان مین تالیف ہو کی پالم کوٹے مشن کے
چہاپہ خانے مین ۱۸۹۵ سنہ طبع ہوئی ہے سو کتاب محمد سر ترم کی ۱۹۵ صفحہ مین لکہا ہی کہ افسوس بسیط زمین پر فضیلت رکہتا تہا
اور شاہان یہود کا مقدس تہا سو شہر یروشلیم بسبب بے ایمانی وبدعملی نصاری کے اہل اسلام کی تحویل ہوا اور آجتک انکی تصرف مین
ہی انتہا۔ دلایل مذکورہ سی ثابت ہو چکا کہ یہودیان اور عیسویان کتب توریت وانجیل مین تحریف وجعل سازی کرنیکے سبب سے
اور نبی صلعم کے اسماء مبارک کو بدلدینے کی شومی سے قادر ذو الجلال نے یروشلیم کو اور اسکی حکومت کو ان سی نکالکے نیک

مسلمانون کے حوالے کیا۔ جب شاہان نصاریٰ یہ سمجھے کہ اپنی قوم کی بے ایمانی و بدعملی کے سبب سے وہ شہر مقدس اپنی حکومت و تصرف سے
جاتا رہا تب چاہا کہ پہر اسکو اپنے تصرف مین لاوین۔ اس ارادے سے چلیپا اپنے گلے مین ڈالی اور قسم کہائی کہ جب تک اس شہر کو فتح
نکرین تب تک اپنی عورتون کی صورت نہ دیکہین الغرض لشکر انبوہ اور افواج کثیر جمع کرکے بڑی جوانمردی و بہادری کی ساتہہ کئی بار
یروشلیم مین موجود تہے سو عرصے یون ہی جنگ و جدل کئے اور خون بہائے مگر شکست پر شکست کہائی ہرگز فتح یاب نہوئے اور تسخیر
سے یروشلیم کے محروم رہے اس اجمال کی صداقت مذکور ہے سو کتاب محمد سیر ترجمہ مین مفصل مرقوم ہے اس جنگ کا نام جنگ چلیپا
مشہور ہے اور اشعیا نے بطور پیشگوئی کے فرمائی ہین کتاب اشعیاء ۵۲ باب پہلے ورس مین ہے۔ جاگ جاگ اے صیہون اپنی شوکت
پہن لے اے یروشلیم مقدس شہر اپنا سجیلا لباس اوڑہ لے کیونکہ آگے کوئی نامختون یا ناپاک تجہہ مین کبہی داخل نہوگا انتہی یہان
نامختون سے مراد نصاریٰ ہین کیونکہ انکو ختنہ نہین۔ اور ناپاک سے مراد یہود ہین کیونکہ وے نبی صلعم کی نبوت کے اور عیسیٰ کی نبوت کے
منکر ہین۔ حاصل کلام ایسا ہی ہوا یعنے ان ہر دو قوم کی تصرف و حکومت سے شہر بیت المقدس نکلکے مسلمانون کے حوالے ہوا اور
وہ پیشگوئی درست و سچی نظر آئی کیونکہ ان ہر دو قوم والونکی حکومت اس شہر سے نکلگئی جبقدر نبی کی اس پیشگوئی سے بہی
حضرت رسول اللہ صلعم کا نبی برحق ہونا ثابت ہوتا ہے۔ **پیشگوئی ہفتم از موسیٰؑ**۔ کتاب استثنا
۳۳ باب ۲ ورس۔ اسنے کہا خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا الخ
تشریح اس ورس کی یہ ہے چونکہ خداوند تعالیٰ کوہ سینا پر موسیٰ کو اور کوہ شعیر پہ عیسیٰؑ کو کہ جسکا بیان متی کے ۱۷ باب کے ۵
ورس مین آیا ہے اپنی تجلی خاص دکہلایا اور نبی صلعم کو کوہ فاران سے ملا ہوا کوہ حرا مین نبوت عطا کیا۔ لہذا ان ہر سہ کوہ کا ذکر
اس پیشگوئی مین آیا ہے اس حقیقت سے ناواقف ہین سو عیسائیان کہتے ہین کہ یہ پیشگوئی انبیا بنی اسرائیل کے حق مین وارد ہے
انتہا وہ صرف غلط ہے کیونکہ بنی اسرائیل سب کے سب یروشلیم مین رہتے تہے انمین کا کوئی نبی کوہ مین یا کوہ فاران کی سرحد مین رہا نہیں
سوائے اسماعیلؑ کی اولاد کے جو عرب ہین۔ اس پیشگوئی سے بہی آنحضرت کی رسالت و نبوت ثابت ہوتی ہے **پیشگوئی ہشتم
از عیسیٰؑ** انجیل یوحنا ۱۴ باب ۱۶ ورس مین ہے۔ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا
الخ۔ ۱۶ باب کے ۷ ورس لیکن مین تمہین سچ کہتا ہون کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ ہے کیونکہ اگر مین نہ جاؤن تو تسلی دینے والا
تم پاس نہ آویگا پر اگر مین جاؤن تو مین اسے تم پاس بہیجدونگا ۸ وہ آکر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیر وار
ٹہراویگا۔ ۹ گناہ سے اسلئے کہ مجہہ پر ایمان نہین لائے ۱۰ راستی سے اسلئے مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم مجہے پہر نہ دیکہوگے ۱۱
عدالت سے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے ۱۳۔ لیکن جب وہ یعنے روح حق آوے تو وہ تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگی
اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگی لیکن جو کچہہ کہ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمہین آیندہ کی خبرین دیگی ۱۴۔ اور وہ میری بزرگی کریگی اسلئے کہ

میری چیزونسے پاویگی اور تمہین دکھائی دیگی۔ **تشریح** اس پیشگوئی مین لفظ تم کا اور تمہین کا جو مذکور ہی مراد اس سی یہود ونصارا ہین نہ صرف حواریان اور مراد تسلی دینے والی سے نبی ہے جسکو عبرانی زبان مین فارقلیط کہتے ہین اور اس جہانکو سردار سی عیسوی شیطان سی مراد لیتے ہین معلوم باد کہ یہ پیشگوئی عیسیٰؑ کی ہی۔ اسکے بولنے کا سبب یہ تہا چونکہ یہودیان اوس جناب کی نبوت ورسالت کا انکار کرتے تہے اور انکا دین قبول لیتے نہ تہی اور بد کہتے تہی اور انواع واقسام کی تکلیف دیتی تہے اسلئے آنحضرت رنجیدہ خاطر ہوکر اس پیشگوئی کو بیان کئے اس سی ظاہر ہوتا ہی کہ عروج عیسیٰؑ کے بعد ایک تسلی دینے والی کا آنا برحق ہی وہ سو حضرت محمد رسول اللہ صلعم ہین کیونکہ عیسیٰؑ آسمان پر گئے بعد آنحضرت صلعم کے سوای دوسرا کوئی نبی آیا نہین اور آنحضرت اس جہا نین پیدا ہوکر دعوت دین اسلام کی کئی اور مشرکون سی بت پرستی چہوڑائی عدالت ونصفت کا رواج دیئے اور یہود کو ملزم کیئے اور عیسیٰؑ کی نبوت کی اور آسمانپر جانے کی قایل کرای اور انکی بزرگی وتقدس سمجہا کر اور نبی صلعم سی شیاطین بہلگتے اور ڈرتے تہے آنحضرت کی نزول کے بعد شیاطینون کا آسمانون پر جانا موقوف ہوگیا۔ ۱۳ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچہہ کہ سنیگا سو کہیگا انتہا۔ ویساہی ہوا یعنے جو حکم خدا سی ہوتا تہا آنحضرت اسکو بیان کرتے تہی نہ اپنی طرفسی چنانچہ قرآن شریف مین آیا ہی۔ **وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى** دلایل مذکورسی ثابت ہوچکا کہ یہ پیشگوئی نبی صلعم کی حقین صادر ہوئی ہے۔ نہ دوسرے کسی کے حق مین چنانچہ۔ بیے۔ یم۔ رے۔ مچل ین ل ڈی صاحب تالیف کئی ہین اور ۱۸۶۹ءعہ مین طبع ہوئی ہے سو کتاب کی ۲۰۰ صفحہ مین لکہے ہین کہ یہ پیشگوئی محمد صلعم کی ساتہہ تہوڑی علاقہ رکہتی ہی انتہا۔ عیسیٰؑ کی نبوت کا اور بندگی وتقدس کا اظہار نبی صلعم نہ فرماتی تو دنیا مین کوئی شخص عیسیٰؑ کی نبوت وبندگی کا اقرار نکرتا اور آپکی نبوت کا نام جہانسی گم ہوجاتا۔ اس باب مین عیسویان کہتے ہین کہ تسلی دینے والے سی مراد نبی صلعم نہین مگر جو روح کہ حواریون پر وارد ہوئی تہی اس سے مراد ہی چنانچہ اعمال رسل ۲ باب پہلا ورس جب پنتیکست کا دن آیا تہا وی سب یعنے حواریان ایک دل ہوکر اکٹہے ہوی یکبارگی آسمان سی ایک آواز آئی جیسی بڑی آندہی چلے اور اس سی سارا گہر جہان وی بیٹہے تہی بہر گیا۔ ۳۔ اور انہین جدی جدی آگ کی سی زبانین دکہائی دین اور ان مین سی ہر ایک پر بیٹہین۔ ۴۔ تب وی سب روح قدس سی بہر گئے اور غیر زبانین جیسی روح نی انہین بولنے کی قدرت بخشی بولنے لگے انتہا ای صاحبو تمہارا وہ بیان صرف غلط ہی بقول شخصے ماری ٹخنہ پہوٹی آنکہہ کہان وہ روح اور کہان تسلی دینے والا۔ ان ہر دو مین آسمان وزمین کا فرق ہی اس پیشگوئی مین مذکور ہین سو کامون مین سے ایک کام بہی اس روح سی عمل مین نہین آیا اگر وہ روح تسلی دینی والی ہوتی تو جیسا کہ عیسیٰ لوگون مین رہکر انکو ہدایت کرتے تہے ویسا وہ روح بہی لوگون مین بسکے انکو نیک ہدایت اور گناہ گارونکو ملزم اور شیاطین پر حکمرانی کرتی اور سچائی کی راہ دکہاتی اور آیندہ کی خبرین دیتی اور عیسیٰؑ کی بزرگی وتقدس بیان کرتی ویسا تو کی نہین پہر یہہ تسلی دینے والی کیونکر ہوگی حواری

صاحبان تو عیسیٰ سے دین وملت کی ہدایت پائے ہوے اور خبردار تہے نہ جاہل وبے ہدایت ویسیون پر نمودار ہونا اسکا لوگونکی تفہیم سود مند نہین اور صاحبو عروج مسیح کے پیشتر از روح قدس دنیا مین نازل نہوا ہوتا تو البتہ یہ پیشگوئی اسکے حق مین وارد ہوئی ہوگی کرکے سمجہنا گنجایش رکہتا تہا۔ وہ تو اس پیشگوئی کے تین سال آگے کبوتر کی صورت مین حضرت مسیح پر وارد ہوچکا تہا چنانچہ عیسائی سب اسکے قایل ہین ویسا ہوتی پر عروج مسیح کے بعد روح قدس حواریون پر وارد ہوا سمجہنا اور اسکو تسلی دینے والا قرار دینا نادانی ہے اور جہان مین یہ عادت جاری ہے کہ ایک کاریگر جب دیکہتا ہے کہ ایسا ایک کام اپنے درپیش آیا ہے کہ ہونا اسکا اپنے سے دشوار ہے تب کہہ دیتا ہے کہ وہ کام پورا کرنے کے لئے دوسرے کاریگر کو بہیجدیتا ہون پس تو جب مسیح دیکھے کہ یہود کو ہدایت کرنا اپنے سے ہو نہین سکتا۔ تب فرماوے کہ خدا ہدایت کے لئے میرے بعد دوسرے تسلی دینیوالیکو دنیا مین بہیجیگا۔ وہ آکر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹہراویگا۔ انتہا بموجب فرمودہ مسیح کے بعد عروج اُنکے نبی صلعم مبعوث ہوکر اوران سب کامونکو عمل مین لائے پس سب طرح سے یہ پیشگوئی آنحضرت کے ساتھ نسبت رکہتی ہے۔ نہ کسی روح وتجلی کے ساتھہ۔ اس باتکو دلان قبول لیتے ہین مگر بہ سبب تعصب کے زبان انکار کرتی ہے۔ چونکہ مسیح بہی ایک تسلی دینے والے تہے اسلئے فرمائے کہ دوسرے تسلی دینے والے کو خدا بہیجیگا۔ اگر تم یہ کہتے ہو اس روح کے نمودار ہونے سے حواریان روح قدس سے بہر گئے یہ کچہہ تعجب کی بات نہین دیکہو انجیل لوقا پہلا باب ۴۱ و ۶۷ ورس اور ۲ باب ۲۵ و ۲۶ ورس یحییٰ کی مان الیشبع اور باپ زکریا اور شمعون نے روح قدس سے بہر گئے تہے۔ ویسا ہی حواریان بہی روح قدس سے مست ہوگئے ہونگے اسکو تسلی دینے والا بولین تو الیشبع وغیرہ پر وارد ہو سو روح قدس کو بہی تسلی دینے والا کہنا لازم آتا ہے۔ ہان عارفان اور اولیاء اللہ پہ تجلیات الٰہی نمودار ہوتی ہین اور مست وبیہوش کردیتے ہین ویسا ہی حواریونپر بہی تجلیات خاص وارد ہوے ہونگے وہ کیفیت لوقا نے اعمال رسل مین لکہدیا ہے اسکے سوائے دوسرا کوئی حواری وہ کیفیت مفصلاً اپنے انجیل مین لکہا نہین اگر ہو تو بتلادو۔ سوائے اسکے آدمؑ کے زمانے سے نبی صلعم کے زمانے تک کافہ بشر کی ہدایت کے واسطے اللہ نے کسی فرشتے کو یا نور وتجلی کو یا آتش کو رسالت ونبوت دیکر دنیا مین بہیجا نہین۔ مگر انسانونکو نبی بنا کر انسانان کے طرف بہیجا ہے اسلئے کہ لوگ بہ سبب ہمجنسیت کے مالوف ہوکر انکی ہدایت کو قبول کرین چنانچہ جتنے انبیا کہ دنیا مین آئے ہین وے سب کے سب انسان تہے نہ روح نہ تجلی نہ فرشتے ونہ آتش اور عیسویان کہتے ہین کہ وہ روح حواریونپر وارد ہونے سے وے صاحبان کرامات کرتے ہین انتہا یہ کچہہ عجب نہین اس سے بڑی بڑی کرامات نبی صلعم کی امت کے اولیاء اللہ بہی کرتے ہین یہ کامان ان کی ایمانداری اور عرفان سے عمل مین آتے ہین چنانچہ متی ۱۷ باب ۲۰ ورس قول مسیح۔ کہ تمہین رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو تو اس پہاڑ کو دیکہہ یہان سے وہان پر جا کہینگے تو چلا جائیگا۔ انتہا سوائے اسکے دجال سے بہی اکثر کامان مانند کرامات کے ظاہر ہونگے اور کاہنان بہی کرامات کے مانند بہت کامان کرتے ہین

چنانچہ پہلی کتاب سموئیل ۲۸ باب ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۵ ورس سموئیل راجہ ایک کاہنہ عورت کی پاس جاکی کہا کہ تو اپنی علم کے زور و قدرت سی مین چہتا ہون سو شخص کو حاضر کر اور مجہے بتلادے تب اسنے اپنی عملیات کی زور سی مرگئی تہی سموئیل نبی کو قبر سے نکلکے باہر آئے سر نکالکر دکہائی اور کتاب خروج ۷ باب ۱۲ و ۲۰ و ۲۲ ورس موسیٰؑ کے معجزونکے مقابل جادوگران اپنے عمل کی قدرت سی اپنا عصا زمین پر ڈالکے سانپ اور ندی کے پانی کو لہو بنادئے خیر والسلام - ہمکو کرامات کی بابت مین کچہہ کلام نہین مگر کلام اس باب مین ہے کہ روح مذکور تسلی دینے والا ہو نہین سکتا **فائدہ** جاننے کہ تسلی دینے والا ترجمہ ہی لفظ فارقلیط کا چنانچہ انجیل یوحنا کی ترجمہ عبرانی مطبوعہ ۱۶۷۱ء اور ترجمہ عربی مطبوعہ ۱۸۵۵ء مین صاف لفظ فارقلیط کا مرقوم ہے معنی اسکی تسلی دینے والا اور دلاسا دینی والا اور احمد ہی - وہ لفظ دلالت کرتا ہی شخصیت و آدمیت پر نہ روح و تجلی و نور پر - لہذا قدیم عیسائی بہی فارقلیط سی مراد انسان لئے تہے اس سبب سے عیسیٰؑ کے عروج کی ایک سو ستر وین سال مین مونٹانس نامی ایک عیسائی فاضل نے اپنے کو فارقلیط قرار دیا اور شہر فروگیا اور ایشیاہ کو چک کی دوسرے صوبونمین دعوی پیغمبری اور فارقلیط کا کیا - اکثر سے لوگ اسکے پیرو ہوگئے - اگر فارقلیط سے روح مراد ہوتی تو وہ مونٹانس ایسا دعوی ہرگز نہ کرتا - ای صاحبو جسکو تم روح قدس قرار دئے ہین وہ تو موافق قول تمہاری عیسیٰؑ کی عروج کے دس دن کی بعد حواریون پر وارد ہو چکا تہا پہر اسکے ایک سو ستر سال کے بعد کئے عیسائی فارقلیط کی آنے کا انتظار کرنے کا اور مونٹانس انسان ہوتی پر اپنے کو فارقلیط قرار دینے کا سبب نہ تہا - اس مونٹانس کا تہوڑا احوال اس رسالیکے فصل دوازدہم کی آخر مین مرقوم ہین سو جدے جدے فرقون کی بیان مین معہ اسناد کی لکہا گیا ہی - ان سب دلایل سی ثابت ہوتا ہی کہ فارقلیط سی مراد روح قدس نہین حقیقت مین فارقلیط اشارہ ہی طرف حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے **پیشگوئی نہم از اشعیا** یہ پیشگوئی مکہ معظمہ اور نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلعم کی ساتہہ علاقہ رکہتی ہے وہ یہ ہی - کتاب اشعیاہ ۵۴ باب پہلا ورس - ای بانجہ جو تو نہین جنتی تہی خوشی سے للکار تو جو حاملہ نہوتی تہی وجد کرکے گا اور خوشی سی چلا کیونکہ خداوند فرماتا ہی کہ بیکس چہوڑی ہوئی کی اولاد خصم والی کی اولاد سے زیادہ ہین انتہا - تشریح اسکی یہ ہی یعنے اولاد کا ہونا بڑی بخشش رب ہی اسلئے کہ نیک فرزند شجرہ حیات کا ثمر اور زندگانی کا نتیجہ ہی یہ نعمت عظمی سوای زن صاحب ولد کی بانجہ عورت کو میسر نہین بدستور جس سرزمین مین نبی پیدا نہین ہوا وہ مانند بانجہ عورت کی ہی اور جو بزرگی کہ انبیا پیدا ہوی سرزمین کو حاصل ہے وہ اسکو حاصل نہین چنانچہ یروشلیم یعنے بیت المقدس کی سرزمین پر انبیا پیدا ہونیکے باعث سی جو فضیلت کہ اسکو حاصل ہوئی وہ دوسری کسی شہر کو حاصل نہین - اب جاننے کہ آدمؑ کے زمانے سی نبی صلعم کی پیدایش تک کوئی نبی جن و انس کی ہدایت کرنے مکہ معظمہ کی زمین پہ پیدا نہین ہوا تہا - اسی سبب سی وہ خالق برحق جسنے ابراہیمؑ کی زوجہ سارا کا و ذکریاؑ کی عورت الیشبع کا بانجپن پیرانہ سری مین

نکالکر نیک اولاد بخشتا تہا - چاہا کہ مکے کی زمین پر ایک نبی مقدس کو پیدا کرے - اس باب مین یہ پیشینگوئی صادر ہوئی - اور اس زمین کو بانجہ سے تعبیر کیا اور فرمایا ۴ - مت ڈر پہر تو پشیمان نہوگی تو مت گہبرا - تو پہر رسوا نہوگی کہ تو اپنی جوانی کا ننگ بہول جائیگی - اور اپنی بیوگی کا عار پہر یاد نہ کریگی ۷ - مین نے ایکدم کے لئے تجہے چہوڑ دیا لیکن اب مین بہت سی مہربانی کی ساتہہ تجہے سمیٹ لیونگا - قہر کی شدت کی حالمین مین اپنا منہہ تجہہ سے ایک لحظہ چہپایا پہر اب مین ابدی عنایت سے تجہہ پر رحم کرونگا ۱۶ - دیکہہ مین نے لوہار کو پیدا کیا جو کوئلے آگ مین ڈالکے پہونکتا ہے اور اپنے کام کے لئے ہتیار نکالتا ہے - اور غارتگر کو خراب کرنیکے لئے بہی پیدا کرتا - ۱۷ کوئی ہتیار جو تیرے برخلاف بنایا گیا کام نہ آویگا - جو زبان کہ عدالت مین چلیگی تو اسے مجرم کریگی انتہا - بالا مذکور ہے سو عبارت سے پایا جاتا ہے کہ زمین مکہ مین ایک نبی مقدس کا پیدا ہونا برحق ہے کہ جسکے سبب سے اسکو شرف و افتخار ہو ہے وہ سو محمد مصطفے صلعم ہین چنانچہ مولانا شاہ عبدالحق دہلوی رحمۃ نے مدارج النبوۃ مین لکہا ہے کہ اوس لوہار سے مراد نبی صلعم کی ذات بابرکات ہے انتہا - ای صاحبو جیسے مرادی الفاظ توریت و انجیل مین بہت سے آئے ہین چنانچہ کتاب اشعیا ۴۳ باب ۱۱ ورس مین انبیا کو چوپان سے اور امت کو گلہ سے او متی ۱۰ باب ۵ ورس آدمیونکو بہیڑیون سے مراد لیا ہے ویسا ہی اس پیشینگوئی مین نبی صلعم کو لوہار سے تعبیر کیا ہے اسلئے جسطرح سے لوہار فولاد کو آتش پر گرم کرکے ہتیار بناتا ہے اور کام مین لاتا ہے - بدستور آنحضرت نے کفار کو کہ جنکے دلان فولاد سے بہی سخت تر تہے آتش عذاب الہی بتاکر نرم کیا اور آب و تاب ایمان کا دیکر اعدای اسلام کی سرکوبی کے آلات عمدہ بنایا کہ جنکے سبب سے کفر مکہ سے منہدم ہوا اور اسلام تقویت پایا اور غارتگران دین خوار و خراب ہوئے اور جنہنے کہ آپ کے مقابلہ مین شمشیر کشی کیا ذلیل و خوار ہوا اور آنحضرت مکہ مین پیدا ہونے کے باعث سے جناب عیسیٰ و یحییٰ و ذکریا وغیرہ انبیا بنی اسرائیل علیہم السلام پیدا ہوے سے شہر بیت المقدس پر مکہ معظمہ کو فضیلت ہوئی اور قبلہ یا نذار وہ نکاور ملقب بہ بیت اللہ ہوا سو اسکی چوطرف کا آدمی حج و طواف کرنے ہر سال وہان جمع ہوتے ہین چونکہ ان باتونکا علم ازل سے خدای عالم الغیب کو تہا ازین سبب اسنے فرمایا ۲ تو اپنے خیمہ کو مسکنون کے پردے پہیلا دریغ مت کر اپنی ڈوریان لمبے اور اپنی میخین مضبوط کر ۳ اسلئے کہ تو دہنے طرف اور بائین طرف بڑہیگی انتہا الغرض ویسا ہی ہوا جیسا کہ اوپر کے ورسون مذکور ہے اور مکے کی زمین بہ نسبت سابق کے حد سے بڑھکر وسیع اور کشادہ ہوئی اور رونق پائی اور حق تعالیٰ نے نبی صلعم کو کل انبیا پر فضیلت دیا - اگرچہ اولاد مین اسرائیل یعنے یعقوبؑ کے صدہا انبیا ہوئے ہین مگر اولاد مین اسماعیلؑ کے ایک ہی نبی یعنے حضرت محمد رسول اللہ صلعم پیدا ہوئے اور جو شرف و افتخار کہ آنحضرت کو خدا نے عطا فرمایا کسی نبی و مرسل کو دیا نہین **بیت** صدف را کہ بینی ز دُر در دانہ پر مدہ نہ آنقدر دارد کہ یک دانہ دُر - اسی سبب سے زمین مکے کے حقمین خدا فرمایا کہ بیکس چہوڑی ہوئی کی اولاد خصم والی کی اولاد سے زیادہ ہے ای صاحبو پولس جو عیسیٰ کا حواری کہلاتا تہا اگر نبی صلعم کی قدمبوسی کی دولت سے سعادت اندوز ہوتا تو

جس طرح گل نیلوفر عشق مین خورشید کی ہمہ تن دیدہ ہو گہورتا ہی - اس سے بہی زیادہ لقای محمدی کے مشاہدے مین غرق محو ہو جاتا - اور بجای ترنج کے دلکو تراشتا - اسنے گلتیون کو لکہا ہی سو خط کی ۴ باب کی ۲۲ ورس تک کی ورسونمین اس پیشگوئی کو نبی صلعم کے جد امجد اسماعیل ع کی اور انکی مان حاجرہ کی طرف بزادبانہ طور سی منسوب کیا سو ہرگز نہ کرتا - چونکہ اسنے دولت اقتدا ہوسکی سی نبی صلعم کے بدنصیب اور محروم رہا تہا اور ۱۷ ورس پہلے باب خط مذکور کی موافق ملک عرب مین جاکے وہان سی زندہ رو ہو نکلا تہا اسلئے اسنے مذکور بے ادبی کا مرتکب ہوا - لیکن یہ نہین سمجہا کہ بیکس چہوڑی ہوئی سی مراد زمین مکہ اور اسکی اولاد سی مراد نبی وغیرہ بزرگان ہین اور خصم والی سی مراد بیت المقدس ہی - اور اس کی اولاد سی مراد انبیا ہین اگر اسنے یہ سمجہا ہوتا تو جہوٹا نہ کہلاتا سب طرح سی ثابت ہی کہ یہ پیشگوئی زمین مکہ معظمہ سے اور نبی صلعم سی علاقہ رکہتی ہی - نہ حضرت ابراہیم کی زوجات سی یعنے بی بی سارا و بی بی حاجرہ سی اسلئے کہ انکی زمانے کی صدہا سال کے بعد یہ پیشگوئی صادر ہوئی پس کیونکر انکے ساتھ متعلق ہوگی

پیشگوئی دہم از توریت کتاب استثناء ۱۸ باب ۱۸ ورس مین انکے لئے بہائیون مین سے تجہہ سا ایک نبی برپا کرونگا - اور اپنا کلام اسکے منہہ مین ڈالونگا اور جو کچہہ کہ مین اسے فرماؤنگا وہ سب ان سی کہیگا ۱۹ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکو جنہین وہ میرا نام لیکے کہیگا نہ سنیگا تو اسکا حساب اس سے لونگا انتہا - یہ پیشگوئی عیسیٰ کے ساتہہ علاقہ رکہتی نہین - اسلئے کہ انہون بنی اسرائیل کی اولاد سے ہین بنی اسرائیل کی بہائیون کی اولاد سے نہین - سواے اسکے یہ پیشگوئی اس نبی کے ساتہہ متعلق ہونگی جو موسیٰ کے مانند آدم زاد اور جوانمرد ہو ورنہ اس نبی کی ساتہہ جسمین کہ صفات موسیٰ کی نہون اب ہم پوچہتے ہین ای عیسوی صاحبو فرماؤ کہ عیسیٰ خدا کی بیٹے ہین یا انسان کے بیٹے تم انکو خدا کی بیٹے کہین سو صورت مین یہ پیشگوئی ہرگز ان سے متعلق ہوسکتی نہین برخلاف اسکے انکو انسان کے بیٹے کہین تو انجیل جہوٹی ہوتی ہے درصورتیکہ تم ان دونو باتون مین سی ایک بات پر قایم نہ رہکے سانپ کی موافق ادہر ادہر کشمکش کرین تو کج بحثی و سینہ زوری متصور ہوگی - تمہو مچہلی سانپ کو سر مچہلی کو دم بتلاتی ہو سر یکامت بتلاؤ ع دو رنگی چہوڑ دے یک رنگ ہو جا - یہ پیشگوئی سب طرح سی نبی صلعم کے ساتہہ علاقہ رکہتی ہے نہ عیسیٰ سی - دیکہو موسیٰ جوانمرد بہادر تہے ویسا آنحضرت بہی تہی نہ عیسیٰ اور موسیٰ دشمنون سے جہاد کرکے غالب ہوئے ویسا آنحضرت بہی ہوئے نہ عیسیٰ بلکہ دشمنون کے ہاتہہ سی مار کہائے - اور کتاب شریعت توریت کی موسیٰ کو ملی ویسا کتاب قرآن آنحضرت کو ملی جسمین احکام الٰہی حرام و حلال وغیرہ کی ہین نہ عیسیٰ کو - موسیٰ صلب سے باپکے پیدا ہوئی ویسا آنحضرت بہی پیدا ہوئے نہ عیسیٰ موسیٰ والدہ سی جدا ہوکے عبرانی عورت کا دودہہ پیکے بڑے ہوئی ویسا آنحضرت بہی والدہ سی جدا ہوکی حلیمہ سعدیہ کا دودہہ پیکے بڑہے نہ عیسیٰ - اور پراگندہ اور منتشر تہے سو بنی اسرائیل کو موسیٰ فراہم کرکے ایماندار بنای ویسا منتشر تہے سو بنی اسماعیل کو آنحضرت فراہم کرکے مسلمان بنای نہ عیسیٰ - اور موسیٰ کو کوہ سینا یعنے کوہ طور پر وحی نازل ہوئی آنحضرت کو

کو وہ حرہ مین نازل ہوئی نہ عیسیٰؑ کو۔ مگر انہون نے معافی گناہونکے واسطے یحییٰؑ کے توسل سے اردن کی ندی مین اصطباغ یعنے
غوطہ کہایا۔ موسیٰؑ کفار کی اذیت سی وطن سی ہجرت کرکے مدیان کو گئے ویساہی آنحضرت بہی وطن سے ہجرت کرکے مدینہ کو گئے
نہ عیسیٰؑ۔ مگر انہون نے وطن کے اندر میدان ابرام ہی جا بیٹہے۔ اور موسیٰؑ ماںباپ سی پرورش ہوئے نہین ویساہی آنحضرت۔
والدین سے پرورش پائے نہین مگر عیسیٰؑ نے تیس ۳۰ سالکی عمر تک ماں مریم باپ یوسف نجار سی پرورش پایا۔ اور
موسیٰؑ بعد شادی کے اپنی عورت صفورہ کے گہر مین بود و باش کئے آنحضرت اپنی عورت خدیجہ کے گہر مین بود و باش کئے۔
نہ عیسیٰؑ شادی کئے نہ عورت کے گہر رہے۔ موسیٰؑ وفات کے بعد قبر مین دفن ہوے ویساہی آنحضرت بہی وفاتکے بعد قبر مین
دفن ہوئے القصہ جتنے اوصاف حمیدہ و خصایل پسندیدہ موسیٰؑ مین تہے وہ سب نبی صلعم مین تہے انمین سی ایک صفت بہی
عیسیٰؑ مین نہ تہی۔ باوجود اسکے عیسائیان کہتے ہین کہ اس پیشگوئی مین انکے لئے انکے بہائیون مین سی تجہہ سا ایک نبی برپا
کرونگا کرکے مذکور ہونیکے سبب سی وہ پیشگوئی بنی اسرائیل کی اولاد مین پیدا ہوئے سو عیسیٰؑ کے ساتہہ علاقہ رکہتی ہے نہ نبی صلعم
کے ساتہہ اسلئے کہ آنحضرت بنی اسرائیل سے نہین ہین انتہا۔ ای صاحبو یہ تصور تمہارا صرف غلط ہی جانئے کہ بنی اسرائیل
کے بہائیان بنی اسماعیل ہوتے ہین تمثیل اسکی اس طور پر ہی کہ کسو نے علی کو کہے کہ بنی حسین کے لئے مین انکے بہائیون مین سے
تجہہ سا ایک پہلوان تیار کرونگا انتہا۔ اس قول سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ وہ پہلوان بنی حسین مین ہو نہین سکتا مگر انکے بہائی
حسن کی اولاد مین ہوگا انتہا۔ ای صاحبو انکے لئے کرکے اس پیشگوئی مین مذکور ہے سو ضمیر کا مرجع بنی اسرائیل ہین اور انکو بہائیون
مین ایکے مذکور ہی سو ضمیر کا مرجع بنی اسماعیل ہین کیونکہ بنی اسرائیل کے بہائیان بنی اسماعیل اور زمران وغیرہ ہین۔ اسلئے کہ
اسحاق و اسماعیل و زمران فرزندان ہین ابراہیمؑ کے اور وی اور انکی اولاد باہم بہائیان ہوتے ہین اس قبیل کے الفاظ توریت
مین بہت جاے آئے ہین چنانچہ کتاب پیدایش ۱۶ باب ۱۲ ورس کہ وہ یعنے اسماعیل اپنے سب بہائیون کے یعنے اسحاق
و زمران وغیرہ کے سامنے بود و باش کریگا ۲۵ باب ۱۸ ورس کے آخر مین لکہا ہی کہ انکا قطع زمین انکے سب بہائیون کے سامنے
پڑا تہا۔ انتہا۔ اس ورس کے ماقبل مین سو ورس تک کے ملاحظہ کرنیسے ظاہر ہوتا ہی کہ اوس ورس مین اسحاقؑ کی اولاد کو اور زمران
وغیرہ کی اولاد کو اسماعیلؑ کی اولاد کے بہائیان لکہا ہی سوا اسکے کتاب استثنا ۲ باب ۴ و ۸ ورس خدا نے بنی اسرائیل کو اسکے
بہائی عیسو کی اولاد کو باہم بہائیان قرار دیا ہی انتہا۔ بدستور اس پیشگوئی مین انکے لئے جو کہا ہی وے بنی اسرائیل ہین انکو بہائیون
مین جو کہتا ہی وہ بنی اسماعیل ہین یہ نا سمجہکر پادری فنڈر اور پادری رجب علی کہتے ہین کہ الفاظ مذکور سے بنی اسماعیل مراد نہین
انتہا۔ یہ غلط فہمی اور خصومت دینی ہے **فائدہ** اس پیشگوئی کے بابت مین دو فقرے کتاب استثنا مین مذکور ہین ایک
یہ ۱۸ باب ۱۵ ورس خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بہائیون مین سے میری مانند ایک نبی برپا کریگا

یہ قول موسیٰ کا ہی جو بنی اسرائیل طرف خطاب کرکے فرمائے تہی - دوسرا یہ ۱۸ ورس مین انکے لئے انکے بہائیون مین تجہہ سا ایک نبی
برپا کرونگا الخ یہ قول خدا کا ہی جو موسیٰ سے کہا گیا انتہا - اس صاحب ۱۵ ورس کی عبارت مین تیرے درمیان سے کرکے مرقوم ہے
سو فقرہ ۱۸ وین ورس کی عبارت مین مرقوم نہین وہ فقرہ یقیناً تحریفی ہے صحیح نہین اسکے اثبات پر چند عمدہ دلایل ہین - پہلے
یہ کہ پطرس حواری کی کلام مین وہ فقرہ داخل نہین دیکہلو اعمال رسول ۳ باب ۲۲ ورس اور استفان حواری کی کلام مین بہی
وہ فقرہ داخل نہین دیکہلو اعمال رسول ۷ باب ۳۷ ورس سوا اسکی توریت مقدس کا سب سے قدیم اور پرانہ ترجمہ یونانی
یعنے سپٹواجنٹ اسمین بہی وہ فقرہ نہین ہے اور ایک پرانہ معتبر ترجمہ توراۃ کا ہی جو مسیح سے تین سو برس پیشتر لکہا گیا چنانچہ
حواریون نے اسکو معتبر جانکر اپنی تصنیفات مین اس ترجمہ سے اکثر نقل و سند لیا ہی اور یہودیون مین بہی ترجمہ درس و تدریس
مین تہا اسمین بہی فقرہ متنازعہ فیہ داخل نہین الغرض ثابت ہو چکا کہ وہ فقرہ اصلی نہین تحریفی ہے - تنبیہ پادری
عماد الدین اپنی بنائی ہوئی کتاب تحقیق الایمان مین لکہتا ہی کہ عیسائی کہتے ہین کہ محمد صاحب کی پیدایش کے چہہ سو سال
کے آگے عیسیٰ اس خبر کو یعنے پیشگوئی کو اپنے حق مین بتلا چکے ہین انتہا - یہ صرف غلط ہی اور تہمت ہی عیسیٰ پر اگر یہ سچ ہو تو
وہ کس انجیل مین ہی بتلا دو - اس جہوٹ کو مستر دینکرکے عماد الدین اس اپنی کتاب مین تحریر کیا ہی سو عقل کی خوبی ہی - اس پیشگوئی
کے بابت مین اہل اسلام کے دعوی کی برخلاف پادری رجب علی ایک کتاب تالیف کیا ہی نام اوسکا تشریف تثلیث ہے اسمین
بہت یاوہ گوئی کیا ہی - اور اسکے پہلے باب مین پہلا اعتراض یہ ہی کہ محمدی دعوی کرتے ہین کہ ماں باپ سے پیدا ہونے مین اور
زن و فرزند رکہنے مین محمد صاحب موسیٰ کے مانند ہوتے ہین انکا یہ دعوی غلط ہی ویسا ہو تو تمامی بنی آدم کیا کافر کیا بت پرست
سب کے سب ان ہر دو بابت مین موسیٰ کے مانند ہو سکتے ہین نہ صرف محمدؐ اور اسمین اسکو کچہہ خصوصیت نہین انتہا - جواب اسکا
یہ ہی کہ وہ اعتراض اس منکر کا مہمل ہے کیونکہ سب بنی آدم موسیٰ کے مانند اگرچہ والدین سے پیدا ہوئے اور ہوتے آتے ہین اور زن
و فرزند رکہتے ہین - لیکن اسی ایک سبب سے وے مثل موسیٰ کے ہو نہین سکتے کیونکہ انہین پورے صفات و کمالات موسیٰ کی نبی صلعم
مین تہے سو کسیکا نہین ہین اب فرمائے کہ روح کی مدد سے ہر ایک موسم مین بے باپ کے کیڑے پتنگے پیدا ہوتے آتے ہین - آیا وے سب
عیسیٰ کے مانند ہو جاوینگے کیا - اور موسیٰ جوانمرد اور پیغمبر اور مجاہد اور صاحب کتاب اور صاحب شریعت تہے وے سب صفات
و علامات نبی صلعم مین تہے - نہ دوسرے کسی بشر مین - یہ سو مانند آفتاب کی تابان و درخشان ہے - شپرک کی مانند اس سے چشم پوشی
کرنا اور موسیٰ کی صفات سے کچہہ بہی نسبت نہین سو عیسیٰؑ کو انکی ساتہہ منسوب کرنا بڑی زبردستی ہے معلوم باد کہ اس جہگڑے
مین مقصد صرف زن و فرزند رکہنے سے ہی نہ متعدد زنان رکہنے سے یہ نا سمجہکر کثرت عورات انکا اور ماریہ قبطیہ کا بیان بدطوری سے
رجب علی لکہا ہی سو اسکی حرامزادگی ہے انکے جوابات اس رسالہ کے فصل دہم کے ساتوین سوال کے جواب مین اور بہی رجب علی

لکہا ہی کہ اللہ کی طرف سی نازل ہونا قرآن کا آجتک ثابت نہین ہوا انتہا یہ اعتراض بہی اسکا ہیچ و پوچ ہی ع دماغ
بیہودہ بجنت و خیال باطل بست ۞ خود قرآن مجید کی احکام حمیدہ اسکی منزل من اللہ ہونے پر دلالت کرتے ہین اور اسکے
ثبوت کی بابین علماء محمدی نی رسالہ لمن داؤدی وغیرہ بہت کتب تصنیف و طبع و مشتہر ہوی ہین انکا جواب رجب علی تو
کیا چیز اسکے پیشوایان عماد الدین وغیرہ پادریان دینے سے عاجز ہو بیٹھے ہین - اور وہ جو رجب علی کہتا ہی کہ شریعت محمدی
شریعت موسیٰ و عیسیٰ کے مانند نہین ہی انتہا - یہ اسکی غلط فہمی ہے شریعت محمدی سب شریعتون سی اعلی و اولی ہے - ملت
مسیحی مین تو شریعت کی بو باس نہین اور حلال و حرام کا قید نہین پہر شریعت کا دعوی کرنا حماقت ہی اور شریعت عیسائیونکی
انکی نفسانی خواہش پر موقوف ہی چنانچہ رومیونکی خط کا ۱۴ باب ۱۴ ورس کوئی چیز ناپاک نہین ناپاک جانتا اسکے لئے ناپاک ہے
اور پہلا قرنتیون ۱۰ باب ۲۵ و ۲۷ ورس کہ جو کچہہ قصابون کے دکانین بکتا ہی اور بے ایمانون کی ضیافت مین جو کچہہ موجود ہووے
کہاؤ پیئے امتیاز مت کرو انتہا اور یہی مسلمانونکو دہوکا دینے کیلئے رجب علی لکہتا ہی کہ کتاب استثناء ۱۷ باب ۱۷ ورس کہ بہت عورتان
مت کرو برخلاف اسکے محمد صاحب چودہ ۱۴ عورتان رکہتے تہی اور موسیٰ کی شریعت مین حرام ہی سو اونپہ شرع محمدی مین حلال ہونیسے
شریعت محمدی موسیٰ کی شریعت کی مانند ہو نہین سکتی انتہا - یہ اعتراض اسکا صرف بیجا ہی اسلیئے کہ ایک نبی کی شریعت کے احکام
دوسری نبی کی شریعت مین رہنے کی شرط کسی کتاب مقدس مین مذکور نہین اگر ہو تو بتلا دو - توریت مین ختنہ کا حکم تاابد تمام آیا ہے ملت
عیسوی مین وہ مردود ہوا اس سبب سے ملت عیسوی مین کیا قصور آگیا دوسرا یہ کہ ورس مذکور مین بہت عورتان کرنیکی ممانعت آئی ہے
سو فقط اس شخص کو خصین ہے جو بنی اسرائیل کے واسطے خدا کی طرف سی بادشاہ مقرر ہوگا نہ وہ حکم سب بنی اسرائیل کیلئے آیا ہے
اس بابت کی صداقت باب مذکور کی فقرات کو تمام و کمال مطالعہ کرنیسے ثابت ہوتی ہی - اگر وہ حکم تمامی لوگ کو خصین ہوا ہوتا تو حضرت
داؤد و سلیمان وغیرہ انبیاء علیہم السلام جو کثرت سی عورتان لئے ہین سو ہرگز نکرتے - یہ نا سمجہکر رجب علی جو لکہا ہی کہ نبی صلعم چودہ
عورات رکہتے تہی سو خلاف شریعت موسیٰ کے ہی یہ اسکی نادانی ہے اور آنحضرت چہار عورات تک نکاح کرنے کا حکم امتیون کو دئیے
سو نہایت درست و معقول ہے اسکا بیان فصل دہم کی ساتوین سوالکے جواب مین مفصلاً مرقوم ہی اور یہی رجب علی لکہتا ہے
کہ موسیٰ جہاد کا فتوی کبہی نہین دیا اور توریت مین بہی جہاد کا حکم ہوئی نہین - مگر قوم اموری اور قوزی رہتے تہی ملک موروثی لیکے
واسطے خدا کی حکم سی جنگ کیا اور انکو نیست و نابود کریا نہ کہ یہودی بنانیکے لئے - برخلاف اسکے محمد صاحب نے لوگون کو مسلمان بنانیکے
لئے جہاد کیا اس صورت مین محمد صاحب ہرگز موسیٰ کے مانند نہین ہونا انتہا - یہ اعتراض بہی اسکا صرف بیجا ہی شاید شراب کی مستی
کی حالت مین یا سور کا گوشت کہایا تہا سو سرکی مین ویسا لکہدیا کیونکہ اولاً موسیٰ کے جہاد سے انکار کیا پہر بتاتا ہی خدا کی مرضی
کے موافق اموریان وغیرہ سی موسیٰ جنگ کیا اور انکو نیست و نابود کردیا - ارے میان ویسا ہو تو ملک گیری کیلئے فقط مردون سے

جنگ کرنا اور انکو قتل کرنا تہا مگر انکے بیگنہ عورت بچونکو اور جانورونکو قتل کرنے کا سبب کیا تہا سو آگے اسکے کتاب گنتی ۳۲ باب ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۳۳ ورسونکی عبارت سے ظاہر ہوتا ہی کہ جنگ کرکے فتح یاب ہووین تو بے گنہ ہونگے ویسا نکرین تو خدا کے گناہ گار ہونگے جب جیسا موسی دشمنونسے جنگ کئے ویسا نبی صلعم بہی خدا کے حکم سے دشمنان دین سے جنگ وجہاد کئے جنگ کرنیکی بابت مین نبی صلعم موسیٰ کے مانند ہوتے ہین ہان موسیٰ تو املاک دنیوی کے لئے جنگ کئے آنحضرت دین حق کیلئے جنگ وجہاد کئے یہہ جہاد موسیٰ کے جنگ پر فضیلت رکہتا ہی اس تشبیہ مین مقصود محض جنگ ہی ہے خواہ وہ جنگ ملک کے واسطے ہو یا دین کے یہ نا سمجہہ کر جنگ کی بابت مین نبی صلعم موسیٰ کے مانند ہو نہین سکتے کہنا بیوقوفی ہے اور جنگ وجہاد کی فضیلت اس رسالیکے فصل اول مین پطرس کے احوال مین اور فصل دہم کے ستترہوین سوال کے جوابمین مفصل مرقوم ہی۔ اور بہی لکہتا ہی کہ موسیٰ اپنی موت سے فوت ہوا لیکن محمد صاحب زہرآلودہ گوشت کہانیسے وفات کیا لہذا محمد صاحب موسیٰ کے مانند ہو نہین سکتا۔ انتہا۔ یہ اعتراض بہی رجب علی کا غلط ہی۔ اجی کچہہ پادری ذرا سنئے نبی صلعم تپ کی بیماری سے وفات پائے نہ زہرآلودہ گوشت کہانیسے۔ یہودیہ عورت جو حاضر کی تہی وہ گوشت خود حضور مین عرض کیا کہ مت کہاؤ کہ مجہہ مین زہر ملا ہی پس آنحضرت اسکو تناول فرمائی نہین آپ اسکو کہائے کہنا صرف بہتان ہی الغرض اس تشبیہ مین بہی مراد موت سے ہی نہ بیماری سے و زہرآلودہ گوشت کہانیسے۔ اب جاننے کہ نبی صلعم مثل موسیٰ ہونے کی بابمین جتنے مشابہات کہ ہم اس پیشگوئی کے تشریح کے شروع مین تحریر کئے ہین ان مین سے چند تشبیہات کے ابطال مین رجب علی دلایل جہلہ اپنے رسالہ شریف نستنبین مین جو لکہا ہی اسکا جواب جسقدر کہ لکہنا تہا ہم یہان لکہہ چکے اور جو کچہہ کہ بہ طور یاوہ گوئی کے لکہا ہی اور واہی تباہی بکا ہے ان سبکے جوابات ہمارے اس رسالہ منشور اسلام کے فصلونمین بر موقعہ ساتہہ دلایل نقلی وعقلی کے مرقوم ہو چکے ہین اعادہ اسکا تحصیل حاصل جانکر چہوڑ دیے اور اس رسالہ شریف نستنبین کے رد یات مین جناب مستطاب مولوی محمد مرزا موحد صاحب دام فیوضہم نے ایک رسالہ بہت اچہا تالیف فرمایا ہے نام اوسکا نور محمدی ہی سبحان اللہ وہ عجب دندان شکن رسالہ ہی دیکہنے سے تعلق رکہتا ہی ہر جواب اسکا باصواب ور ہر سوال اسکا لاجواب ہی لَعنَ اللهُ علی الملحدین المنکرین آمین

فصل دوازدہم

یہ فصل بیانمین عیسوی فرقونکو اور انکے عقیدونکے ہی۔ مخفی مبادکہ اگرچہ اہل اسلامیہ فرقے والے صاحبونکو بعض بعض عقیدونمین باہم اختلاف ونزاع ہی مگر خدا کی وحدانیت مین اور قران مجید خدا کا کلام ہونے مین اور محمد صلعم کی نبوت ورسالتمین متفق ہین اسمین کسی ایک فرقے والے کو خلاف وشک نہین جیسا کہ عیسائی مذہب کے فرقے والونکو انکے اصول وایمان وکتب مین اختلاف

وانکار ہی کتاب ہدایت المسلمین جو تالیفات سی عماد الدین پادری کی ہے اور اسکے اقوال کو عیسائی بدل و جان قبول لیتے ہین اپنے کتاب مذکور کی ۲۴۴ صفحہ مین لکہا ہی کہ بہتر فرقہ انکا دین محمدی مین ہونا قرآن کی لئے کچہہ مضر نہین اور ۲۰۵ صفحہ مین ہی کہ بس ایسے بد عقیدون سی وہ شریر فرقی کی بابت سی مسلمان لوگ قرآن پہ شک نہین کر سکتے اور ۲۶۱ صفحہ پر ایک مذہب مین کئی کئی طرح کے لوگ ہوا کرتے ہین چنانچہ ہمارے عیسوی مذہب مین بہی کئی طرح کے لوگ ہین انتہا ۔ ای عیسوی صاحبو جو شخص کہ خدا کے یا رسول کا یا قرآن کا انکار کری وہ مسلمان نہین ہی بلکہ کافر ہے ایسا ہو تو بیشک منکر خدا اور رسول و قرآن کا مومن و مسلمان ہم اور حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی و نقشبندی و چشتیہ وغیرہ بزرگوار وںکو جو معتقد خدا اور رسول و قرآن کے ہین جدا جدا فرقے سمجہکر بہلا ڈیڑہ ۱۵۰ سو فرقے قرار دیکر پادری عمویل اور حبیب علی اپنی بنائی ہوئی کتاب آئین اسلام مین جا لکہے ہین سو صرف بیجا ہی اور ایلہ فریبی ع ولیکن قلم درکف دشمن است ۔ ایسا لکہنے سی مقصد انکا یہ پایا جاتا ہی کہ مذہب عیسائی مین بیشمار فرقے ہو جانیسے اسکے اصول بیان ہین جیسا کہ اختلاف عظیم واقع ہوا ہی ویسا ہی دین محمدی کی اصول و ایمان مین بسبب کثرت فرقونکے اختلاف سمجہا جاوے اگر وہ یہ تصور نہ ہوتا تو اپنے اوقات عزیز کو اس باطل و لا حاصل کام مین تلف نکرتے اور نشانہ ملامت ہوتی دین محمدی ایک دریا ہی فراوان ہی کوئی نجس اور پلید اسکو نجس نہین کر سکتا اور کسی کا بد کہنا بد نہین کرتا ع دریائے فراوان نشود تیرہ بسنگ اور اس کتاب مین لکہتے ہین کہ مذکور ڈیڑہ ۱۵۰ سو فرقونمین سے قاسمیہ وغیرہ آٹہہ فرقے والی واجب الوجود ہونیسے خدا کی اور سحابیہ وغیرہ ۱۴ فرقے والے محمد صلعم کو نبی برحق و شافع روز قیامت ہونیسے اور معتزلہ وغیرہ پندرہ فرقے والی قرآن مجید کلام الہی اور الہام ربانی ہونیسے منکر ہین ۔ ای صاحبو بالا مذکور ہوئے سو جملہ ۳۰ فرقے ہوئے وہ جاتو باقی ایکسو تیرہ فرقے والون کی عقائد کا حال پادری صاحبان تفصیل وار بیان نہین کئے ۔ شاید کہ وہ انکو مفید مطلب نہین ۔ ای پادری صاحبو عقل دور اندیش کو مت چہوڑو اور انصاف سی فرماؤ جو فرقے والی کہ واجب الوجود الہی کے اور محمد صلعم کی نبوت و شفاعت کی اور قرآن مجید کلام الہی ہونیکے منکر ہین وی سب کافر ہین مسلمان نہین انکو مسلمان فرقونمین محسوب کرنا جہالت و حماقت ہی ۔ اس بحث مین اعتراض عیسائیون کا یہ ہی کہ خدا کا یا قرآن کا یا محمد صلعم کی رسالت کا منکر فرقہ اہل اسلام مین داخل نہین ہو سکتا ہی تو انجیل کا یا تثلیث کا منکر کب عیسویون مین داخل ہو سکتا ہی جواب سکا یہ ہی کہ وہ سچ ہے کہ اصل قرآن موجود ہی تو پہر جو شخص اسکو خدا کا کلام نہ مانے اور اسکی صداقت کا انکار کرے وہ البتہ کافر ہے اور فرقہ اسلام سے نہین ہے ہان جس صورت مین کہ اصل قرآن مفقود ہو جاتے اور کئی مدت کی بعد صحابہ سے قرآن تالیف ہووی اور اسمین تحریفی واقع ہو جاوی ویسے قرآن کا انکار کرنیوالا مسلمان مسلمانی سے ہرگز کافر نہ ہوگا بہ سنمود اصل انجیل جس کا وعظ عیسیٰ کرتے تہے موجود رہتی تو اسکے منکر کو مذہب عیسوی مین شمار کرنا جایز تہا ۔ وہ انجیل تو جہان سی مفقود و نابود ہی ۔ مگر عیسیٰ آسمان پہ عروج فرمائی سو کئی سال کے بعد حواریان اور غیر حواریان

"تالیف کئی سوا اناجیل اربعہ کتب سیر کے مانند ہین اور پولس وغیرہ کی خطوط مثل پند ونصایح کے ہین نہ کلام الٰہی کے۔ انکو لکھنے کو روح قدس کی تائید کی حاجت نہین اور انکے ترجمات زبان مختلفہ مین ہو کر مروج ہین۔ نام مترجم کا بھی معلوم نہین کہ وہ کون تھا اور کس قوم وقابلیت کا تھا اس صورت مین جو شخص کہ عیسیٰؑ کی پیغمبری وعصمت وبزرگی کا اور بے باپ کے پیدا ہونے کا اور آسمان پہ عروج کرنے کا پھر دنیا مین نزول فرمانے کا قایل ومعتقد ہو اگر اسنے اناجیل مذکورہ کی صداقت مین شک وشبہہ وانکار کیا تو بھی اسکو عیسائی مذہب مین داخل کرنا واجب ولازم ہے کیونکہ اسنے اصل انجیل کا منکر نہین مگر انجیل مصنفہ حواریان کا منکر ہے یہانتک کہ بیان سے حال منکران وغیر منکرانِ اناجیل مروجہ کا ظاہر ہو چکا اب باقی رہا حال منکرانِ الوہیت عیسیٰؑ والوہیت روح القدس کا چونکہ الوہیت ان ہر دو کی اناجیل سے یا قول مسیح سے ثابت نہین ہوتی ہے۔ اور یہ عقیدہ منصوص بھی نہین ہے لہذا جو عیسائی کہ انکا انکار کرے اسکو غیر عیسوی کہنا جایز نہین۔ پادری صاحبان مذکور جیسا کہ منکران خدا ورسول و قرآن کو اور غیر وغلط فرقون کو مسلمان فرقون مین ملا کر جملہ ایکسو پچاس فرقے قرار دیتے ہین ویسا اگر ہم بھی باطل ملت والونکو عیسوی فرقونمین جمع کرین تو صدہا فرقے ہوسکتے ہین۔ ہم اس فعل شنیعہ کے مرتکب نہوکر جسقدر حق وسچے عیسائی فرقے ہین انمین سے تھوڑی کتاب انعام عام مصنفہ جناب مولانا سید محمد ابو المنصور صاحب اور اردو کتاب وید ساستر سار سے جو تالیفات سے تکمیل پذیر ہوئی ہے اور پالم کوٹی مین سنہ ۱۸۶۲ع مین طبع ہوئی ہے انتخاب کرکے تحریر کرتے ہین تاکہ اسکے مطالعہ سے اصلیت مسئلہ تثلیث کی اور عدم الوہیت مسیح وروح القدس کی اور دوسرے عقیدونکی ناظرین پر منکشف ومشہود ہوجاوے عیسائی فرقونکے نام اور عقیدے یہ ہین انمین سے انجیل کو قبول نہین سو فرقے یہ ہین **گلتیان** اس فرقے کے عیسائی مانتے تہے سوا انجیل سے جلد پھر کے دوسری انجیل طرف جلد مایل ہوگئے **گلتیون** پہلا باب ۶ درس **ابیونی** اس فرقے کے عیسائی صرف متی کی عبرانی انجیل کو مانتے تہے اور نسب نامہ مسیح نہ تہا۔ اور پولس کے نامجات کو رد کرتے تہے اور پولس کو توریت سے پھرا ہوا کہتے تہے اور اسکو دانا ونیک آدمی نہ جانتے تہے۔ رومن تواریخ کلیسا صفحہ ۷ و تفسیر لارڈنیر مطبوعہ سنہ ۱۸۲۷ع جلد ۶ صفحہ ۳۸۳۔ **مانیکی** اس فرقے کے عیسائی کتاب اعمال رسول کو نہین مانتے۔ **سریانی** اس فرقے کے عیسائی نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم وسیوم یوحنا اور نامہ یہوداہ اور نامہ یعقوب ورمکاشفات یوحنا کو نہین مانتے۔ نیاز نامہ مصنفہ پادری صفدر علی مطبوعہ سنہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۲۲۱۔ **ولنٹی نیس۔ سونتری نیس** ان دونو فرقون کے عیسائی کتاب اعمال رسول کا انکار کرتے ہین اور اسے معتبر جانتے نہین۔ **ناصری**۔ اس فرقے کے عیسائی صرف عبرانی انجیل متی کو مانتے تہے اور وہ اس انجیل مروجہ سے مختلف تہی۔ تاریخ موشیم جلد اول سنہ ۱۸۳۲ع ۔ **ادجن** اس فرقے کے عیسائی اپنے دین کی اصل حقیقت چھوڑکر عقیدہ عقلیہ افلاطونی مان لئے تہے۔ اردو تواریخ کلیسا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۸ع

صفحہ ۱۸۶ - اس ارجن کے وقت مین عیسائیون مین جعلی کتابین تصنیف کرکے حواریون وغیرہ کی نام سی مشہور کرنے کا دستور زیادہ رایج ہوا اور چہہ سو برس تک جاری رہا اردو تاریخ کلیسا صفحہ ۱۸۴ و ۱۸۵ **پولوطنس** اس فرقے کی عیسائی لو پورفیری کے فرقے مین شامل ہوگئے جس نے دین عیسوی کے خلاف کتابونکے لکہنے مین شہرہ پایا تہا اور اردو تواریخ صفحہ ۱۸۷ یہ فرقے والے انجیل کو جہوٹی کہانی جانتے تہے - **کربوکراطس** اس فرقے کی عیسایان انجیل کی مخالفت مین سب سے زیادہ سبقت کئے - رومن ترجمہ قرآن و حاشیہ علماے نصاری مطبوعہ الٰہ آباد ۱۸۴۴ء صفحہ ۳۸ **الوجین** اران صاحب اپنی تفسیر مین لکہتے ہین کہ اس فرقیکے عیسائی انجیل یوحنا و نامجات یوحنا کو منکر ہے - **مارسیونی** اس فرقے کی عیسائیان انجیل لوقا سی اول کے دو باب نکالدالے اسلئے کہ انہین مسیح کا پیدایش نامہ جو مرقوم تہا انکی عقیدیکے خلاف تہا وہ کہتے تہے کہ مسیح مریم سے پیدا نہین ہوا - بلکہ پچاس برس کی عمر کا ہوکر غیب سے اس جہان مین آگیا ہدایت المسلمین صفحہ ۲۵ و ۷۵ **نزادی** اس فرقیکے عیسائی پولس کی نامجات کو مانتے نہ تہے اور اسکو مکار کہتے تہے اور بولتے تہے کہ اسنے بت پرست تہا ایک زاہد یہودی کی لڑکی پر عاشق ہوکے اسسے شادی کرنیکے ارادے یہودی ہوا اور اپنا ختنہ کرا لیا چونکہ وہ مراد برنہ آئی یہ نصارا بنا اور یہودیونکے ملت کے برخلاف کلمات کرنا شروع کردیا وقایع پولس مصنفہ پولنجر صاحب باب ۲ — **بولی ٹرین** اس فرقیکے عیسائی باب اول و دوم انجیل متی کو الحاقی بتاتے ہین ہدایت المسلمین صفحہ ۲۵ کو بتلون کہتے ہین کہ اس فرقے کا بانی کرن ٹہس کے عقیدون کو رد کرنے کیواسطے انجیل یوحنا کی تصنیف ہوئی اور ڈیونیسس کہتا ہے کہ اسی نے کتاب مکاشفات تصنیف کرکے یوحنا کے نام سے مشہور کی مفتاح الکتاب **تنبیہ** اب جانئے کہ مذکورہ بین سو جملہ پندرہ فرقے والونمین سے چند فرقے کی عیسائیان بعضے انجیلونکو اور بعضے نامجات حواریونکو نامقبول جانتے ہین اور بعضے عیسائیان پاس وہی مقبول ہین اور انکے پاس مقبول ہین سوانجیلان و نامجات انکی پاس نامقبول ہین اسصورت مین ہم کسکو صحیح اور کسکو غلط جانین اگر یہ سب انجیل و نامجات روح قدس کی تائید سے لکہے جاتے یا الہام الٰہی سے ہوتے تو انمین ہرگز تناقض و تخالف نہوتا لہذا یہ سب حواریون کی حسب خواہش تصنیف و تالیف ہوئے ہین نہ کلام الٰہی ایسے بڑا فتنہ انجیل و نامجات جو اس زمانے مین ہر کہین پہیلے ہین انکو پروٹسٹنٹ عیسائیان صحیح اور کلام الٰہی جانکی اہل اسلام سے ناحق جہگڑتے ہین اور ملت عیسوی کو دین محمدی پر فضیلت دیا چہتے ہین - یہ سوانکی عقل کی خوبی ہے ع ہر کسی مصلحت خویش نکو میدانند عیسٰی کی الوہیت کو قبول نہین کرتے اور انکو انسان جانتے ہین سو عیسوی فرقے یہ ہین - **ابیونی** اس فرقے کی عیسائی حضرت کو محض آدمی جانتے تہے - رومن تواریخ کلیسا ۷۰ و ۹ **دوکیٹی** اس فرقے کی عیسائی کا عقیدہ یہ تہا خدا سے کتنے درجونکی روحین باقوم بنام ایون کی نکلین منجملہ انکی ایک مسیح تہا - اور وہ عیسٰی پر بعد اصطباغ کے اترا - اور وہ قبل مصلوبی عیسٰی کی پہر آسمان پہ

چڑھ گیا - رومن تواریخ کلیسا صفحہ ۹۶ ا ریوس اس فرقیکے عیسائی اور انکو تعلیم یافتہ یعنے فرقہ یا جوجی اور سٹوبوی - برگنڈی - لنگو برڈی - ونڈلی - اس پانچ فرقونکے اور یونومیان - اور ہمی می کیبر تویس اور یوسیبیان ان تین فرقونکے عیسویان حضرت عیسیٰ کی الوہیت سے برملا انکار کئے رومن تواریخ کلیسا صفحہ ۱۴۹ - اورلب تواریخ جلد دوم مطبوعہ ۱۸۲۹ء صفحہ ۲۸ - نیسٹویارنی اس فرقیکے عیسائی کہتے تہے کہ مسیح مین الوہیت و انسانیت باہم پیوستہ نہین صرف متعلق ہین رومن تواریخ کلیسا صفحہ ۱۵ یعقوبی اس فرقیکے عیسائی کہتے تہے کہ مسیح کی دو علیحدہ ذاتین نہین تہین مگر مجسم ہونیکے وقت اسکی الوہیت اور انسانیت ایک ہی ذات مین ملگئی اسکے شاگردان سب کے سب کلیسا سے جدا ہوگئے اور امینیہ سے مصر تک پہیل گئے اور اب بہی بہت سے یعقوبی عیسائی ان ملکون مین رہتے ہین - رومن تواریخ کلیسا صفحہ ۵۰ ایونی ٹرین اس فرقیکے عیسائی جنکی کلیسا ہندوستان مین بہی ہے اور صرف خدا کی طرف الوہیت کو منسوب کرتے ہین وبسٹر ڈکشنری صفحہ ۱۲۰۷ اسامی نین اس فرقیکے عیسائی حضرت عیسے کو صرف انسان اور الہام یافتہ کہتے تہے وبسٹر ڈکشنری صفحہ ۱۰۴۹ کرنیتون اس فرقے کا بانی کرنتہیس تہا - اسکے عقیدے طرح بطرح کے تہے اور یہہ بہی کہتا تہا کہ خدا سے کئی روحین نکلین اور ایک خاص روح نے جسکا نام ڈیمبرگس تہا اس جہان کو بنایا - اور وہ اسرائیلیونکا خاص خدا تہا اور کرنتہس مذکور نے کہتا تہا کہ عیسیٰ فقط انسان تہا - اور وہ یوسف اور مریم کا حقیقی بیٹا تہا عیسیٰ اپنے سے پاہی بعد ایک برتر روح جسکا نام مسیح تہا اسپر کبوتر کی صورت مین اترا اور جب وہ روح عیسیٰ سے ملگیا تو اسنے یہودیون کے خدا ڈیمبرگس کے ساتہہ مقابلہ کیا اور اسکی ترغیب سے یہودیون کے سردارون نے عیسیٰ کو پکڑکر صلیب کہینچا - اور جب صلیب پر کہینچنے عیسیٰ کو لیے جاتے تہے تب وہ مسیح آسمان پر صعود کیا یعنے چڑھ گیا فقط عیسیٰ ذلت سے مارا گیا رومن مفتاح الکتاب مطبوعہ ۱۸۵۵ء صفحہ ۱۵۳ - نکلانیتون اور ارتمس ان ہردو فرقونکے عیسویونکو عقیدہ یہہ تہا یعنے عیسیٰ کی الوہیت کا انکار کرتے تہے اور عیسیٰ کو محض آدمی جانتے تہے مفتاح الکتاب و مکاشفات یوحنا ۲ باب ۱۵ درس ترتلیان اس فرقے کے عیسائی روح انسانی کو مادی اور مجسم جانتے تہے بلکہ خدا کو بہی مادی اور مجسم جانتے تہے اردو تواریخ کلیسا حاشیہ صفحہ ۱۷۱ - تہیوڈوٹس اور ارتمن ان ہردو فرقے کے عیسائی مسیح کو انسان جانتے تہے اردو تواریخ کلیسا حاشیہ صفحہ ۲۰۲ سبیلیوس - اس فرقے کا عقیدہ یہہ تہا کہ ذات خدا مین سے ایک خاص جز جدا ہوکر خدا کے بیٹے یعنے انسان عیسیٰ سے شامل ہوگیا - اور اسی طرح روح قدس کو بہی خدا کا ایک جز تصور کیا ایضاً صفحہ ۲۰۵ - ماربیونی اس فرقے کے عیسائیان کا تصور یہہ تہا کہ مسیح مریم سے پیدا نہین ہوا بلکہ پچاس برس کی عمر مین ہوکر بیسیج اس جہان مین آگیا مدایت المسلمین مطبوعہ لاہور ۱۸۸۲ء صفحہ ۵۵ و ۵۶ - برلیوس بوسٹرا اس

فرقے کے عیسائی مسیح کے وجود کو ازلی نہین جانتے ہین اردو تواریخ کلیسا مطبوعہ ۱۸۶۶ء حاشیہ صفحہ ۱۶۷ —
یونیٹرین اس فرقے کے عیسائی جنکی کلیسا ہندوستان مین بھی ہے تثلیث سے انکار کرتے ہین اور صرف
خدا کی طرف الوہیت کو منسوب کرتے ہین وبسٹر ڈکشنری صفحہ ۱۲۰۷ **پلس شمشاطی** اس فرقے کے عیسائی عیسیٰ
محض آدمی جانتے تھے **تنبیہ** اہل اسلام کا دعویٰ اور عقیدہ یہ ہے کہ عیسیٰ انسان تھے انہین الوہیت نہ تھی
اسکی صداقت پر مذکورہ بن سوے ۱۶ فرقے او تنبیہ کے نمبر مین مندرج ہین سوا آٹھ فرقے اور گیارہوین نمبر مین جو ملوکیہ
فرقہ جملہ پچیس ۲۵ فرقے کے عیسائی گواہی دیتے ہین کہ عیسیٰ انسان تھے نہ خدا۔ اس عقیدے کے خلاف پروٹسٹنٹ فرقے کے
عیسائی حضرت عیسیٰ کو خدا مانتے ہین سو عجیب و غریب عقیدہ ہے۔ روح قدس کی الوہیت کو قبول نہین کرتے اور اسکو اصل
جانتے ہین سو عیسائی فرقے یہ ہین۔ **کولنزیدنیس** اس فرقے کے عیسائی عرب مین تھے روح قدس کو تثلیث سے
نکالکے درعوض اسکے بی بی مریم کو داخل کرتے تھے اور انکے لئے ایک قسم کی روٹی تیار کرتے تھے **میریامایٹ** اس فرقے کے
عیسائی اور کولنزیدنیس کے بعضے عیسائی بی بی مریم کو بجای روح قدس کے تثلیث مین داخل کرتے تھے چنانچہ اسکا ذکر سورۂ
نساء کے ۱۷۱ آیت مین آیا ہے اور سیل صاحب نے ترجمہ قرآن کے مقدمہ مین تفسیر اسکی کی گئی ہے اور سولوین رکوع مین سورۂ
مائدہ کے بھی آیا ہے۔ ولیم میور صاحب شہادت قرآن مین تفسیر اسکی کئے ہین دیکھو۔ **مرقوسیہ** اس فرقے کے عیسائی
کا عقیدہ یہ تھا کہ خدا مشترک ہے درمیان عیسیٰ و مریم کے یہ تینون خدا ہین انتہا۔ ہدایت المسلمین صفحہ ۲۴۴ مصنف اسکا
پادری عماد الدین نے بھی کہین اس فرقے کو لا اصل و باطل نہین ٹھیرایا ہے۔ **پرکسیس** اس فرقے کے عیسائی کا عقیدہ یہ تھا
بیٹا اور روح قدس خدا کی ذات سے بطور قوتون کے نکلے۔ نہ یہ کہ روح قدس بیٹے سے نکلا روسی تواریخ کلیسا صفحہ ۹۷
دجین اس فرقے کے عیسائی روح قدس کی تاثیر کو ناچیز جانتے تھے انتہا **تنبیہ** مذکورہ پانچ فرقون کے عیسائی روح
قدس کو ناچیز جانکے اسکی درعوض بی بی مریم کو تثلیث مین داخل کرتے ہین اس سے عدم الوہیت روح قدس کی ثابت ہوتی ہے
آدم کا گناہ انکی اولاد کے لاحق نہوا کہتے ہین سو عیسائی فرقے یہ ہین۔ **پلگیوس** اس فرقے کے عیسائی کا عقیدہ یہ
تھا کہ انسان کی مزاج مین پیدائش سے گناہ کی اصلی خواہش نہین ہے۔ اور وہ حضرت آدم کی طرف سے طبیعت کی خرابی نہین پاتا
[illegible] بدن کی [illegible] ہر ایک انسان کے خاص گناہ ہونے کے سبب سے اور سبھون کو اچھی خواہش اور نیک کام کرنیکی طاقت ہے اس عقیدے کو
[illegible] کلیسا والون مین بہت لوگ اور اہل فرانس مان لئے ہین۔ ہندی تواریخ کلیسا مطبوعہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۰۵ و ۱۰۶
پلگیوس کے فرقے والون [illegible] کی تعلیم [illegible] کے باب ۱۲ [illegible] بالکل [illegible]
حضرت آدم [illegible] گناہ [illegible] حضرت عیسیٰ کے سبب نجات پانا [illegible] اور [illegible] بلکہ اس فرقے نے

توریت کی اس پیشگوئی سے کہ عورت کی نسل سانپ کے سر کو کچلیگی - پیدایش ۳ باب ۱۵ ورس انکار کیا یہانتک کہ ان سب
عیسائی علماء کو بھی جو یہ پیشگوئی حضرت عیسیٰؑ کی بابت بیان سمجھتے ہین جہوٹا ٹھہرایا - اور کفارہ مسیح پر بہروسا کرنے والونکو
ایمان کو باطل کیا دیکھو میزان الحق مطبوعہ لودہیانہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۷۵ و ۷۶ باب ۲ فصل دوم - **کوپریانی** اس
فرقہکے عیسائیونکا عقیدہ یہ تہا کہ جو کوئی کلیسا مین فرمانبرداری کے ساتھ اپنی زندگی بسر نکرے وہ نجات نہین پاسکتا
اور اگر کلیسا مین شامل نرہے اگرچہ کیسا ہی دیندار ہو نجات نہ پائے گا **ٹشلاخ باذ** اس فرقہکے عیسائی یوروپ
کے تمام ملکونمین پہیل گئے اور مرد و زن امیر و فقیر ملکر ایک غول ہو کر سڑکون مین اور میدانون مین برہنہ ہو کر اپنے کو آپ
چابک سے پیٹ لیتے ہین اور پہنچان مارتے دوڑتے پہرتے اور اس کام مین اپنی نجات اور بخشایش جانتے تاریخ کلیسا -
انتخاب تاریخ کلیسا ضمیمہ مخزن مسیحی نمبر ۳ جلد ۴ - **لینب کولنزو** - اس فرقہکے عیسائی ملک فریقیہ مین ہین اور
عیسائی عقیدہ مروجہ اور کفارہ اور مصلوبی مسیح سے ایکطور کا انکار کرتے ہین - بنا اس فرقہکی ۱۹ صدی مین ہوئی - **باسلیدی**
اس فرقہکے عیسائی کا بنا زمانہ اسلام کے پیشتر ہوا عقیدہ انکا یہہ تہا کہ مسیح مصلوب نہین ہوا مگر شمعون اسکے عوض پکڑا گیا اور
مصلوب ہوا حاشیہ علمائے نصاریٰ - رومن ترجمہ قرآن مطبوعہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۴۴ء صفحہ ۸۳ انتہا چنانچہ قرآن
کے سورۂ نساء کے ۲۲ رکوع مین بیان اسکا آیا ہے وہ بیان اس فرقہ باسلیدی سے بہی ثابت ہوتا ہے دین حق کی تحقیق
صفحہ ۲۸ - اور ڈوسیٹی - اور کارپوکراتی - اور سرنتہی - ان تینون فرقونکا بہی عقیدہ تہا جو مذکور ہوا - یہ چار فرقے
بنائے اسلام کے آگے تہے **گناستی** - اس فرقہکے عیسائی کا عقیدہ یہ تہا کہ دنیا مادہ سے پیدا ہوئی اور مادہ کے لئے
شرارت اور معصیت ضروری ہے اور مسیح مادہ سے پیدا نہوا تہا اسلئے مصلوب نہین ہوا کیونکہ اسکو جسم نہ تہا رومن تواریخ کلیسا
صفحہ ۹۶ **اڈمنی** اس فرقے کے عیسائی مریم کے واسطے قربانی جانورونکی گذرانتے ہین اور انہین سے عزیز و اقارب کے لئے
بہی قربانیان گذرانتے ہین - اور آدم کا گناہ مریم کے بہی لاحق حال ہوا سمجہتے ہین اور یہ فرقہ عیسیٰؑ کی مصلوبی اور کفارہ پر
بہروسا نہین رکہتا برخلاف اور فرقونکے ٹراولس آن دی تہری گریٹ ایمپریس صفحہ ۲۳۶ و ۲۳۴ **کرپوکراطس**
اس فرقے کے عیسائی دیدہ و دانستہ بدکار ہونیکے اصول اختیار کرلئے تہے - اردو تواریخ کلیسا حاشیہ صفحہ ۱۹۸ - اور عیسیٰؑ
کی مصلوبی سے انکار کرتے تہے - از رومن ترجمہ قرآن و حاشیہ علمائے نصارا مطبوعہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۴۴ء صفحہ ۸۳
پولق اس فرقہکے عیسائی مسیح کا مصلوب ہونا اور پہر جی اٹہنا اصلی تصور نکرتے تہے - **انٹی نومنس** خدا کو دو
جانین بت پرستی اور چوری اور زنا اور قتل نکرین اگرچہ گنہگار ہوے وہ خوشحال ہے - اغلاطنامہ وارڈ صاحب مطبوعہ
۱۸۴۱ء صفحہ ۴۳ پانچون نمبر مین مندرج ہین سترہ فرقے ملاکر جملہ تیرہ فرقے ہوتے ہین - توریت سے منحرف ہین سو

عیسائی فرقے یہہ ہین - ارتمن اس فرقے کے عیسائی یہودی شریعت سے اور حضرت عیسیٰ کی الوہیت سے بہی منکر تہے
ایت المسلمین صفحہ ۲۴۷ انٹی نومنس اس فرقکے عیسائی کا عقیدہ یہہ ہے کہ توریت خدا کا کلام نہین -
ولنزو - اس فرقکے عیسائی توریت کو نہین مانتے اور اسکو الہامی کلام نہین جانتے اور اسکو بطور تواریخ دسیبر کے
مانتے اور افریقہ مین رہتے ہین مارسیونی اس فرقکے عیسائی توریت کی کتابون مین سے ایک کتاب کو بہی نہین
مانتے - جدے جدے عقیدون کے فرقے ہین - ایک عیسائی فرقہ تہا جسکا عقیدہ یہہ تہا کہ اگر کسی کا حضرت موسیٰ
شریعت کے بموجب ختنہ نہو تو وہ نجات نہین پا سکتا - اعمال رسول ۱۵ باب پہلا ورس مونٹانس اس فرقے
بانی مونٹانس تہا اسنے ایشیا کوچک مین سنہ ۱۷۱ء مین دعوی پیغمبری کا کیا اور دعوی کرتا تہا کہ مین فارقلیط ہون
مین تواریخ کلیسا صفحہ ۹۸ بیان سے ثابت ہے کہ فارقلیط سے مراد روح القدس نہین بلکہ قدیم عیسائی بہی فارقلیط
سے مراد کوئی انسان سمجہتے تہے تب مونٹانس نے بہی انسان ہو کر یہ دعوی کیا دوسرے عیسائیون نے بہی اسے مان لیا - اردو
تاریخ کلیسا مطبوعہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۲۰۵ مین لکہا ہے کہ ۱۷۱ء مین اوسنے فروکیا اور ایشیا کوچک کے دوسرے صوبون مین
و فارقلیط قرار دیا - جسکے ظہور کا انتظار زمین پر مسیح کے دوسری بار آنیسے پیشتر الہام ربانی کی تکمیل کے لئے بہتیرے دیندار کرتے تہے
بلکہ ان ملکون مین اسکے پیرو ہو گئے تہے - یوسیفس - یہ مورخ اپنی تاریخ مین لکہتا ہے کہ دستیہوس سامری مسیح
ہونے کا اور شمعون مجوسی جو خدا کا بیٹا کہلاتا تہا خدائی کا دعوی کیا الغرض آدرین قیصر کے وقت سے ایک سو ۱۳۶ء تک جملہ
بیس شخص مسیح ہونیکا دعوی کئے - رد من تفسیر اسکاٹ صاحب مطبوعہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۸۷ - نجران کے نصاری مین
۱۴ اکابر نبی صلعم سے مباہلہ بیضد دین حق کی بابت مین قسم کرنیسے عاجز ہو کر جزیہ دینے پر راضی ہوے تواریخ محمدی مصنفہ
مولوی عمادالدین مطبوعہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۲۴۴ - یونانی - اس فرقکے عیسائی کا عقیدہ یہہ ہے کہ روح قدس باپ
بیٹے سے نکلتا ہے مگر صرف باپ سے نکلتا ہے - اس فرقکے عیسائی یونکو چہار جوروان کرنیسے زیادہ اجازت نہین ہے سوا اسکے
پہلی شادی ایک مسیح کے واسطے تقلید مین ڈرکنو کی شادی کرتے ہین - اور دوسری خدا کیواسطے تقلید مین کاہنونکی اور تیسری
...غرض ہے چارون اگر مر جاوین تو تمام زندگی پہر کوئی شادی نہین کرتے - ٹرادلس آن دی تری گریٹ امپیریس مصنفہ
...ی - پی الیٹ مطبوعہ ۱۸۳۲ء صفحہ ۲۴۴ مورمن - اس فرقکے عیسائی لوگ تمام عیسائی فرقونکو کافر جانتے
ہر شخص کیلئے بارہ جوروان تک جائز رکہتے ہین - اور انکی پیشوائی بنگم ینگ کی ... جوروان ہین اس فرقے والے اپنے
...کو بہشت اور اپنی سلطنت کو آسمانی بیت المقدس کہتے ہین - اور دو فرقے بنی اسرائیل کے جو غائب ہین یہ لوگ کہتے کہ ہم ہی
اسرائیل ہین - اور امیریکہ کے دوسرے سرحد کی طرف یہ لوگ آباد ہین اور انکی آبادی قریب اسی ہزار کے یا اس سے کچہہ زیادہ ہے

رومن کاتلک - اس فرقیکے عیسائی بت پرستی کرتے ہین اور عیسائیونکے بہشت مین جانیکے واسطے عفونامہ
گناہونکا لکھدیتے ہین اور سکرمنٹ مین یعنے عشای ربانی مین روٹی اور شراب کو مسیح کا حقیقی جسم اور خون سمجھکے کہاتے
پیتے ہین اور انکے پادریونکو شادی کرنا منع ہی - **پروٹسٹنٹ** - اس فرقیکے عیسائی اقرار کرتے ہین کہ عیسا ہمارا بڑا
بھائی ہے اور ہم لوگونکی سی سرشت رکھتا ہی مخزن مسیحی مطبوعہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۶۹ - اور جنباروحایقہ کو گرجے مین
بندگی کرنا ہمیشہ جایز رکھتے ہین انکی عبادت کا کامل طریقہ نہ خدا کی طرفسے ہی نہ رسول کی طرفسے صرف پادشاہون اور
کونسلون یعنے پنچایتونکی تجویز سے ایجاد ہوا ہی - صرف انسانونکی مرضی اور قبول پر منحصر ہے - مرات الصدق مطبوعہ
۱۸۵۱ء صفحہ ۲۵ و ۲۹ پادری بیدلی صاحب فرماتے ہین کہ شروع سلطنت پادشاہ ہنری ہشتم مین انگلنڈ کے
کل باشندے رومن کاتلک تھے - یہ بادشاہ مخالفت سے پوپ صاحب کے دین پروٹسٹنٹ کا ایجاد کیا اور نیا ایمان بنانا شروع
کیا اور عبادت کی نئی طرز ڈالی اور طرز عبادت کو تنے متفاوت نقشونمین متواتر بدلا یا کرتا تہا کہ لوگ اسکی پیروی مین
قاصر تھے ڈاکٹر گولڈاسمتہ کی تواریخ انگلستان صفحہ ۱۳۰ و ۱۶۱ مین لکھا ہی کہ جو کوئی اس نقشے پر عمل نکرے اسکے لئے زندہ جلانا
سزا تہی الغرض ہر ایک بادشاہ اپنے اپنے وقت مین نقشہ و طرز عبادت کی بدلا یا کرتا تہا - دیکھو ڈیوڈ کی تواریخ گریز صفحہ ۵۳
و تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈاسمتہ مطبوعہ ۱۸۵۱ء صفحہ ۱۰۰ - جسپر ڈاکٹر ہوویسٹن نے کہتا ہی کہ یہ اصلاح ادرالٹ پلٹ
مانند ایک لنگور کے تہی جو نہین جانتا کہ اپنی دم کو کسطرف پہیرے انتہا - فرقہ مذکور کا کامل احوال کتاب انعام عام مین مفصل مرقوم ہے
دیکہو - **ٹمپلر** - اس فرقیکے عیسائی مجاہدین تھے اور بڑے جنگی تھے تاریخ سلطنت انگلشیہ مطبوعہ مطبع سرکاری
لاہور ۱۸۷۱ء صفحہ ۱۳۶ - اس فرقیکے عیسائی مسلمانونپر جہاد کرنا اپنی نجات اور خدا کی خوشنودی کا باعث جانتے ہین
کفارہ و مصلوبی مسیح سے قطع نظر کرکے بیت المقدس لینے کیواسطے مسلمانونپر جہاد انکی نظر مین سب سے افضل تہا ———
ہوسپیٹالر - اس فرقیکے عیسائی بھی مجاہدین تھے اور اپنی زندگی اسی کام مین صرف کرنا بڑی عبادت جانتے تھے
ٹیوٹونی - اس فرقیکے عیسائی بہی مجاہدین تھے لب التواریخ جلد دوم مطبوعہ چرچ مشن پریس ۱۸۳۹ء باب ۱۴
ان فرقونکے سوا اور بہی مختلف عقیدہ دیگر عیسائی تھے ان سبکا احوال کتاب دولت فاروق مین اور کتاب نوید جاوید مین
اور کتاب انعام عام مین مفصل مرقوم ہے جسکا جی چاہے دیکھ لے **تنبیہ** اے عیسائی صاحبان اس فصل کے
اندر مرقوم ہین سو کل ۳۰ فرقے کی عیسائی لوگ کو الوہیت ہین عیسیٰ کے اور انکی کفارہ مین اور الوہیت روح قدس کے
اور تثلیث کی صداقت مین باہم اختلاف ہوے لوگ ایک دوسرے کو کافر جانتے ہین اس صورت مین ہم کس فرقیکے
عقیدہ کو صحیح جانین اور کسکو جھوٹا بتاوین پاس وجہ سے کہ سب عقیدے باطل و عاطل ہین دین محمدی سچا دین ہے اور دوم

بیت

این درگہہ ما درگہہ نومیدی نیست | صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

اور اللہ تعالیٰ کو واحد جانو اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کے رسول برحق مانو اور اسلام سے مشرف ہوؤ۔ نہیں تو پچھتاؤگے اور پشیمان ہوؤگے کچھ فایدہ نہ ہوگا۔ ہنوز دروازہ توبہ کا باز ہے۔ بیت

ہنوز آن ابر رحمت دُر فشان است
خم و خمخانہ با مہر و نشان است

ختمۃ الطبع

المنۃ للہ تعالیٰ کہ بطفیل سرور انبیا علیہ التحیات والثنا ان ایام فرحت انجام میں یہ کتاب بےمثیل و لاکلام المسمّیٰ ۔ **منشور الاسلام** تصنیف کی ہوئی جناب محمد بدیع الدین صاحب بہادر عرف محمد مدار صاحب سلمہ اللہ الغفار منصف شہر ترناولی ضلع کرناٹک کی حسب فرمایش جناب مصنف صاحب موصوف نہایت صحت و اہتمام کے ساتھ جناب الحاج شیخ نور الدین بن جیوا خانصاحب تاجر کتب و مالک مطبع حیدری و صفدری نے ۲۰ ربیع الآخر ۱۳۱۲ ہجری مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو اپنے خاص مطبع صفدری واقع بمبئی میں طبع کرکے ہدیہ ناظرین فرمایا

اطلاع

تقریظ منظوم

مع تاریخ طبع کتاب لاجواب لب لباب العقول والافہام معجون دافع الاوہام مسمیٰ بہ منشور الاسلام
از تصنیف شریف و تالیف منیف جناب معلی القاب محمد بدیع الدینخانصاحب بہادر عرف محمد مدار صاحب
منصف شہر ترناولی ضلع کرناٹک مطبوعہ مطبع صفدری واقع معمورہ بمبئی فی ۱۳۱۲ سنہ ہجریہ نبویہ صلعم
از نتیجہ ابکار افکار صدر نشین محفل ارباب کامل الفن زینت طراز وسادہ شعر وسخن جناب مولانا مولوی
حافظ حکیم سید محمد حسن صاحب المتخلص بحکیم سلمہ اللہ الکریم فرخ آبادی مصحح مطبع صفدری بمبئی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باہم مناظرہ یہ ہوا عقل علم میں — بولی یہ عقل طبع سے ہے زینت کتاب
سنکر یہ بات علم کو باقی رہا نہ ضبط — کچھ دیر تو سکوت کیا پھر کہا کہ بیچ و تاب
اے عقل تیری بات سراسر ہی غلط — اے عقل تیری رائے یہ بالکل ہے ناصواب
اور دوسرے مصنف ذی علم و باکمال — وہ شخص ہے کہ دہر میں ہے فرد و انتخاب
طباع و تیز فہم و امام مناظرہ — علم کلام میں ہے کمال اسکو بے حساب
تعریف اسکی ذہن و ذکاوت کی ہے محال — دل کیطرح زبان و قلم کو ہے اضطراب
دو چار وصف ہوں تو زبان و دل و قلم — ہمت کریں بیان کو لکھنے کا ارتکاب
دنیا میں چاہئے جو عزت وہ حق نے دی — مال و زر و زراع و زمین و عقار و آب
ترناولی تمام ہے انکے مطیع امر — انسانیت یہ منحصر نہیں سب حشم اور دواب
رستم ہیں رزم میں ہیں بزم میں تو حاتم ہیں بے تمیز — شوکت میں ہیں سکندر و دارا کے ہم خطاب
اولاد بھی رشید و سعید و ادب قرین — ہر ایک علم و فن میں ہر ایک صاحب نصاب
اعزاز و جاہ و دولت و اقبال و قربت — علم و کمال و منصب علیا کا اکتساب
ہیں حسن خلق و سیرت اور انکا ہے عمل قبول — درگاہ میں ہے اُنکی دعا بھی مستجاب

مشہور طبع طبع سے ہوتا ہے ہر سخن — گراہے خاص طبع سے شہرت کا اکتساب
شوخی زیادہ حد سے ہوئی جبکہ عقل کی — آشفتہ ہو کے پھر یہ کہا عقل کو جواب
ہے یہ کتاب باعث زیب بہار طبع — اسواسطے ایک نسخہ ہے وہ لاجواب
نور خرد کا اسکی ہر حرف میں ہے دہر میں — وہ خوشنما ہے جسکی ہیں جہتاب و آفتاب
ہے روح بوعلی کو تلمذ سے اسکے فخر — ہے فخر رازی عالم رویا میں بہرہ یاب
تحریر کر سکے یہ قلم کی نہیں مجال — تقریر کر سکے یہ زبان کی نہیں ہے تاب
مشہور جا بجا ہے طلب کل ہے قوت کل — ہیچ و ہیچ ہے بیاں لکھا ہو سکے حساب
ہندو بھی ایک گروہ کیا انکو زیر حکم — ہیں جا کمزن وہ اپنے بزم و شکوہ و تاب
ممکن نہیں کہ کر سکے کوئی عدول حکم — ہے تابع و مطیع ہر ایک طفل و شیخ و شباب
حکام وقت میں وہ علی جاہ و منزلت — ہو دیکھکر امائل و اقران کو بیچ و تاب
دانا ذکی عقیل خوش اخلاق خوش سیر — شایستہ و سلیقہ شعار و لئیق و باب
حصہ دیا ہے زہد و ورع سے بھی بے زیان — ہے ذکر و شغل و پاس نفس کا بھی احتساب
ہر کار نیک ہے سے مدام انکا اقتران — اعمال سیئہ سے ہمیشہ ہے اجتناب

ہین خصم و اعتبار گو تھا مدعی عقل
القصہ ہو چکا جو مرتب مقدمہ
آواز دو کہ سر ہین فریقین جلد ہین
حاضر ہوے جو وہ تو سنا مثل کو تمام
لکھا یہ فیصلہ کہ ہی رودادِ بی ثبوت
لیکن لباس نو ہو سفتِ شہرت
شہرت ضرور چاہیے معشوق کیلیے
دونون فریق ہو گئی اس فیصلے سی خوش
مطبع جو صفدری ہی زمانہ مین نامور
عالیجناب حضرت مغفور نور دین
کرتے تھے خفیہ جلیہ ابا جی کی وارثی
سردار ور اس تاجرونکی تھے وہ بیگمان
آدم جی انکی ہین خلف صالح و رشید
بو ریبت مریبہ دونون عنایات حق سی ہین
لیکن بحکم کار سی انکا یہ حال ہے
ہوتی تھی ان وجہ سی تعویق طبع مین
فرمان بر حسین علی باخلوص صدق
قایم مقام سیٹھونکی ہین کاروبار مین
کرتے ہین اپنا کام سمجھکر وہ انکا کام
کی جہد و سعی انہون نی فزون حد حصر سے
مد نظر تھا حکم مصنف کا امتثال
مشکور انکی سعی ہوئی چھپ گئی تمام
مجکو دیا یہ حکم کہ تاریخ اسکی لکھ

اظہار دو نونکی ہوئی قلمبند با صواب
ترتیب سے وہ مثل ہوئی جبکہ بہرہ یاب
ہون غیر حاضرین تو وہ مورد عتاب
پہر غور کرکے از سر عدل و رہ صواب
ہی یہ کتاب شاہد رعنا بہ نقاب
سادہ ہی مثل عارض خوبان مہرتاب
یوسف کی قدر مشتری تو یہ ہی بیحساب
دونون بہم ملی ہوا انکو انجذاب
تابان ایسا مطلع خورشید بی سحاب
تھی اِن جو لخان فلک جاہ مہرتاب
ہوتا تہا انسی دفع یتامی کا اضطراب
اللہ کی بطرفی یہ سب انکو تھے خطاب
عبد الحسین دوسرے باکر و فر دیاب
لطف و عطا مین بحر و شط قلزم رباب
فرط معاملات سے مشکل ہی خورد و خواب
دیکہا جو انکو نایب بیشان ذی غیراب
از جان و دل مطیع رسول فلک جناب
قامت پہ انکو راست ہی پیراہن ثواب
ہین جان و دلسی خیر طلب انکی ہمرکاب
تا جلد طبع ہو یہ کتاب شرف قباب
تاخیر تا نہو سبب عجلت عتاب
تصحیح طبع سے فراغت ہوئی شتاب
زیور سی طبع شاہد دلبر ہی یہ کتاب

اور مدعا علیہ کی بھی دو گواہ لو
پہنچی ہین اُکے بیٹھی جناب سر رشتہ دار
جیتری نے نکار افریقین ہین کمان
رکہا اس ایسی سی قراطیس صدق پہ
سر تا بپا ہی حسن سی معمور جسین
ہی طبع اسکے واسطے پیراہن حیلے
صورت بلند سے سر اجلاس دونون کو
نافذ ہوا یہ حکم کہ تحریر ہو کی جلد
مطبع یہ صفدری ہے مطابع مین اسطرح
تھی پاک و متقی و سخی صاحب کرم
مثل پدر یتیمونکی کرتے تھے پرورش
بخشی خدا نی پاک انہین اپنی مہر سے
ہین منہج قدیم پہ اجداد کے مقیم
اس مطبع جلیل کی مالک ہین اب یہی
فرصت نہ اہلکارونکو مطبع کی تھی ذرا
نایب وہ کون منشی فریجاہ و منزلت
یعنی کہ نجل اکبر صالح محمد اند
ہین صاحب دیانت تقوی و احتیاط
فاضل ہین اہل علم ہین صاحب کمال ہین
دو وجہ سے زیادہ عرق ریزی ہین کی
منشور جونکہ دین اور اسلام کی ہو وہ
ناتف لو سنکی دونونکا دعوا و فیصلہ
فصلی کو یاد کر لئیے پہر ہوا یہ حکم

یعنی کہ بحث و محنت بی حد و بیحساب
کی مثل پیش اور کہا چپراسی سے خطاب
حاضر ہون جلد چہوڑکے سب خورد و نوش و خواب
از بہر یون کرکے طلب لغو کی نیکاب
مثل عروس یکشنبہ مست می شباب
تا ہو یہ ماہ طبع سے ہمتا ہی آفتاب
رخصت کیا یہ حکم سنا کر باستطاب
تصحیح طبع بر دی شتابی سے ہو حساب
ذرے نہین جیسے مہر ستارے نہین ماہتاب
مشہور بمبئی مین وہ تھی مثل آفتاب
تھی بیکسونکو انسی نہایت توان و تاب
اور بخشیگا ضرور کہ تھی مغفرت مآب
جد و پدر کیطرح سخی اہل بی عتاب
ہمت سے انکی چرخ برین کو ہی انجذاب
تھا اور اور کار ضروریکا التہاب
جو علم و عقل و زہد و ورع مین ہین انتخاب
یاد ابہر و لطف عنایات بو تراب
دلسوز و خیر خواہ و امین و ورع مآب
کرتے ہین التفات سے مساہی کا سد باب
وجہ وجیہہ پہلی یہ ہے بے سر حجاب
تھی دوسری یہ وجہ کہ ہو اجر اور ثواب
تحسین کرکے اخذ کیا اس سے یہ لباب
بے مثل و لاجواب کتاب جہین نصاب

تاریخ عیسویکا یہ پایا ہوا اک کہہ
تصنیف کی بھی چاہئے تاریخ اک ضرور
فضل خدا سے اہل سعادت کے واسطے
ہر چند اب حکیم سخن کو ہوا ہے طول
مقبول ہو اگر تو ہے عزت و شرف
فرخ ہے پہلے اور ہے آباد اسکے بعد
حکمت کا پیشہ بھی ہے یہ ذلیل تر
ہر چند دون شان ہو لیکن ضرورتا

بیشک یہ چھپکے طبع ہو ہے شہرت کتاب
نقشے مخالفین کو تا سب ہون نقش آب
ہر اک ورق ہو لوح سیم طلائی نقش
لیکن امید حق سے یہ بھی ہو گی تم بیتاب
تحسین و آفرین ہے صلاح کا یا ثواب
مولد مرا ہے وہ بلد فیض اکتساب
بیماروں سے ہوا ہے طبیب ان سے سر حساب
باندھا تعیف ردی طبابت پر اک نقاب
این بود حال من کہ نوشتم بگان

ہمت کا پھر خیال جو آیا تو یہ کہا
ہو جو ہنر مصنف نے پیدا انکو بھی فروغ
کھنچی کرچہ جو دانت تو دل ذکا حکیم
شان کتاب شان مصنف کو دیکھکر
کہتے ہین سب حکیم محمد حسن مجھے
تقدیر کھینچکر مجھے لائی ہے بمبئی
دیکھی جو مین نے سردی بازار بے قدر
مطبع جو صفدری ہے مستحسن ہوا اسمین اب
زین بعد خدا است علم بالخیر والصواب

طبع کتاب ۱۹ دونون شعر دہین لاجواب
ہر گوش ناشنو کو نہ تفضیر مذاب
دندان شکن دیا ہے مخالف کو وہ جواب
لکھا ہے یہ قصیدہ تواریخ انتساب
یہ نام یہ لقب ہے مرا انکنیہ قطاب
لیکن جہاز کو یہ سفر کا ہے اضطراب
تعصب کا علاقہ کیا ہے غم حجاب
شاید خدا اسی مین کرے مجکو کامیاب

فہرست رسالہ منشور الاسلام

صحت نامہ منشورالاسلام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	لہذااسں	لہذااسس	۱۳	۲	نوٹے	نود
ایضاً	۹	محرری برادرم	محرری سے برادرم	۱۴	۱۶	چڑہا	چھڑالایا
۳	۸	لہذاہم کواُن ہردو	لہذاہم ان ہردو	۱۵	۱۳	سیدالمطابع	سیدالمطبع
۴	۳	باب ۱ پہلاادرس	باب ۱ پہلاورس	۱۷	۱۰ و ۱۱	تحمیناہ	نحمیاہ
ایضاً	۴	فرماکرکے	فرماکے	۱۸	۲	۱۴ کتابونکا	۱۳ کتابونکا
ایضاً	۱۰	تثلیث بے	تثلیث نے	ایضاً	۳	۲۴ کتابونکا	۲۶ کتابونکا
ایضاً	۱۷	جواریان	حواریان	ایضاً	۱۱	کنعان	کنعانی
ایضاً	۱۸	قوم کی	قوم کو	ایضاً	۲۰	جہوٹی	چہوٹی
۵	۱	وارڈین	وارڈین	۱۹	۱۰	سوالات السول	سوالات السوال
ایضاً	۲۱	اسں سے	اسے	ایضاً	۲۳	جملونکوانہیں	جملونکوجوانہیں
۸	۸	فرست	فراست	۲۰	۱	روح القدس کو	روح القدس
۹	۵	لعتنی	لعنتی	ایضاً	۷	عرص	غرض
ایضاً	۱۶	سمن	سبیل	ایضاً	۱۹	عبرانیون	عبرانیون کو
۱۰	۳	کہتو ہیں	کہیے	۲۱	۵	بونرین	یونی ٹرین
ایضاً	۸	موضع	موضح	ایضاً	۷	۳۴.	۲۴.
ایضاً	۱۰	دی ہے	ذی	ایضاً	۱۱	خروج	عروج
ایضاً	۱۸	سوہ کاموںگا	سوکاسونگا	ایضاً	۱۶	کیاجاہتاتہا	کیاجاتاتہا
۱۱	۳	۳۴ باب ۶ ورس	۳۴ باب ۷ ورس	۲۲	۲۰	فاحش	فاش
ایضاً	۱۴	ارفخشر	ارفخشد	۲۳	۴	کفرکاعتاب	کفرکااورعقاب
ایضاً	۱۶	یوسف لو	یوسف کو	ایضاً	۱۹	جماعی	اجماعی
۱۲	۹	۱۸ باب	۸ باب	ایضاً	۲۰	سیوں تینو	سیون بیہتنو
[illegible]	[illegible]	اموات	امورات	۲۴	۹	نہیں کچھ سکتے	نہیں سکتے

۴۲	۲۰	غلام	کلام	۴۶	۱۷	ہر جیز و کل	ہر جزو کل
۴۳	۴	کفر کا عقاب	کفر کا اور عقاب	۴۹	۹	ورق ۱۶ کی کتاب مین	ورق ۱۶ مین
ایضاً	۱۹	جماعی	اجماعی	۵۰	۳	اسے	اسنے
ایضاً	۲۰	سون سے	سون	ایضاً	۲۱	ہونے پہ	ہوتے پہ
ایضاً	۲۱	شیون سے	رشیون ست	۵۱	۹	بے موجب شرعی	بے موجب شرعی
۴۳	۹	نہین کہہ سکتے	نہین سکتے	۵۲	۳	گناہ کا کرنیکا	گناہ کرنیکا
ایضاً	۲۰	کام ہین	کلام ہین	ایضاً	۹	سائن سرمجو	ساماانس سرمجو
۴۸	۱۶	خلق ہین	خلقت ہین	۵۲	۱۲	انہون سے	انہون
ایضاً	۱۷	لکھے ہین نامی سو	لکھے ہین سو نامی کے	ایضاً	۱۸	حق مین عیسائی چھپ	حق مین چھپا
ایضاً	۱۹	بیے باپ کا تہا	بیے باپ تہا	۵۳	۵	اپنے تبلا دیئے	اپنے کو تبلا دیئے
ایضاً	۲۳	ایسا	ایلیا	۵۴	۱۳	سب ہونے پہ	سب ہوتے پہ
۴۰	۹	بیٹھا	بیٹا	۵۵	۱۲	بخشش	بخشش
ایضاً	ایضاً	سرد بایا تو پیر اٹہتا	سر دبائی تو پیر اٹہتے	ایضاً	۱۵	مثال	امثال
ایضاً	ایضاً	پیر دبائے تو سر اٹہا	پیر دبائے تو سر اٹہتا	۵۶	۲۱	ہر ولیسا	ویسا ہی
ایضاً	۱۶	کرکے بیجا ہے	کرکے کہنا بیجا ہے	۵۷	۱	بانت	امانت
ایضاً	ایضاً	اسی ورق باب ہفتم	باب ہفتم مین	۵۸	۱۰	اسکے	اسکو
ایضاً	۲۰ و ۲۱	آخر	آخر	ایضاً	۱۷	یوسے	بوسے
ایضاً	۲۲	جتنے کالے	جتنے کالے	۵۹	۱۲	کے طوریان	حواریان
۴۱	۱۴	یہ بات جو جاری	یہ بات جاری	ایضاً	۱۳	کیونکہ	چونکہ
۴۳	۱	دیکھا گیا ہے	دکہایا گیا ہے	ایضاً	۲۱	جواب نہین	جواب نہین دیتا
ایضاً	۱۵	انکے بابا پادری	یا انکے پادری	ایضاً	۲۳	تو تے	تونے
۴۵	۲۳	خبیا	خنیا	۶۰	۱۷	کس کا جہوٹ	کسکو جہوٹ
ایضاً	۲۳	عمال	اعمال	۶۲	۹	کنیعارس	کنے فارس
۴۶	۵	مشرف کیا کرکے	مشرف کرکے	۶۳	۲۱	لیتے ہین	لیتے
ایضاً	۱۶	کاہل	کاہل	۶۳	۲۳	داخل ہو	داخل ہوئے

۶۵	۱۳	ان ہین	ان ہین سے	۸۸	۹	کہ یہہ	یہہ کہ
ایضاً	۲۰	حکومت	حکومت	۹۳	۱۲	ملکون	ملکونین
۶۶	۹	یہ اسلئے	اسلئے	۹۸	۹	یورپ	پورپ
ایضاً	۱۵	کہ اس بات	اس باب	ایضاً	۱۱	ادہر ادہر	اُدہر کو اُدہر
ایضاً	۲۲	حق ودرست ہے	حق ودرست رہے	۹۹	۴	پکٹا	پکڑا
۶۷	۸	اسلئے	اسلئے کہ	۱۰۰	۱۰	خیابت	حیات
ایضاً	۱۳	دیگران	دیگر	۱۰۱	۸	یہ حال	بہ حال
۶۹	۷	ہین	ہین سو	۱۰۳	۱۵	ذمادے	فرمادے
ایضاً	۲۰	کانبیاء	کالانبیاء	۱۰۴	۷	سازم	لازم
۷۱	۱۹	مدعی نے	مدعی کے	۱۰۵	۱۰	تو ویسیا تو	ویسیا تو
۷۸	۳	ہین	ہے	۱۰۶	۲	قبول ہنوگا	جہوٹا ہنوگا
ایضاً	۸	مت ہونا	مت ہو	ایضاً	۴	پہنچانا	پہنچا
ایضاً	۱۷	کون	کون سے	۱۰۷	۱۷	ہوا سوا	ہوا سو
۸۰	۲	ہہیبت	ہیبت	ایضاً	۲۰	وہان	یہان
ایضاً	۲	پنجار	نیچار	ایضاً	۲۱	سے ہوتے	سنے ہوتے
ایضاً	۱۰	نبی صلعم کو مان باب	نبی صلعم مان باپ	۱۰۸	۱	ہونے پہ	ہوتے پہ
ایضاً	۱۱	یادر	یار	ایضاً	۷	یورپ	پورپ
ایضاً	۱۷	عیساکر اور صحابی	عیسیٰ کے صحابی	۱۱۰	۱۴	نبی بزرگ نے	بزرگ نے
۸۱	۱۷	مت کرنا	مت کرو	۱۱۲	۱۰	دو لونکالی گئے	وہ نکالے گئے
ایضاً	۲۰	جلدی کے	جلدی کی	ایضاً	۲۰	انعام	العام
ایضاً	۲۲	کرنیکے	کرنیکی	۱۱۳	۱۵	دوسر	دوسرا
۸۳	۲	خطابات	خطابابت	۱۱۴	۲	طاق	طلاق
ایضاً	۱۰	دوست نہ کہتا	دوست نہ کہتا	۱۱۵	۸	عزیز مصر کو کہ	عزیز مصر کو
ایضاً	۱۰	آنحضرت کے	آنحضرت	۱۱۶	۱۸	دیوانگا اٹہتا	دیونگا
۸۶	۲	ہوتے کے ہین	بہہ لتی ہے	۱۱۷	۲۲	اٹہاہے	اٹہائیے

۱۱۸	۲۱	خدا کی سے	خدا سے
۱۲۳	۲۱	بسوا اتنا	سوا اتنا
۱۲۳	۳	۲ باب کے	۳ باب
ایضاً	۲۲	جو نبی صلعم	نبی صلعم
۱۲۵	۲	تم لیتے	تم کہتے ہو
ایضاً	۱۳	کرنیکے لئے نبی ملت	کرنے کیلئے اپنی ملت
۱۲۷	۱۹	افراہیم ستوالونکا ہی	افراہیم متوالون کا
۱۲۸	۱۵	اوہ حکام	وہ احکام
۱۲۹	۱۶	قوقون پہ	قوسون پہ
۱۳۰	۷	ساتوین	ساتوین
ایضاً	۱۱	عبریونکو	عبریون
۱۳۰	۲۰	ساہتہ بہتر ہے	ساری بہتر ہے
ایضاً	۳۰	ان	اُس
۱۳۷	۹	انکو لئے بہایون	انکے لئے انکو بہایون ہر
ایضاً	۱۱	نہ سنیگا تو اسکا حساب	نہ سنیگا تو مین اسکا حساب
۱۳۹	۲۳	جواب مین	جواب مین ہے
۱۴۰	۱۹	رہتے تھے	رہتے تھے سو
۱۴۱	۳	جب	انہا
۱۴۵	۱۳	نگیا تو	مل گیا تو
ایضاً	۱۶	عیسویونکو	عیسویونکا
۱۴۹	۲۱	الوہیت روح قدس	الوہیت مین روح قدس
۱۵۰	۱	بازآ	بازآ بازآ

قطعہ تاریخ از مصنف رسالہ

شکر ہے اوس خدائے قادر کا / جسنے کن سے کیا جہان پیدا

وحدہٗ لا الٰہ الا ہو / ہے نہین دوسرا شریک اوسکا

وہ جو کہتی ہے امت عیسیٰ / باپ بیٹا و روح ایک خدا

اس بحث مین مین یک رسالہ لکھہ / نام منشور اوسکا ہون رکھا [یعنی منشور الاسلام]

نہین طاقت تہی اسکے لکھنے کی / باوجود اسکے وہ جو مین نے لکھا

ہے وہ یک معجزہ پیمبر کا / اوس پہ ہووے سدا درود خدا

میرے مشفق جناب نور الدین / جو تھے تقویٰ شعار مرد خدا

فیض اون کا ہے عام و خاص پہ / کرتو اونکو جزائے خیر عطا

یا الٰہی قبول میری دعا / از برائے شہید کرب و بلا

اون کے حسن سعی و کوشش سے / یہہ رسالہ طبع ہوا الجدا

اسکی تاریخ یون کہی ہے ملا / مخبر ملت اسکو کہنا بجا

شعر گوئی مین مجہکو دخل نہین / معاف کرنا کہین ہو مجہسے خطا

اشتہار

یہ کتاب مفید خاص و عام
یعنے رسالہ منشور الاسلام
کہ جو تصنیف شریف جناب فیضماب مصنف
محمد بدیع الدین المعروف بہ محمد مدار صاحب تامربال ہے
جناب مصنف صاحب نے اس کتاب کے جمیع حقوق بنام
شیخ نور الدین بن جیواخان صاحب تاجر کتب کے ہبہ فرمایا
ہے لہذا کوئی صاحب مطبع یا کوئی تاجر وغیرہ اسکو طبع
نفرمائیں۔ طبع کے عوض نقصان نہ اوٹھائیں۔ ان
جن صاحبوں کو اس کتاب کی خواہش ہو دکان مشتہر کے
جو واقع بمبئی بھنڈی بازار [illegible] ارسال قیمت
طلب فرمائیں وما علی الرسول الا البلاغ

المشتہر
شیخ نور الدین جیوا خان صاحب
تاجر کتب و مالک مطبع
[illegible]